No. 9

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

CONTENTS

		Pages
1.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation	1104–1150
2.	Review of progress of the Cross-examination	1151
3.	Reading of Ayat or Ahadith in the Cross-examination	1151–1152
4.	Urgency of the Cross-examination	1153
5.	Procedure of the Cross-examination	1153–1156
6.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation	1156–1211
7.	Statement *Re:* Tarbela Mishap	1211–1214
8.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation—*Continued*	1214–1239
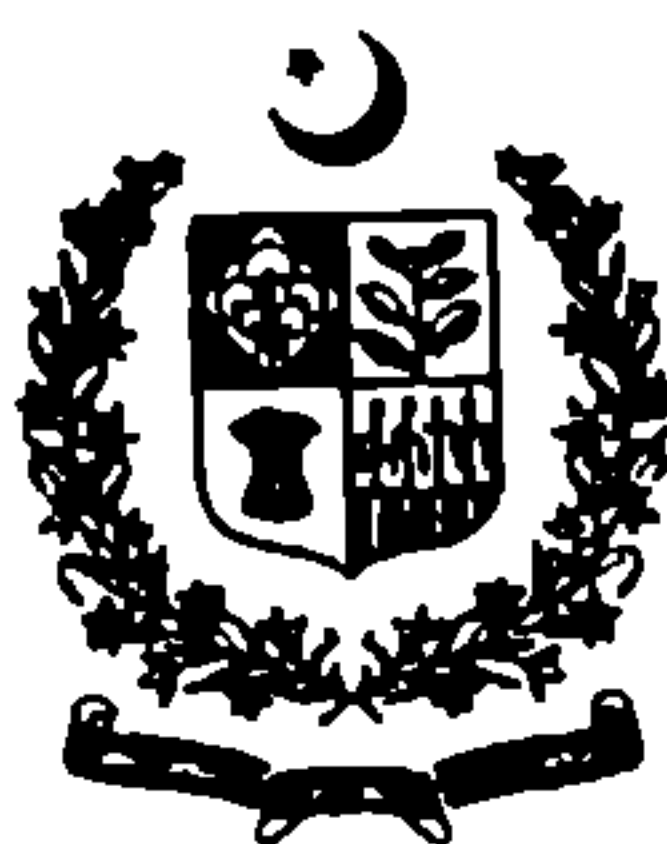
PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 9

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE
HELD IN CAMERA

Thursday, the 22nd August, 1974

The Special Committee of the Whole House met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Mr. Chairman: They may be called. I will request the honourable members to be attentive. The Delegation is coming.

(Interruption)

(The Delegation entered the Chamber)

جناب چیئرمین: وہ ذرا پنکھے فٹ ہو رہے ہیں۔

(وقفہ)

Mr. Chairman: The honourable members can shift to that side .

So we start with the proceedings.

Mr. Attorney General.

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب کل آپ فرما رہے تھے کہ یہ جہاد ملتوی یا منسوخ مہدی کے زمانے کے لئے ہے۔ ان کا آپ پیریڈ متعین کر رہے تھے......

مرزا ناصر احمد (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): نہیں ٹھیک ہے، آپ کر لیں بات، پھر ان سب سے......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اس کے بعد، ان کی وفات کے بعد پھر ہو سکتا ہے جہاد، یہ آپ کہہ رہے تھے،......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ہو سکتا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے کہا حالات پر depend کر رہا ہے، اگر شرائط پھر آ گئیں تو پھر جہاد ہو سکتا ہے، مگر صرف یہ مرزا صاحب کی زندگی میں شرائط پوری نہیں ہونگی؟

مرزا ناصر احمد: شرائط پوری نہیں ہونگی۔

جناب یحییٰ بختیار: شرائط پوری نہیں ہونگی، اور وہاں یہ suspended سمجھئے یا ملتوی سمجھیں یا منسوخ سمجھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ،......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی زندگی میں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......''حرام'' بھی تو لفظ استعمال ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی ''حرام'' اس معنی میں ......

جناب یحییٰ بختیار:......کہ شرائط نہیں ......

مرزا ناصر احمد: ......کہ شرائط نہ ہوں......

جناب یحییٰ بختیار:......اور نہ ہونگی۔

مرزا ناصر احمد: اگر شرائط نہ ہوں اور جہاد کیا جائے تو وہ ایک حرام فعل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: حرام ہوتا ہے تو اس لئے ان کی زندگی میں یہ حرام ہے کیونکہ شرائط نہیں ہونگی اور نہ ہوسکتی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان کے دعویٰ میں _____ پیدائش کے وقت نہیں _____ دعوائے مسیحیت اور وصال کے درمیان کے زمانے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ limited period ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مجھے یہ بھی یاد آ گیا کہ ایک سوال ہے، یہاں آپ سے پوچھ لیتا ہوں، کہ مرزا صاحب نے دعوائے مسیحیت کب کیا؟

مرزا ناصر احمد: 1891ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: 1891ء؟

Mirza Nasir Ahmad: Eighteen ninety-one

جناب یحییٰ بختیار: اور اس سے پہلے انہوں نے جو کوئی دعویٰ کیا، مجدد یا محدث کا claim کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس سے پہلے، دو سال پہلے، eighteen eighty-nine بیعت کا سال ہے، یعنی جب جماعت بنائی، لیکن اس وقت دعویٰ کوئی نہیں تھا اور جو بیعت کی غرض تھی وہ یہی کہ ''میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ تعلق رکھ کے لوگ کچھ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں اور خدمت اسلام کا ان سے کام لیا جا سکے''۔

جناب یحییٰ بختیار: اور امتی نبی کا دعویٰ کس date کو ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو مسیحیت ہے نا، مسیح کے متعلق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ امتی نبی ہو گا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں مرزا صاحب نے کب پہلے کہا کہ ''میں امتی نبی ہوں''؟

مرزا ناصر احمد: وہی 91ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی 1891ء میں دونوں باتیں ____ اسی ......

مرزا ناصر احمد: وہی، میں نے کہا تھا، اُسی سے استدلال ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس سے لیکر ان کی وفات تک اٹھارہ سو...... 1908ء تک......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:...... اس پریڈ میں جو ہے جہاد آپ کے نقطہ نظر سے شرائط اس کی نہیں ہوسکتی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: شرائط نہ ہوسکتی تھیں، نہ ہندوستان میں ہوئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور باقی دنیا میں بھی نہیں ہوئیں؟ صرف آج کی دنیا میں ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: باقی دنیا میں تو دنیا کی تاریخ دیکھیں گے تو فیصلہ کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو کل یہی عرض کیا تھا، مرزا صاحب! کہ ایک اور شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی ہے۔ اُس نے جہاد کا اعلان بھی کیا۔ اب یہ میں کہتا ہوں کہ اسی پیریڈ میں ہے ......

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں اس پیریڈ میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے، وہ تو historical fact ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو historical fact ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کا خیال ہے......

مرزا ناصر احمد: تو آپ کو کل کسی نے یعنی......ٹھیک ہے، ہمارے لئے مشکل ہے، آپ کے لئے بھی مشکل ہے، کوئی وقت کی تعین نہیں ہوئی سوڈانی مہدی کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے کہا۔ آپ نے کہا کہ شاید تھوڑا پیریڈ ان کا contemporary ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ میں definitely کہہ سکتا ہوں نہ آپ نے کہا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ تھوڑا پیریڈ contemporary ہو۔ ممکن ہے وہ پیریڈ وہ ہو جب انہوں نے دعویٰ نہ کیا ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ ممکن ہے وہ ہو جو ان کی وفات کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ ہے کہ ہو سکتا ہے بالکل ہی اس پیریڈ میں دعویٰ کیا نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کیا ہی نہ ہو۔

مرزا ناصر احمد: میں شاگرد بن کے علم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگر کوئی آپ کے علم میں ہو تو آپ مجھے بھی بتا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو بہت کچھ سیکھا ہے، مجھے تو کسی چیز کا علم ہی نہیں تھا اس کا۔ تو مرزا صاحب! پھر اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ یہ شرائط جہاد کے بارے میں......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) شرائط نکالو۔

جناب یحییٰ بختیار: ......مرزا صاحب کی وفات کے بعد......

مرزا ناصر احمد: ہو سکتی ہیں اور پھر جو شرائط ہیں، ابھی ہم فلسفانہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہئیے کہ شرائط، کے متعلق ہمارے دوسرے بھائیوں کا کیا فتویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ تو ......اس میں تو کوئی، جہاں تک مجھے......

مرزا ناصر احمد: میں ایک منٹ میں بتا دیتا ہوں، یعنی لمبا نہیں، ایک منٹ میں۔ یہ ہے اہل حدیث کا فتویٰ ــــــ آپس میں اختلاف ہو سکتے ہیں ــــــ میں نے صرف مثال کے طور پر ایک لے لیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چار شرائط ہیں۔ اول یہ کہ امت مسلمہ کا......اول یہ شرط ہے کہ امت مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو ــــــ یہ شرط ہے جہاد کی ــــــ امت مسلمہ میں ایک خلیفہ جو ساری دنیا کے مسلمان اس کو اپنا امام مانتے ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس قسم کی بھی جنگ ہو اس کے لئے مناسب ہتھیار مہیا ہو سکیں اور ہوں۔ یہ شرط "فتاویٰ نظیریہ" میں ہے۔ مثلاً آج کی ایٹمی جنگوں میں ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں، اس فتویٰ کی رو سے۔ اسباب لڑائی کا مثل ہتھیار وغیرہ کے مہیا ہو میں یہ ایک ایک فقرہ لے رہا ہوں۔ اس کی اگر نہ سمجھ آئے تو میں کر دوں گا ــــــ دوسرا یہ کہ اسلامی دینی جہاد کے لئے ایک base ہونی چاہئیے دینی کوئی ملک ہو جہاں سے سارا جہاد جو دنیا کا ہے اس کو کنٹرول کیا جا سکے، رسد مہیا کی جا سکے، ہتھیار مہیا کئے جا سکیں۔ آدمی مہیا کئے جا سکیں۔ تیسری شرط ہے ــــــ base کا ہونا۔ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا لشکر اتنا ہو کہ کفار کے مقابلہ میں مقابلہ کر سکتا ہو، یعنی

کفار کے لشکر سے آدھے سے کم نہ ہو ۔ یہ جہاد کی چوتھی شرط اہل حدیث کے نزدیک ''فتاوی نظیریہ'' جلد سوم میں ہے ۔ مثلاً اگر ______ ذرا میں مثال دے کر اس کو واضح کر دیتا ہوں ______ اگر بیس لاکھ کی فوج امریکہ کی مسلمان ملک پر حملہ آور ہو تو دینی جہاد کے لئے ضروری ہے کہ دس لاکھ کی فوج مسلمانوں کی بھی ہو ''فتاوی نظیریہ'' کے مطابق ۔

جناب یحیٰ بختیار: یعنی دو کے مقابلے میں ایک؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دو کے مقابلے میں ۔ انہوں نے آگے ______ میں نے مختصر بتایا ہے ______ کہ قرآن کریم سے استدال کیا ہے، اپنے رنگ میں ۔ یہ ضروری تھا کیونکہ ''ہم جہاد، جہاد'' کہتے ہیں، شرائط کا نام لیتے ہیں، اور ہمارے ذہن میں رہنی چاہئیں شرائط ۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، یہ شرائط تو آنحضرتؐ کے زمانے سے آرہی ہیں ؟

مرزا ناصر احمد: یہ شرائط؟

جناب یحیٰ بختیار: میں ان کا نہیں خاص کر رہا، جو شرائط جہاد......

مرزا ناصر احمد: جو ''شرائط جہاد'' کے نام سے آنحضرتؐ کے زمانے......

جناب یحیٰ بختیار: وہ تو اس زمانے سے ہیں ۔ اس زمانے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ؟

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے اُن شرائط میں جو آنحضرتؐ کے زمانے سے آرہی ہیں کوئی تبدیلی نہیں کی ۔

جناب یحیٰ بختیار: سوائے اس کے کہ ایک روایت یہ ہے کہ جب مہدی آئے گا جہاد ختم ہو گا ؟

مرزا ناصر احمد: ''یضع الحرب'' آپ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے......

جناب یحیٰ بختیار: نہیں میں وہی کہہ رہا ہوں ......

مرزا ناصر احمد: ......کہ مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی، اور اس واسطے دینی جنگ جو ہے وہ نہیں ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نہیں ہو گی۔ اس کے بعد پھر ہو سکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہو سکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جہاں تک احمدیہ طبقے کا تعلق ہے یا Community کا تعلق ہے، ان پر ابھی وہ جو مرزا صاحب کے قول ہیں کہ ''جنگ حرام ہے'' ''جہاد حرام ہے'' وہ ابھی نہیں apply کرتا آپ پہ؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگیوں میں یا ہمارے بچوں کی زندگیوں یا ان بچوں کے بچوں کی زندگیوں میں یا آئندہ آنے والی کسی نسل میں جو جماعت احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والی ہے، شرائط جہاد پوری ہو جائیں اور اس وقت وہ سارے مسلمانوں کے ساتھ مل کر دینی جہاد میں شامل ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا، مرزا صاحب! یہ directives جو ہیں مرزا صاحب کے، وہ اپنی Community یا فرقے یا احمدی، ان سے کہہ رہے ہیں ــــــ ممکن ہے سب مسلمانوں کو کہہ رہے ہوں ــــــ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے، اپنے آپ کو، تو ٹھیک ہے۔

(At this stage Mr. Chairman vacated the chair which was occupied by Prof. Ghafoor Ahmad)

جناب یحییٰ بختیار: ان کو یہ ہدایت کر رہے ہیں، ان کو یہ instructions دے رہے ہیں، ان کو directions دے رہے ہیں کہ یہ آپ کے لئے ملتوی یا منسوخ ہے یا حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ جو ہے ۱۹۰۸ء تک تھا، اس کے بعد آپ پر حرام نہیں ہے، اگر حالات آ گئے تو؟

مرزا ناصر احمد: بجائے اس کے کہ میں جواب دوں، بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کے متعلق جو لکھا ہے وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ ذرا دو چار منٹ لگیں گے، تشریف رکھیں:

''اس زمانے میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے، یعنی جہاد صغیر سے جہاد کبیر کی شکل ......''

اس کے بعد آخری فقرہ آپ کا یہ ہے:

''جب تک یہی جہاد ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے ......'' اور یہ ''ضمیمہ تحفہ گولڑویہ'' میں عربی کی عبارت ہے، بڑی واضح ہے۔

(اس میں کوئی شک نہیں کہ شرائط جہاد، وجوہ جہاد اس زمانے میں اور ان ملکوں میں، معدوم ہیں)

''فالیوم......''

اس لئے کیونکہ شرائط جہاد معدوم ہیں اس لئے:

(مسلمانوں کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ دین کی جنگ، جہاد کریں)۔

وہ جو میں نے آپ کو بات کہی تھی نا، آنحضرت کی زندگی میں اور رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ نزول مسیح کے وقت جہاد کی شرائط جو ہیں وہ نہیں پائی جائیں گی:

(یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی حکومت مسلمانوں پرمسلمان ہونے کی وجہ سے ______ ویسے تو بڑی ظالم حکومتیں تھیں ______ لیکن یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی ملک ایسا نہیں جس میں مسلمان پر اس کے اسلام کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہو)

(اور نہ کوئی حاکم پایا جاتا ہے جو اسلام، جو اس کا دین ہے، اس کی وجہ سے اس کے خلاف کچھ احکام جاری کر رہا ہو۔)

(اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شرائط کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اپنے حکم کو دوسرا رنگ دیا ہے۔)

اس زمانے میں ______ بڑی واضح ہے یہ عبارت ______ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس زمانے کے متعلق پھر آپ ایک نظم میں لکھتے ہیں:

''فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح ہی جنگوں کا کردے گا التوا''

ویسے وہ ''حرام'' کا لفظ وہ پہلے میں ہے، اور بڑی وضاحت سے وہ ''حرام'' کے معنی ہمیں بتا رہا ہے۔

پھر آپ اپنی ایک دوسری کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

''صحیح بخاری کی......

بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے:

یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ تو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں، دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی ذہن کو ترقی دیں اور دردمندوں

کا ہمدرد بنیں، زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا ۔اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکہ ہوگا ۔کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے......''

وہ مثال دی ہے ۔ یہ ہے جہاد پر آپ کی کتاب:

''......قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا تھا ۔کیونکہ وہ تلوار دین کے پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی ۔مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے''۔

ظاہر ہے یہاں ''مخالف'' عیسائی وغیرہ ہیں جو اعتراض کرتے ہیں:

''خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے :

یعنی دین اسلام میں جبر نہیں ۔تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تھے۔کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں ۔ اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو لاکھ دشمنوں کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے

بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کر دیں ۔ اور خدا کی توحید کو پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچتے ہیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبتیں اٹھا کر چین تک پہنچیں، نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں ، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت واسطے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں۔ اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں ۔ بہت سے حصہ آریہ ورتھ کو اسلام سے مشرف کر دیں، اور یورپ کی حدود تک لاالہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں ۔ تم ایماناً کہو، کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں ،جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے ۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں ۔ اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے ۔" ("پیغام صلح")۔

پھر آپ فرماتے ہیں :

"مسیح دنیا میں آیا تا کہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے۔ اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں ۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ

اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں۔ اگر کسی کو......''

آگے آپ نے نے فرمایا:

''اب تلوار کے ذریعے اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنے والے سخت شرمندہ ہونگے''۔

''یہ ملفوظات''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''پس جس حالت میں اسلام میں یہ ہدایت ہی نہیں کہ کسی جبر وقتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے تو کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کا انتظار کرنا سراسر لغو اور بیہودہ ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآنی تعلیم کے برخلاف کوئی ایسا انسان بھی دنیا میں آوے جو تلوار کے ساتھ لوگوں کو مسلمان کرے''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''جبکہ یہ سنت اللہ کہ یعنی تلوار سے ظالم اور منکروں کو ہلاک کرنا ______ قدیم سے یہ سنت اللہ ہے، یعنی تلوار سے ظالم، منکروں کو ہلاک کرنا، قدیم سے چلی آتی ہے تو قرآن شریف پر کیوں خصوصیت کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کیا موسیٰ کے زمانے میں خدا کوئی اور تھا اور اسلام کے زمانے میں کوئی اور ہو گیا۔ یا خدا تعالیٰ کو اس وقت لڑائیاں پیاری لگتی تھیں اور اب بری دکھائی دیتی ہیں۔ اسلام نے صرف ان لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم فرمایا ہے جو اول آپ پر تلوار اٹھائیں اور ان ہی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آپ کو قتل کریں۔ یہ حکم ہرگز نہیں دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت

میں ہو اور اس کے عدل و انصاف سے فائدہ اٹھا کر اسی پر باغیانہ حملہ کرو۔ قرآن کی رو سے یہ بدمعاشوں کا طریق ہے نہ کہ نیکوں کا۔ لیکن توریت نے یہ فرق کسی جگہ نہیں کھول کر بیان فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف اپنے جلالی اور جمالی احکام میں اس خط مستقیم ، عدل اور انصاف، رحم اور احسان پر چلتا ہے جس کی نظیر دنیا میں کسی کتاب میں موجود نہیں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

(کہ ان لوگوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے مومنوں پر کہ ان سے لڑائی کریں جو جبراً اپنے مذہب میں داخل کرتے ہیں اور مومنوں کو ان کی عبادات سے روکتے ہیں......)۔

یہ لمبی عبارت ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کا ترجمہ کر دیتا ہوں۔ اور بد ایک اور ......ہاں، یہ ترجمہ ہے۔ لیکن یہ ترجمہ اس کے ساتھ میں نے کیا، کروایا ہوا ہے۔ لیکن ویسے بھی کر سکتا تھا یہ رکھا بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کے متعلق جو فرمایا بڑا واضح ہے۔ یہاں شرائط کا، حکم کا کس معنوں میں حکم ہے، وہ میں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ آپ نے سنا دیا ایک بات پر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر مرزا صاحب! کوئی سوال ہی نہیں آیا۔ آپ کے سامنے، نہ کوئی dispute ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے کوئی پھیلانا چاہتا ہے۔ یہ غلط conception ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں، سب مانتے ہیں کہ اسلام میں defensive war ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے بڑا emphasize کیا کہ تلوار کے زور سے پھیلا۔ میں اس کی بات ہی نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بات عیسائی کہتے ہونگے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی مسلمان عالم جو ہے وہ جانتا ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام کبھی نہیں پھیلایا جا سکتا۔

مرزا ناصر احمد: الا ماشاء اللہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی compulsion نہیں ہے۔ اس پر تو کوئی dispute ہی نہیں ہے۔ dispute تو اس بات کا ہے کہ جب جہاد لازم ہو، شرائط موجود ہوں، آپ فرماتے ہیں کہ مہدی کے زمانے میں وہ نہیں ہو گا کیونکہ مہدی کی موجودگی میں شرائط ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی وجہ آپ نے بتائی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ______ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ______ ایسا نہیں ہونگی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، کہاں، کہیں ہوئیں؟

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے جو حدیث بخاری شریف سے پڑھکر سنائی، وہ تو کہتے ہیں کہ وہ جہاد کا خاتمہ کر دے گا، جو آپ کے words ہیں۔ تو اس کے بعد تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ پھر بھی شرائط آئیں گی۔ یہ ذرا آپ explain کر دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''خاتمہ'' سے میرا مطلب اٹھارہ سال کے لئے یا سترہ سال کے لئے ، یہ تو نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں جواب دے دوں۔

''خاتمہ کردے گا''۔

کے معنی اور بانی سلسلہ احمدیہ کی دوسری تحریرات اور ارشادات ''خاتمہ کر دینے'' کے معنی کرتے ہیں کہ اپنی زندگی کے متعلق وہ یہ کہے گا کہ ''میرے زمانے میں ایسا نہیں ہوگا''۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ۱۸۹۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک۔ اس زمانے کے لئے ؟

مرزا ناصر احمد:

جناب یحییٰ بختیار: یہ بخاری کی حدیث جو ہے اس کا application اسی زمانے کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: اسی زمانے کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور زمین میں جو صلح پھیل جائے گی وہ بھی اسی زمانے کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''زمین میں صلح پھیل جائے گی'' یہ جو ہے، یعنی جو ......اس کے ایک تو معنی یہ ہیں کہ نوع انسانی کا دماغ theoretically اس نتیجے پر پہنچ جائے گا کہ عقائد کو جبر سے نہیں بدلا جا سکتا۔ اس لحاظ سے صلح پھیل گئی۔ جہاں تک کہ ہمارے قابل احترام ہمسایہ ملک چین کے صدر، چیئرمین ماؤزے تنگ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے ____ جیسا کہ میرے خطبے میں بھی ہے ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے خطبے میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ......جبر کے ساتھ دل کے عقائد کو بدلنے کا تصور احمقانہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔"تو صلح پھیل گئی" کے ایک معنی یہ ہیں کہ دنیا اپنے لمبے تجربے کے بعد ......اس کا کئی صدیوں میں ...... عسائیت میں فرقہ ورانہ فساد ہوئے اور inquestions ہوئیں بڑی horrible ۔ وہ زمانہ ہے عیسائی دنیا کا ۔لیکن ان سارے زمانہ میں انسان ان زمانوں میں سے گزر کر اس نتیجے تک پہنچ گیا، انسان بحیثیت مجموعی، کہ اب ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہئیے کہ انسان نے جبر سے عقائد تبدیل کرنے کے لئے جو ہزاروں سال کوششیں کی اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اس لئے عقائد کی تبدیلی کے لئے جبر نہیں کیا جانا چاہئیے ۔ یہ ایک صلح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب، ہاں، دنیا اس نتیجے پر پہنچ گئی آپ کے نقطہ نظر سے، کہ دین کے معاملے میں وہ جبر نہیں کرتے تو اس لئے ۱۹۰۸ء کے بعد بھی یہ حالات موجود ہیں پھر؟

مرزا ناصر احمد: موجود ہیں۔لیکن بدلنے کا امکان بھی ہے ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ ......

مرزا ناصر احمد: ابھی تو موجود ہیں، ہمارے نزدیک ،لیکن بدلنے کا امکان ہے ۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو مرزا صاحب کی direction ہے کہ"آپ کے لئے حرام ہے" یہ آپ کہتے ہیں کہ یہ سارا سترہ اٹھارہ سال کے پیریڈ کے لئے ہے، بعد میں حالات change ہو سکتے ہیں کہ جہاد جائز ہوسکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ جو یہ فرمایا کہ"تمہارے لئے حرام ہے" اس پر بھی ......اس پر عمل کرنا بھی چاہئیے اور اتنا ہی عمل اس پر کرنا چاہئیے ۔"جب حالات بدل جائیں اور شرائط پوری ہو جائیں تو تمہارے اوپر فرض ہے کہ تم جہاد کرو"_____ابھی میں نے پڑھا ہے ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ابھی آپ نے پڑھ دیا۔ نہیں، میرے سامنے ایک اور حوالہ تھا کہ جس میں کہتے ہیں کہ ''حرام بھی ہے اور آئندہ کے لئے بھی آپ اس کا انتظار نہ کریں''۔ تو اس لئے میری یہ وہ difficulty آ گئی تھی۔ میں پڑھکر سناتا ہوں:

''یاد رہے کہ مسلمانوں کے لئے ......''

یہ ہے جی ''اشتہار واجب الاظہار ______ اپنی جماعت کیلئے اور گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے'' ______ ''تریاق القلوب'' ہے میرے خیال میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں اپنے وفد کے ایک رکن سے'' تریاق القلوب'' ہے آپ کے پاس؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Page 332.

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھتے ہیں، اگر ہو تو ابھی ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ کو یہ دے دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کوئی پرابلم نہیں ہوگا۔

(At this stage Prof. Ghafoor Ahmad vacated the chair which was occupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)

جناب یحییٰ بختیار: ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا 'خدا نے مجھے امام' پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے، ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے......''۔

Now this applies to the whole Firqua (فرقہ):

''......اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا''۔

مرزا ناصر احمد: اپنے زمانے کے لئے ہے۔ اس میں تو کہیں نہیں لکھا ہوا ہے ''قیامت تک کے لئے''۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ اپنے زمانے کے لئے تھا؟ جب انہوں نے فرمایا یہ ۱۹۰۸ء تک کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی وہ ایک فقرہ ہمارے ذہن میں ہو ناں کہ ''آپ کے زمانے میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہونگی ......''۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھ گیا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......حدیث کے مطابق۔ اور بعد میں ہوسکتا ہے کہ کسی وقت پوری ہو جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ کہتے ہیں کہ ''نہ انتظار ہے'' یہ ۱۹۰۸ء تک؟ اس کے بعد بے شک انتظار کی گھڑیاں ختم ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''خونی مہدی کا انتظار'' جو ہے، ایسا مہدی پیدا ہوگا کہ جو اپنی زندگی میں اس حدیث کے باوجود جہاد کا اعلان کرے گا، اس کا انتظار نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ مطلب نہیں لیا جاتا ــــــ بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے، میری سمجھ کے مطابق ــــــ کہ جب مہدی آئے گا اسلام پھیل جائے گا۔ چونکہ جہاد کفار کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی ضرورت نہیں ہوگی جہاد کی؟

مرزا ناصر احمد: وہی پھر کہ اسلام کو تلوار کی ضرورت ہے اپنی اشاعت کے لئے!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تلوار کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحیٰی بختیار: کہ جب مہدی آئے گا تو اس کے بعد اسلام پھیل جائے گا ساری دنیا میں۔

مرزا ناصر احمد: کس طرح پھیلے گا؟ ______ وہاں وہ لکھا ہوا ہے وہیں......

جناب یحیٰی بختیار: تلوار کے......

مرزا ناصر احمد: ......جبر کے ساتھ۔ وہیں یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، آپ کا concept تو یہ ہے ناں جی کہ جبر کے ساتھ نہیں ہو گا......

مرزا ناصر احمد: ہمارا concept......

جناب یحیٰی بختیار: ......یعنی تبلیغ سے ہو گا......

مرزا ناصر احمد: ہمارا concept وہ ہے یعنی ......

جناب یحیٰی بختیار: ......لیکن اسلام پھیل جائے گا جی ہاں اس سے؟

مرزا ناصر احمد: کیا؟

جناب یحیٰی بختیار: اسلام پھیل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: تین صدیوں کے اندر۔

جناب یحیٰی بختیار: تو یہ مرزا صاحب کا جو زمانہ ہے، جہاں تک جہاد کا تعلق ہے، صرف 18 سال کے لئے ہے یا 17 سال کے لئے، ویسے یہ تین سو سال کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو ہے جہاد کا، یہ پیش گوئی حدیث میں جو آئی ہے کہ اُس زمانے......وہ ان کا ......آپ کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ آپ کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں ہو نگی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی سوال آپ سے پوچھنا......

مرزا ناصر احمد: ہاں جنہیں، میں، میں آگے کر رہا ہوں ناں۔ وہ link کرنا ہے ناں اس کو۔ اور آپ کے وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط جہاد ہو جائیں اور اس وقت حکم یہ ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق شرائط جہاد کے موجود ہونے کے وقت جہاد کرے، اسی طرح جس طرح پہلوں نے کہا یہ اپنا مسئلہ علیحدہ ہے۔ ایک ہے، اسلام کی جدوجہد، جس میں صرف یہ جہاد صغیر نہیں، بلکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو قلم کا جو ہے، تبلیغ کا......

مرزا ناصر احمد: ......تینوں جہاد جس میں ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......تبلیغ کا جہاد جو ہے......

مرزا ناصر احمد: تبلیغ کا جہاد اور نفس کی اصلاح کا جہاد، جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالو اور اس دنیا کے لئے جس میں تم رہتے ہو، اسی طرح نمونہ بنو جس طرح نبی اکرام صلی اللہ علیہ وسلم رہتی دنیا تک اُسوہ حسنہ ہیں۔ آپؐ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! تو اس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ''مرزا صاحب کا زمانہ'' اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب اسلام ساری دنیا پر حاوی ہو گا، سب مسلمان ہوں گے۔ ''زمانے'' سے مطلب تین سو سال ان کی زندگی کے بعد کے بھی آئیں گے، زندگی سے لے کے یا دعویٰ انہوں نے کیا اس پیریڈ سے لے کر تین سو سال تک کا زمانہ ہے وہ۔ دوسرے ''زمانے'' سے مطلب ______ جب جہاد سے تعلق رکھتا ہے ______ تو ۱۸۹۱ء سے لے کے ۱۹۰۸ء تک، یہ اس کے ''زمانے'' کا مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''زمانہ'' جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اس sense میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس sense میں ''زمانہ'' جو ہے وہ confusing ہے word۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، اس واسطے کہ دونوں sense میں آ چکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، حدیث کہتی ہے کہ مہدی ______ ''یَضَعُ الحَرب ______ حرب کو، جنگ کو، جہادِ صغیر کو، رکھ دے گا۔ ''یضع'' بتا رہا ہے کہ پھر اس کا استعمال ممکن ہے، خود یہ عربی کا لفظ جو ہے۔ اور مہدی کے زندگی کے لئے یہ یقینی ہے کہ اس کی زندگی میں شرائط جہاد معدوم ہونگی۔ لیکن آپ کے مرنے کے بعد، وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط موجود ہوں اور اس کے لئے یہ حکم یہاں آپ کی تحریروں میں ہے کہ اُس وقت فرض اور واجب ہے کہ احمدی جہاد میں شامل ہوں۔ یہ ہے جہاد کا......اس کو ایک اور تصور کے ساتھ ملانے سے confusion پیدا ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں نے......

مرزا ناصر احمد: یعنی یہ میں......ہاں، ایک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے سینکڑوں حوالے اور قرآن کریم کی آیات سے استدلال۔ اور یظہرہ علی الدین کلہ تو یہ قرآن کریم کی آیات ہے ______ پہلے سلف صالحین نے کہا ہے ______ کہ مہدی کا زمانہ، مہدیؑ کا زمانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی وہ زمانہ ہے۔ میں نے کل بتایا تھا بڑا کہ ''آنحضرتؐ کا زمانہ'' اسے بھی ہم ''حضرت عمرؓ کا زمانہ'' حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ'' کہتے ہیں۔ تو آنحضرتؐ ہی کا زمانہ ہے۔ لیکن اس کا جماعت......مہدی کی جماعت جو

ہے، وہ تین سو سال کی یا آپ نے ارشاد کیا کہ تمہیں تین سو سال انتظار نہیں کرنا پڑیگا ـــــ میرا اندازہ یہ ہے، یہ میرا اپنا ذوق ہے ـــــ کہ دو سو سال کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا۔ اور میرا ذوق ...... پھر میں اپنے اوپر ـــــ میری یہ ذمہ داری ہے ـــــ یہ کہتا ہے کہ اس کے آثار ہمیں ۱۵۔۱۶ سال کے اندر نظر آنے لگ جائیں گے۔ اور پھر وہ ایک بڑا جہاد ہے اور جو ہمیں کرنا پڑے گا، تمام مسلمانوں کو جو اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں۔ اور اس میں یہ ساری ذمہ داری جو ڈالی گئی ہے وہ مہدی کی جماعت پر ہے۔ اور آپ کی جماعت غلبہ اسلام کی کوششوں کے لئے بنائی گئی ہے اور ان کو کسی اور طرف نگاہ نہیں کرنی چاہئیے۔ اور آپ کی جماعت پھر رہیگی جب تک وہ کفار نہیں آ جاتے جن پر قیامت نے آنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہی میں عرض کر رہا تھا کہ یہ direction جماعت کو ہے اور یہ directions جو مرزا صاحب کی ہیں کہ:

> ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جن کا خدا نے مجھے امام پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے، ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں ہے اور نہ اس کا انتظار ہے''۔

یہ فرقے کے لئے ایک direction ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ direction جو ہے وہ صرف 1908ء تک کے لئے ہے۔ اور میں کہتا ہوں، مجھے میرا مطلب ہے کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ تو یہ تو ٹھیک ہے، آپ کہہ رہے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، ایک فرق کرنا چاہیے ہمیں۔ یہ کہنا کہ '' آئندہ جہاد کی شرائط کے موجود ہونے کا امکان ہے'' یہ بالکل اور معنی ہے۔ اور یہ کہنا کہ ''تم جہاد کے

لئے تلوار کی جنگ کا انتظار کرو" یہ بالکل اور معنی ہے۔ تو انتظار نہیں کرنا ہے لیکن ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا ہے۔ انتظار نہیں کرنا، لیکن ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا ہے کہ شرائط جہاد ہوں تو جہاد کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جب میرے لئے ایک چیز حرام ہے، ایک چیز میرے لئے حرام ہے، نہ میں ابھی اس کو کھا سکتا ہوں، نہ کر سکتا ہوں اور نہ کل کر سکتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ "یہ حرام ہے" اور "اس کا انتظار بھی مت کرو"۔ آپ کہتے ہیں کہ "ذہنی طور پر تیار ہو جاؤ"۔

مرزا ناصر احمد: "انتظار مت کرو" ہے وہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: وہاں لفظ کیا ہے ______ "نہ انتظار ہے"۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو نہیں کہا کہ "انتظار نہ کرو"۔

جناب یحییٰ بختیار: انتظار تو future کا ہی ہوتا ہے ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: اوہ ہو! future کا ہوتا ہے، مختلف معانی میں ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: "اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کا ......اس کی انتظار ہے"۔

مرزا ناصر احمد: "نہ اس کا انتظار ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختیوں کو اپنے لئے پیدا نہ کیا کرو اور وہ امید میں نہ رہا کرو۔ قرآن کریم کا یہ حکم ہے، حدیث کا یہ حکم ہے "نہ اس کا انتظار ہے" ______ میں تو اپنا مذہب بتا رہا ہوں ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ کا اپنا......

مرزا ناصر احمد: ......جماعت کا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ مہدی ــــــــ "یَضَعُ الحَربَ ــــــــ جنگ کو رکھ دے گا اس کا وجوب ہے مہدی کی حیات تک، یعنی اس زمانہ میں۔ اس صادق بزرگ نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ مہدی کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں موجود ہونگی ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ نے فرمایا بڑی تفصیل سے ......

مرزا ناصر احمد: ......اور اور ......

جناب یحییٰ بختیار: ...... اور پھر آپ نے فرمایا کہ مہدی کا زمانہ، میں نے کہا کہ اس کے بعد تو آخری زمانہ ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ "نہیں، تین سو سال تک چلتا ہے"۔

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں جب تک میں نے یہ کہا کہ "تین سو سال" نہیں، مجھے تو غیب کا علم نہیں ہے ــــــــ جب تک جماعت احمدیہ اُس دور میں داخل نہیں ہو جاتی جس کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ دنیا میں کفر بڑا سخت پھیلے گا اور پھر قیامت آ جائے گی۔ یہ حدیث کی خبریں ہیں ــــــــ تو ایک وقت تک پورا جہاد کرنا ہے، جہاد کبیر، دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے۔ اور اس کے بعد ایک اور جہاد کبیر ہوتا ہے، جس کا تعلق بڑا ہے جہاد اکبر کے ساتھ، کہ جو مسلمان ہیں ان کی صحیح تربیت کی جائے۔ اب آپ اپنی پچھلی تاریخ کے اوپر دیکھیں ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ تو آپ فرما چکے ہیں، وہ تو آپ نے کہا کہ ہر وقت ان کی شرائط موجود ہیں، جہاد کبیر کی، کل آپ نے فرمایا ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ جب شرائط موجود ہوں گی ......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے فرمایا ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کیا چیز؟

جناب یحییٰ بختیار: جہاد کبیر کی شرائط۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو ہروقت جہاد کبیر ...... جہاد اکبر کی شرائط ہر وقت موجود ہوتی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہر وقت موجود ہوتی ہیں تو جہاد تو ہر وقت جہاں تک کبیر کا تعلق ہے،......موجود ہیں شرائط ......

مرزا ناصر احمد: ...... جہاد کبیر کی۔

جناب یحییٰ بختیار: مہدی جب آئے گا، یہ جہاد کبیر کی بھی شرائط ختم ہو جائیں گی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ رہیں گی؟

مرزا ناصر احمد: ......''یَضَعُ الحَربَ'' اس جہاد کی بات ہو رہی ہے جس کا حرب کے ساتھ تعلق ہے، یعنی تلوار کے ساتھ لڑائی کے ساتھ، یعنی جہاد صغیر۔ یَضَعُ الحَربَ۔ جہاد صغیر۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو میں سمجھ گیا۔ میرا اپنا impression یہ تھا کہ جب مہدی آئے گا۔ اس کے بعد وہ جہاد کی ضروریات کو ختم کر دے گا کیونکہ سب مسلمان ہو جائیں گے تو نہ کبیر کا سوال ہو گا نہ صغیر کا سوال ہو گا یہ impression جو مجھے دیا گیا ہے سوال سے ......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں ہمارا نہیں ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کا یہ نہیں ہے ۔ آپ کا یہ خیال ہے کہ وہ جو ہے، اسلام کا غلبہ تین سو سال تک ......

مرزا ناصر احمد: یعنی دو سو تین سو سال کے اندر ساری دنیا یعنی نوع انسانی اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی ۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی زندگی......

مرزا ناصر احمد: ......سے اس کی ابتداء ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس سے لے کر کے دو سو سال تک، تین سو سال تک ، ان کا زمانہ ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ غلبہ اسلام کے لئے ہے ۔

جناب یحییٰ بختیار: ......غلبہ اسلام کے لئے ۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا وہ نہیں ہے کہ پھونک سے ساروں کو ختم کر دے گا ۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کسی کا بھی نہیں ہے، مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: ابھی آپ نے کہا آپ کو کچھ impression دیا گیا ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا میں نہیں سمجھا ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کسی کا نہیں۔ میں تو شروع سے کہہ رہا تھا کہ جہاں تک مذہب میں جبر کا تعلق ہے یہ کسی کا عقیدہ نہیں ہے۔ دین کے معاملے کو ''اسلام تلوار سے پھیلاؤ'' یہ کسی مسلمان فرقے کا یہ......

مرزا ناصر احمد: اور مہدی آئے گا او سارے مسلمان ہو جائیں گے !

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مہدی آئیں ؑ اور سارے مسلمان ہوں گے، یہی جو عقیدہ ہے، اس کا آپ سمجھتے ہیں کہ "صلیب کو توڑ دے گا، خنزیر کو قتل کر دے گا" یہ ______ physically, Metaphorically جو بھی اس کا interpretation ہے، وہ جو بھی ہوسکتا ہے، اس کا اخذ یہ ہوسکتا ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے عرصے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کر کے ختم کر دیں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ زندگی جو ہے، نہیں، وہ تین سو سال تک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرا اپنا ہے۔ میں نہیں جانتا، وہ علماء جانتے ہوں گے کہ کیا پیریڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد: بہر حال یہ تو اپنا اپنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

اور مرزا صاحب! ابھی یہ کچھ مرزا صاحب کے شعر ہیں:

؎ "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال"

تو یہ وہ ۱۷ سال کے پیریڈ کے لئے apply ہوتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں شعر...... کتنے شعر لکھے ہوئے ہیں آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سب سنائے دیتا ہوں۔ تین چار ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، سنا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار:

؎ ”اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورخدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد“

اب مرزا صاحب! یہ جو ہیں......

مرزا ناصر احمد: آگے در شعر ہیں۔ وہ نہیں لکھے ہوئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے پاس نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پڑھ دیں۔

مرزا ناصر احمد: اسی کی continuation میں:

؎ ”کیوں بھولتے ہو تو ”یَضَعُ الحرب“ کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰؐ
عیسٰی مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا“

Mr. Yahya Bakhtiar: Exactly this is the point, Mirza Sahib,

کہ ''وہ جنگوں کو ختم کر دے گا''۔

مرزا ناصر احمد: کہ ''وہ جنگوں کا التواء کر دے گا''۔

جناب یحییٰ بختیار: ''التواء کر دے گا''۔'' التواء'' جو ہے، یہ permanent یا temporary ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''التواء'' تو permanent ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو مطلب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فیل ہو گیا پھر؟

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی فیل ہو گیا؟ آ گیا اور پھر وہ بھی یہ کام پورا نہیں کر سکا ؟

مرزا ناصر احمد: کیا کام؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جنگوں کو ختم کرنا۔ تو وہ بھی نہیں کر سکا۔ صرف ملتوی کر دیا۔ پھر ہمیں ایک اور کا انتظار کرنا پڑے گا جو بالکل ختم کرے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے اور ہم نے ، یعنی اُمت مسلمہ نے خلافت راشدہ میں کسی مہدی کے جھنڈے تلے جنگیں لڑیں تھیں کسریٰ اور قیصر کے حکومتوں سے ؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب ! میں اس concept سے پوچھ رہا ہوں جب عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے ، دنیا میں امن ہو گا ، جنگیں ختم ہو جائیں گی ۔ تو یہ تو پھر کام نہیں ہوا۔ وہ تو صرف ملتوی کر کے چلے گئے ______adjourned۔

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ impression مجھے ملا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کہتا ہوں 'یَضَعُ الحَربَ' یہ تو میرا قول نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

؎ ''فرما چکا ہے سید کونین مصطفٰے
عیسی مسیح کی جنگوں کا کر دے گا التواء''

یہ آپ نے جو کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا،جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائے گا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......adjourn کرنے کے بعد پھر وہ بالکل sine die ہو گیا، ختم۔

مرزا ناصر احمد: اُس زمانے میں کسی قسم کی دینی جنگ نہیں ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یکسر مٹائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اُس کی زندگی میں کسی قسم کی کوئی دینی جنگ نہیں ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ میں ذرا جاہل ہوں، آپ mind نہ کریں۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ رکھ لیں اور......

جناب یحییٰ بختیار: میں لے لونگا جی اُن کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحیٰی بختیار: یہ میں لے لونگا جی اُن سے۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں جمع کرا دوں؟

جناب یحیٰی بختیار: کہ عیسٰے علیہ السلام کا واپس اس دنیا میں آنا، وہ conceptاور ہے کہ وہ جسمانی طور پر آتے ہیں یا دوسرے طور سے آتے ہیں وہ اور detail ہے اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اُن کا ایک خاص مقصد ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ......وہ ایک خاص اللہ نے ان کے لئے کوئی مشن دیا ہوا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ......وہ مشن یہ ہے کہ وہ جب آئیں گے تو اس کے بعد اسلام پھیل جائے گا، امن ہو جائے گا، جو بھی method وہ adopt کریں گے، اُس کے بعد جنگ جدال اور یہ سب چیزیں، جہاد دہاد کی ضرورت نہیں ہو گی، بالکل ختم کر دے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں انہوں نے ۱۸ سال کے لئے تو ملتوی کر دیا، اُس کے بعد پھر شروع ہو جائے گا سلسلہ۔ اور وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یہ میں کہتا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، آپ نے......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے ......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ ہوسکتا ہے اس کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بالکل ہی نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی ہوسکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس کو بھی سامنے رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ہو بھی سکتی ہے جنگ۔ تو عیسیٰ علیہ السلام جس purpose کے لئے آیا تھا کہ جنگ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں، وہ تو حل نہ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: عیسیٰ علیہ السلام جس purpose کے لئے آیا ہے ......

جناب یحییٰ بختیار: آتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ...... تین سو سال انتظار کریں، پھر دیکھیں کہ purpose حل ہوا ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آنا ہے یا نہیں ہے، وہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ اگر ہم دیکھیں ناں عیسیٰ کا ____purpose اب یہ مقصد آ گیا ناں____ تو مقصد کے متعلق سلف صالحین نے کچھ لکھا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق یفظهره علی الدین کله ولوکره المشر کون

سورۃ ''صف'' میں ہے۔

اہل سنت و الجماعت کے لٹریچر کو جب ہم دیکھتے ہیں تو تفسیر ابن جرید کے ____ میں نے مختصراً لیا ہے بالکل سارا____ وہ کہتے ہیں:

(عربی)

یہ ابن جریر کا ہے۔
تفسیر حسینی میں ہے......
جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! یہ آپ پڑھ چکے ہیں۔
مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی رہتے ہیں۔
جناب یحییٰ بختیار: اچھا تو پڑھ لیجئے۔
مرزا ناصر احمد: کہ:
''غالب گرداند ایں دین را علی الدین کلہ برہما کیست''
کہ یہ مہدی کے ......''بوقت نزول عیسیٰ'' کہ عیسیٰ کے نزول کے وقت آئے گا سارے دینوں پر غلبہ۔
اور تفسیر ''غایت القرآن'' از حضرت علامہ نظام الدین، اس میں یہ ہے کہ:
اور ابو حدیث کی ......ابوداؤد کی حدیث ہے:
اور اہل تشیع کا لٹریچر جب ہم دیکھتے ہیں تو مشہور شیعہ کتاب ''بحارا الانوار'' میں ہے:
کہ یہ آیت جو ہے وہ امام مہدی کے زمانہ کے متعلق ہے۔
اور مشہور شعیہ کتاب ''غایت المقصود'' میں ہے:
''مراد از رسولؐ درایں جا مہدی موعو داست''
تو یہاں جو پیش گوئیاں ______ میں نے استدلال نہیں کیا ابھی ______ جو پیش گوئیاں ......جو یہ قرآن کریم کی آیت ہے، اس سے جو استدلال پیش گوئی کے رنگ میں اہل تشیع نے، اہل سنت و الجماعت نے، مختلف فرقوں نے یہ کہا کہ مہدی کے یا مسیح کے زمانے میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ پانچ سال میں غالب آ جائے گا یا وہ دس سال میں غالبۡ آ جائے گا یا وہ بیس سال میں غالت آ جائے گا۔ اس کے لئے ہمیں......میرا اس میں صرف پوائنٹ اتنا ہے کہ اتنے حوالوں میں جو میں نے دیئے ہیں، یہ ہے ہی نہیں کہ وہ بیس یا پچیس سال میں غالب آئے گا۔ اس کے لئے ہمیں دوسری روایات دوسری تفسیرات دیکھنی پڑیں گی، تب ہمارے سامنے یہ آتا ہے۔ تو ایک تو میں اس وقت ایک ایسے استدلالی ایک بات بتا دیتا ہوں۔ وہ کہیں گے تو وہ حوالے بھی میں یہاں جمع کروا دونگا......

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان حوالوں میں یہ کہ، یہ حدیثیں جو آپ نے پڑھیں، اس میں کہیں دو تین سو سال کا ذکر میں نے نہیں سنا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے یہی کہا، میں نے خود یہی کہا۔ میں نے کہا یہ جو حوالے میں نے پڑھے ہیں، یہ آیت قرآنی کی یہ صرف تفسیر کرتی ہے کہ مہدی کے زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ اور نہ یہ کہتی ہے کہ پانچ سال میں غالب آئے گا نہ یہ یہ کہتی ہے کہ سو سال میں غالب آئے گا......

جناب یحییٰ بختیار: سو سال میں......

مرزا ناصر احمد: ......اس کے لئے ہمیں دوسرے حوالے دیکھنے پڑیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جو آپ نے کل فرمایا کہ ''دو سو یا تین سو سال'' اس کی کوئی حدیث ہے ایسی؟

مرزا ناصر احمد: وہ میں حوالے......میں نے یہی کہا ناں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اگر کوئی ''تین سو سال کا زمانہ ہوگا'' تین سو سال، دو سو سال......

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یا سو سال......

مرزا ناصر احمد: دو سو سال کے اندر اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا یا تین سو سال کے اندر آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، میں یہی کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اس کے حوالے میں آپ کو دیدوں گا ؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کل وہ بتا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: کل بھی چلیں گے ؟

جناب یحیٰ بختیار: آج شام تک میرا مطلب ہے یہ امید تو یہ ہے کہ آج ختم ہو جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ بے چارا غالب کہتا تھا کہ:

ع کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

ابھی یہ دو سو سال کا معاملہ جو آ جاتا ہے کہ اسلام پھیلے گا، تو بڑا......اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں ہو گا کہ دیکھے ہوا کہ نہیں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو ......

جناب یحیٰ بختیار: یہ تو عقیدے کا معاملہ ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو بدر کے میدان میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے، اُن کو نظر آیا تھا کہ کسریٰ اور قیصر کی حکومتیں جو ہیں وہ تہہ و بالا کر دی جائیں گی ؟

جناب یحیٰ بختیار: وہ تو عقیدے کا معاملہ ہوا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: علم، غیب پر علم رکھنا بنیادی ہمیں حکم ہے، کہ جو وعدے دیئے گئے ہیں، ان کو ایسا ہی سمجھو جیسا کہ ایک واقعہ ہو گیا۔

جناب یحیٰ بختیار: اب جی دوسرا شعر اس میں یہ ہے کہ:

ع "اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
، تمام جنگیں ...."

تو یہ تو امام صرف اس اٹھارہ سال کے لئے نہیں تھے، یہ تو سب آپ کے دین کے لئے امام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: امام ہے اور اس کا کہنا ماننا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس کا کہنا ماننا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی،......

مرزا ناصر احمد: امام ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا کہنا ہے کہ:

"دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے"

مرزا ناصر احمد: ان کا کہنا یہ ہے کہ جب جنگیں ......شرائط جہاد موجود ہوں تو احمدی جنگ کریں۔ ابھی میں نے پڑھ کے سنایا۔ وہ دے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ شرائط تو ہر حالت میں مسلمانوں کے لئے رول ہے، شرائط ہونگی ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ان کی موجودگی کی وجہ سے اختتام ہے۔ یہ explain کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: اگر یہ معنیٰ ہوتے تو وہ اقتباس نہ ہوتا جو ابھی میں نے داخل کرایا ہے۔ بہر حال میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار:

یعنی فتویٰ نہیں ہوگا اس پیریڈ میں جب وہ ہیں یا future کے لئے؟

مرزا ناصر احمد: پہلا مصرعہ واضح کر رہا ہے:

''اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے''

جناب یحییٰ بختیار: نور خدا تو آ گیا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں نور خدا کا نزول جو ہے وہ مہدی کی زندگی تک ہے، اس رنگ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر میں احمدی ہوں تو میں تو اس کو ایسے سمجھوں کہ جب وہ نزول ہو گیا تو وہ پھر ہے، اب رہے گا یہ نہیں کہ اٹھارہ سال تک نزول تھا اور اس کے بعد وہ نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: میں جواب دوں؟

آپ فرماتے ہیں کہ اگر آپ احمدی ہوں۔ میں کہتا ہوں میں احمدی ہوں اور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ساری جو عبادتیں ہیں اس سلسلے میں، ان کو سامنے رکھ کر اسی نتیجے پر، میں، احمدی اور جماعت احمدیہ کا خلیفہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ یہ زمانہ امن کا زمانہ ہے، لیکن اگر اس امن کے زمانے میں کسی وقت یا دنیا کے کسی حصے میں شرائط جہاد پوری ہوں تو جن پر امت مسلمہ کے عقائد کی رو سے جہاد فرض ہوتا ہے احمدیوں کو جہاد کرنا پڑیگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی یہ شعر میں چھوڑ دیتا ہوں، آپ نے explain کر دیا اس پر۔ آگے چلتا ہوں میں۔

یہ اکیس فروری 1889ء کا ایک اشتہار ہے جو ''تبلیغ رسالت'' جلد ہشتم، صفحہ 42 پر ہے اُسے میں پڑھتا ہوں:

''چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا عقیدہ بنائے وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے''۔

یہ وہی جہاد کے سلسلے میں۔مگر یہ clear نہیں ہے۔ میں اسی کی طرف......آپ سے request کی تھی کہ میرے خیال میں ......یہ آج کسی کتاب میں......(لائبریرین سے) نہیں آ چکی؟ جلد ہشتم آ چکی ہے؟

(مرزا ناصر احمد سے) پھر وہ فرماتے ہیں جی کہ:

''میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے اور جہاد حرام''۔

یہ ''اشتہار'' مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء ''تبلیغ رسالت'' جلد سوم، صفحہ ۲۰۰۔

مرزا ناصر احمد: جی۔نہیں اس کے اوپر سوال کیا ہے پھر؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ اتنا clear مجھے معلوم ہو رہا ہے، کیونکہ برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہو گئی تو ان کے خلاف تو کوئی جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جب ...... ''حرام'' کا مطلب یہاں محدود ہے in its contexts......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اور جو...... جہاں تک حکومت انگلشیہ کی اطاعت کا سوال ہے، وہ میں نے بہت سارے حوالے پڑھ دیئے تھے کہ اس زمانے کے تمام بڑے بڑے علماء کا یہی فتویٰ تھا۔ اور یہ ہمارے ''محضر نامہ'' میں بھی ہے۔ اور چوتھی شرط جو ہے...... شاہ عبدالعزیز کے بھی _____ کل آپ نے پوچھا تھا، وہ ہم نے نکال لیا حوالہ...........

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ نہیں، وہ تو یہاں یہی مطلب ہے ناں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اطاعت جو ہے برطانیہ کا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ''فتاویٰ نظیریہ''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، مرزا صاحب! میں یہ پوچھتا ہوں ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کا ایک فقرہ، صرف ایک فقرہ ''فتاویٰ نظیریہ'' میں ہے:

''اس زمانے میں ان چار شرطوں میں سے کوئی شرط بھی موجود نہیں ہے تو کیونکر جہاد ہو گا۔ ہرگز نہیں ہو گا۔ علاوہ بریں ہم لوگ معاہد ہیں، سرکار سے عہد کیا ہے، پھر کیونکر عہد کے خلاف کر سکتے ہیں (یعنی برٹش گورنمنٹ سے) عہد شکنی کی بہت مذمت حدیث میں آئی ہے''۔ میں نے پہلے بھی حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے حوالے دیئے ایک چیز ہے کہ میں agreement کرتا ہوں آپ سے، treaty کرتے ہیں، مسلمانوں نے کفار سے treaty کی ہے، باقیوں سے treaty کرتے ہیں، اور ہمارا فرض ہے کہ we must abide by them. یہ جو agreement ہو گیا، وہ تو کہتے ہیں، ''ٹھیک ہے، ہم نے ان سے agreement کیا ہے، عہد کیا ہے''۔ مگر یہ کہنا جی ''اطاعت کرنا''......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ دوسری نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں نے کل بہت سارے حوالے پڑھے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کا نہیں، ان سے مطلب یہ ہے کہ یہ اسلام کا حصہ ہو گیا ______ برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا ______ آپ کے نزدیک؟

مرزا ناصر احمد: سب کے نزدیک ۔ کل میں نے اتنے حوالے پڑھے ۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے "محضر نامہ"؟

جناب یحییٰ بختیار: بس پھر ٹھیک ہے جی، اگر آپ یہی ......

مرزا ناصر احمد: کل میں نے حوالے آپ کو دوسرے اپنے بھائی فرقوں کے حوالے پڑھ کے بتائے تھے ۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اسلام کا یہ بھی حصہ ہے کہ "انگریز کی اطاعت کرنا"۔

مرزا ناصر احمد: اسلام کا یہ حصہ ہے کہ عادل حاکم کی، خواہ وہ غیر مسلم ہو، اور مذہب میں دخل نہ دے، اطاعت کی جائے ۔ یہ تو ایک accident ہے کہ اس زمانے میں انگریز حاکم تھا ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تو وہ جانتا تھا کہ بھئی، تم میں سے جو ہو ......

Mirza Nasir Ahmad: ......This is just a historical accident.

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں جی کہ:

"میں نے صد ہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں"۔

یہاں میں اس واسطے پوچھ رہا ہوں مرزا صاحب! یہ ہے "اشتہار" 21 اکتوبر، 1895ء ......

مرزا ناصر احمد: ایک تو ...... جواب میں دوں؟

ایک تو یہاں "صدہا" سے، "صد ہا" volumes "میں"، not "books"۔ یعنی وہ ہم کہتے ہیں کہ "یہ سو کتابیں لے جاؤ"۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس واسطے وہ چھوٹے بھی ہو جاتے ہیں وہ تو میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں ''سو کتابیں لے جاؤ'' ـــــــــ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سو مختلف authors کی یا ایک ہی author کی سو کتابیں ہیں بلکہ سو اس کے جو نسخے ہیں ان کو ہم کہتے ہیں روز مرہ کے محاورے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں copies ہوسکتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں copies۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں اس پر نہیں آ رہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ایک یہ......دوسرے یہ کہ اس میں آپ نے یہ فرمایا کہ ''میں نے عرب ممالک میں بھیجے''۔ اور سارے عرب ممالک جو تھے، جن میں وہاں بھیجے انہوں نے ان کا جو ردعمل ہے، وہ وہ نہیں جو قابل اعتراض بنا دیتا ہو اس کو۔ نمبر دو۔ نمبر تین ـــــــــ تیسرا بھی ایک پہلو ہے ـــــــــ اور ''جہاد کے خلاف'' واضح ہے کہ جس شخص نے اتنی وضاحت سے دوسری جگہ لکھا، دوسرے کوئی معنیٰ لئے نہیں جا سکتے ''جہاد کے خلاف'' کے اس کے علاوہ اور کوئی معنیٰ نہیں ہو سکتے کہ ''میں نے یہ لکھا کہ جہاں تک انگریزی حکومت کا سوال ہے، عدل کرتی ہے، مذہب میں دخل نہیں دیتی، اس لئے جہاد کی شرائط پوری نہیں ہو رہیں اور ان کے ساتھ نہیں لڑنا چاہئیے''۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ نے درست فرمایا......

مرزا ناصر احمد: ......شرائط جہاد کا یہ مطلب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو میں سمجھ گیا۔ یہاں جو مجھے بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی ـــــــــ ''انگریزی کی اطاعت'' ـــــــــ آپ نے کہا ''ٹھیک ہے، کیونکہ ہمارے مذہب کے معاملے میں دخل نہیں دیتا''۔ مگر یہ انگریز کا پراپیگنڈا افغانستان میں کس وجہ سے ہو رہا تھا

کہ اس کی اطاعت کرو، وہاں بھی ؟ جب یہ فرماتے ہیں کہ:

''میں نے عرب ممالک میں ، مصر میں بلاد میں،شام میں، افغانستان میں............''

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ ......

جناب یحیٰ بختیار:

''......گورنمنٹ کی تائید میں شائع کیں''۔

یہ اس کا میں کہتا ہوں کہ اس کا کیا جواز تھا ؟

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ الزام لگایا جاتا تھا جماعت احمدیہ پر کہ باوجود اس کے کہ انگریز کے حلقہ حکومت میں جہاد کی شرائط پوری پوری ہیں، پھر بھی جماعت احمدیہ جہاد نہیں کر رہی ۔تو یہ double edged sword تھی ۔ ایک طرف ہم پر الزام لگایا جاتا تھا ، ایک طرف حکومت پر الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ اسلام کے معاملے میں دخل دیتی ہے اور جبر کرتی ہے ۔ حالانکہ تمام بزرگوں نے اعلان کیا ہوا تھا ۔تو جو جواب اپنا دیا، اس سے انگریز کو بھی فائدہ پہنچا ۔

جناب یحیٰ بختیار: میں یہ پوچھتا ہوں ، مرزا صاحب! کہ یہ انگریز گورنمنٹ نے ان کو کہا تھا کہ ''میرے لئے پراپیگنڈہ کریں'' یا انہوں نے اپنی طرف سے مناسب سمجھا کہ انگریز گورنمنٹ کو defend کریں وہاں ؟

مرزا ناصر احمد: ایک......اچھا! یہ وجہ اس کی ؟

جناب یحیٰ بختیار: ہاں ، یہ میں ......

مرزا ناصر احمد: وجہ یہ تھی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور بعض دوسرے لوگ، اور کرم دین بھیم، انہوں نے اندر ہی اندر یہ پراپیگنڈہ کیا کہ یہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا

ہے شخص، اور ہماری روایات میں مہدی خونی ہو گا، اور یہ تمہارے خلاف بغاوت کا سامان اکٹھا کر رہا ہے، اور برٹش حکومت کے خلاف یہ باغی بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرے گا۔ اور اس کے جواب میں آپ نے یہ گورنمنٹ کو یہ بتانے کے لئے ـــــــ ویسے تو اگر یہ ہوتا خدا کا حکم، تو گورنمنٹ کو ...... جہاد کی شرائط پوری ہوتیں تو کہہ دیتے کہ پوری ہیں، کریں گے تمہارے خلاف جہاد ـــــــ گورنمنٹ کو یہ بتایا کہ تمہارے پاس آ کے کہتے ہیں کہ ہم لوگ یعنی محمد حسین صاحب بٹالوی اور یہ کرم دین بھیم بھی اور دوسرے علماء جو ہیں، یہ تو آپ کے فرمان بردار، متبع، اطاعت گزار...... اور ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ آپ کے زیر سایہ امن ہے، مذہب میں دخل نہیں، وغیرہ، وغیرہ لیکن یہ شخص ظاہر میں یہ کہتا ہے کہ میں law-abiding ہوں۔ لیکن اندر سے یہ آپ کے خلاف تیاریاں کر رہا ہے بغاوت کی، کیونکہ مہدی ـــــــ ان کے دماغ میں سوڈانی مہدی تازہ تازہ تھا نا ـــــــ تو یہ ہے چنانچہ کرم دین ـــــــ ایک مولوی صاحب ہیں ـــــــ انہوں نے اپنی کتاب ''تازیانہ عبرت میں لکھا:

''گورنمنٹ کو اپنی وفادار مسلمان رعایا پر اطمینان ہے اور گورنمنٹ کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی جیسے مہدی، مسیح بننے والے ہی کوئی نہ کوئی آفت سلطنت میں برپا کیا کرتے ہیں۔ مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے (ذرا غور سے سننے والا ہے) مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ مہدی و مسیح کا یہی زمانہ ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں وہ مہدی و مسیح بیٹھا ہوا ہے جو کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوا ہے تا کہ عیسائیت کو محو کر کے اسلام کو روشن کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا جی نے مسلمانوں کو نصاریٰ سے سخت بدظن اور مشتعل کر رکھا ہے،

وہ دجال سمجھتے ہیں تو نصاریٰ کوخرد جال کہتے ہیں تو ریلوے کو۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ ریلوے کس نے جاری کر رکھی ہے۔ جب یہ خرد جال ہے تو اس کے چلانے والے بادشاہ وقت کو ہی یہ دجال کہتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے خلاف سخت مشتعل کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو ایسے اشخاص کا ہر وقت خیال رکھنا چاہئیے''۔

یہ ''تازیانہ عبرت'' طبع دوم، صفحہ 93-94، از شیر اسلام مولری کرم دین صاحب، دبیر مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس، لاہور۔ یہ انکا حوالہ ہے۔ اس قسم کے......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ان کے خلاف ایسی complaint تھی جس پر......

مرزا ناصر احمد: complaint تھی تو ان کو صرف یہ بتایا ہے کہ ''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد جو ہے، شرائط پوری ہو تو ہونا چاہئیے، آپ کی حکومت جو ہے، مذہب میں دخل نہیں دے رہی......''

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، وہ میں سمجھ گیا کہ انہوں نے ان کے خلاف شکایت کی ''در اصل اندر میں یہ آپ کی حکومت کے خلاف کام کر رہا ہے اور اوپر سے آپ کی تائید کر رہا ہے'' تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ کہا۔ مگر یہ کتابیں تو پہلے ہی بھیج چکے تھے complaint ہے، سوال یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کتابیں، یہ complaint جو انہوں نے کی، اس کے بعد انہوں نے لکھ کے بھیجیں وہاں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ پہلے بھیج چکے تھے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ...... complaint تو ...... بڑا لمبا...... شروع، دعوے کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ انہوں نے جو کتابیں بھیجیں، یہ تو انگریز کو خوش کرنے کے لئے نہیں بھیجیں انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا پراپیگنڈا اپنی طرف سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فی سبیل اللہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ میں نے پہلے بتایا اس کا اثر ان کے اوپر بھی پڑا۔ لیکن یہ تھا اپنے لئے اور......

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, Sir, shall be have the break for fifteen minutes? The room is very hot. We have no......

مرزا ناصر احمد: ہاں، very hot۔

Mr. Yahya Bakhtiar: It is very hot.

Mirza Nasir Ahmad: Depressing.

Mr. Yahya Bakhtiar:......(Because the airconditioner is not working today.

Mirza Nasir Ahmad: Hot and depressing.

Mr. Yahya Bakhtiar: Because the air-conditioner is not working.For 15, 20 minutes.

Madam Chairman: Till 12.30 ?

جناب یحییٰ بختیار: 12.30 ٹھیک ہے جی۔ 12-15 کر دیجئے، تب بھی ہو جائیگا۔

Madam Chairman: As you like.

جناب یحیٰ بختیار: بھئی! میں تو آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ آپ کا کورم نہیں پورا ہوتا تو میں کیا کروں؟

ایک آواز: گرمی بہت ہے۔

مرزا ناصر احمد: بے حد گرمی ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: ایک، دو فین (fan) اور بھی کریں۔ ایک فین یہاں arrange کر دیں۔ ایک فین اسلم صاحب (سیکرٹری) یہاں arrange کر دیں۔ ایسے مجھے اور مرزا صاحب، دونوں طرف۔

ایک آواز: نہیں جی ایئر کنڈیشنر کام نہیں کر رہا۔

محترمہ چیئرمین: اگر ایک پنکھا......

جناب یحیٰ بختیار: ایک ان کی طرف، ایک یہاں۔

محترمہ چیئرمین: ہاں، دو پنکھے لگوائیں، دو پنکھے منگوائیں۔

جناب یحیٰ بختیار: آپ صرف اپوزیشن کو ٹھنڈا رکھ رہے ہیں!

Madam Chairman: The delegation is permitted to leave.

مرزا ناصر احمد: تو اب کب؟ When do we reassemble at 12.15?

Mr. Yahya Bakhtiar: 12.15 half hour ۔ جی

The Special Committee adjourned to reassemble at 12.15 p.m.

The Special Committee reassembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

ایک رکن: عالی جناب چیئرمین صاحب!

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ ہاں۔ ایک سیکنڈ۔ چوہدری صاحب! شاہ صاحب! آج کی، آج کی proceedings ہو لینے دیں جب رات کو نو، ساڑھے نو، دس بجے ختم کریں گے پھر ریویو کر لیں گے، پھر ریویو کر لیں گے کہ کتنا اور رہتا ہے۔

Sardar Maula Bakhsh Soomro: My submission is, Sir, the question is put, they are finished or scrutinized the question, or reduce the number, that I can see. But the question is still pending and this is wound up today?

Mr. Chairman: No, no, I assure you, Sir, that is ......

Sardar Maula Bakhsh Soomro: I am that one who strongly oppose it.

جناب چیئرمین: میری بات سنیں I not going to cut it short, we are not going to leave it in the middle, we are not going to just stop it. ہم صرف یہ کریں گے کہ آج شام کو، آج رات کو جب اسمبلی ایڈجرن کریں گے، اس سے پہلے پانچ منٹ، دس منٹ، پندرہ منٹ آدھا گھنٹہ ڈسکس کر لیں گے کہ کون کونسے Topics باقی رہتے ہیں اور کتنا وقت چاہئیے۔

مولانا عبدالحق: جناب جی۔

جناب چیئرمین: مولانا عبدالحق!

READING OF AYAT OR AHADITH IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا عبدالحق: گزارش یہ ہے کہ ہمارے اٹارنی جنرل صاحب بہت اچھے طریقے سے چل رہے ہیں۔ مگر اتنی بات ہے کہ اب جو مسئلہ اس وقت پیش ہوا ______ یقع

الحرب ـــــــــ تو اس میں یہ اس کے ساتھ ایک لفظ کہہ دیا اور کچھ نہیں۔اور انہوں نے یہ کہا کہ اسلام میں جہاد مطلق جائز نہیں ہے۔اب اس کے لئے آیتیں موجود ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ یہ عربی عبارت اور ان آیات اور احادیث کو وہ اٹارنی جنرل صاحب اگر اجازت دیں تو ہمارے حضرت مفتی صاحب یا میں عرض کرونگا۔ اب انہوں نے جو عبارت اس وقت پیش کی، اس میں عربی میں یہ کہہ دیا کہ "امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام یا مسیح موعود جب آئیں گے تو دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، کوئی فرقہ نہیں رہے گا۔ اسی عبارت کو اس نے پیش کیا اور پھر اس نے کہا کہ شرائط نہیں ہوں گی"۔ نہیں اس وقت مسیح موعود وہ تو حاکم ہو کر آئیں گے، تمام دنیا پر تسلط ہو گا، اور کل دنیا:

پھر یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ صرف یضع الحرب، ہے یا یہ وہ مسیح موعود صلیب کو ختم کرے گا، خنزیر کو قتل کرے گا۔ تو کیا مرزا کے زمانے میں صلیب ختم ہو گئی یا عیسائیت پھیلی؟ میری عرض اتنی ہے کہ اگر کسی وقت آیت یا حدیث کی ضرورت ہو تو مفتی صاحب کو......

جناب چیئرمین: وہ آگے بھی، مولانا! وہ آگے بھی مفتی صاحب نے آیتیں پڑھی تھیں۔ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب پڑھ رہے ہیں۔ وہ ان کو آپ بتا دیں، یہ پوچھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں نے یہ ان سے پوچھا کہ ان کے زمانے میں یہ ہو گا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ زمانہ دو تین سو سال کا ہے، وہ اس کے لئے حوالے پیش کریں گے، حدیثیں پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، نہیں وہ آپ بے فکر رہیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری!

جناب یحییٰ بختیار: (مولانا عبدالحق سے) وہ آپ کہہ دیں تو میں ان کو کہہ دوں کہ وہ آپ کو سنا دیں۔

URGENCY OF THE CROSS EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب آپ نے یہ فرما دیا ہے کہ شام کو ہم جائزہ لیں گے کہ کیا کام رہ گیا کیا نہیں ۔لیکن بیچ بیچ میں اگر اس طرح کی باتیں ہوں کہ جلدی ختم کرو، جلدی ختم کرو......

جناب چیئرمین: نہیں، یہ نہیں، ابھی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کر دوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ سوال پوچھ رہے ہیں، ان کا ذہن پھر بہت پراگندہ ہو جاتا ہے ، وہ confuse ہو جاتے ہیں کہ کیا پوچھیں ، کیا نہ پوچھیں ۔ لہذا ......اور یہ ریکارڈ ایسا نہیں ہے کہ آج صرف ہمارے ہاں کام آئیگا ، بلکہ سارے عالم اسلام میں کام آئیگا ۔ اس میں چار روز، پانچ روز، چھ روز، دس روز کی تاخیر جو ہے ، وہ کوئی معنیٰ نہیں رکھتی ۔ تو اس لئے یا تو ہاؤس میں یہ بات ڈسکس ہو کر کے طے ہو جائے ، اور اگر یہ معلوم ہو کہ ختم کرنا ہے، تو پھر خواہ مخواہ دردسری کیوں لی جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم کسی طریقے سے بات کریں گے۔ یہ نہیں کہ کسی وقت کہا "ختم ہو گا" کسی وقت "نہیں، جاری رہے گا"۔ ہم ریویو کریں گے با قاعدہ ، سائنٹیفک طریقے سے ، رات کے سیشن کے بعد ۔ ابھی ایک sitting اب ہے، ڈیڑھ بجے تک یا پونے دو تک ، اور دو رات کو ہونگی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے ۔

PROCEDURE OF THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز اور عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر اٹارنی صاحب اس سے متفق ہوں، کہ اب بہر حال لوگوں کو جلدی ہے، کم سے کم وقت میں کام کریں۔اگر یہ صورت ہو کہ کسی موضوع پر ان کی تحریروں کے متعلق وہ پڑھ کر کے ہم یہ کہیں کہ وہ اس کو

اپنی تحریر accept کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ ریکارڈ پر آ جائے اس کے بعد پھر یہ کہ وہ اس کی وضاحت کریں گے، نہیں کریں گے، لیکن وہ یہ تسلیم کریں کہ یہ مرزا صاحب نے لکھا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو تسلیم کر رہے ہیں، وہ تو کر رہے ہیں۔ ہم تو کوئی ایسے سوال نہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، وہ ہم ان سے تسلیم کراتے ہیں، اس لئے کہ بہت سی چیزیں باقی رہ گئیں اور وہ بڑی اہم ہیں۔ تو کم سے کم وہ ریکارڈ پر آ جائیں کہ ہم نے ان کی یہ تحریر پیش کی۔ انہوں نے یا تو انکار کیا یا اس کو accept کیا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ملک کرم بخش اعوان!

جناب کرم بخش اعوان: میں تو یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب وہ کسی کتاب کا حوالہ پڑھتے ہیں، کوئی صفحہ بتاتے ہیں، وہ یہ دیکھ لیں کہ ٹھیک ہے یا غلط ہے۔ اور اس کے بعد وہ تاویلیں بہت زیادہ لمبی کرتے ہیں، وقت اس میں ضائع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کتابوں کے علاوہ ممبروں کا بھی خیال رکھیں ناں جی کہ چالیس تو پورے کر دیا کریں۔

ایک آواز: ہیں جی؟

جناب چیئرمین: چالیس ممبر تو پورے کر دیا کریں ناں جی، اس کا بھی تو خیال رکھیں۔ ساری چیزیں اکٹھی سوچا کریں۔ یعنی ہمارے کم سے کم دو دو گھنٹے ضائع جو ہوتے ہیں کورم پورا کرنے کے لئے ......

جناب کرم بخش اعوان: یہ تو چاہئے جی، ہر ممبر کو چاہئے کہ وقت پر آئے۔

سید عباس حسین گردیزی: ...... ضرورت نہیں، کیونکہ وہ تو ایسی باتیں کرتا ہے جو ہمارے عقیدے میں بھی ہیں ان کو سننے کی کیا ہمیں ضرورت ہے؟ یا کسی ایسے مولوی کا

ذکر کر دیا کہ فلاں مولوی نے یہ کہا تھا۔ وہ نہ ہمارا مولوی، نہ کچھ نہ کہا اور یہ بالکل یعنی وقت ہمارا ضائع ہو رہا ہے ......

Mr. Chairman: Yes, they amy be called.

سید عباس حسین گردیزی: ......اسی لئے ہم نے اٹارنی جنرل صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ سوال سارے آ جانے چاہئیں۔

Mr. Chairman: They may be callled.

(Interruption)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, may I know, Sir, the order or decision? Will it be over this evening or will it continue till the questions are finished?

Mr. Chairman: I have announced my decision, I have already announced my decision.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, you say that we will have two sessions tonight holding two sessions tonight?

جناب چیئرمین: آپ باتوں میں مصروف رہتے ہیں، میں نے یہ کہا ہے کہ آج رات سیشن کے بعد ریویو کریں گے، entire ہاؤس میں، کہ کیا پوزیشن ہے، کہاں تک چلنا ہے، کس حد تک۔

(The Delegation entered the chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the fan is too close to me now.

مرزا صاحب کی طرف بہت دور ہے، میری طرف بہت نزدیک ہے۔ وہ دوسرا نزدیک رکھیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کو ادھر کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: تھوڑا سا موڑ دیں، تھوڑا سا موڑ دو۔

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: یہ اسی سلسلے میں جو میں حوالے پڑھ رہا تھا، پہلا حوالہ میں نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنایا ہے کہ انہوں نے صدہا کتاب میں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر، بلادشام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ایک اور حوالہ ہے مرزا صاحب کا:

''میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلادعرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ 153 پر جہاد کے مخالف میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمے یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھیجوایا کروں۔ اس وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھیجی بھی، بہت شہرت پا گئی ہیں''۔

مرزا صاحب! یہ ہے ''اشتہار ______ تبلیغ رسالت'' جلد دہم، صفحہ 26 پر۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ چونکہ ایک مولوی صاحب نے ان کے خلاف complaints کی تھی انگریز کو، اس وجہ سے انہوں نے یہ کہا۔ یہاں تو کہتے ہیں ''بائیس سال سے میں نے یہ ڈیوٹی اپنے سر رکھی ہوئی ہے......''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کہ عرب ممالک میں، مسلمانوں کے ملکوں میں میں یہ تبلیغ کروں''۔

مرزا ناصر احمد: ''اور یہ مسلم ممالک بہت خوش ہیں'' یہ بھی لکھا ہے۔ ساری عبارت مانتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''سکھوں کی شہرت ہوئی ہے وہاں'' ــــــــ یہ لکھا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ اور یہ وہ زمانہ ہے......اصل میں آج کے زمانے میں جب تک وہ پس منظر ہمارے سامنے نہ ہو، ہم حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس پس منظر کو سمجھنے کے لئے یہ سنئے ذرا۔ یہ بڑے مشہور ہیں علامہ علی الحائری۔ 28 جنوری 1923ء کو......اسی پس منظر کے متعلق یہ بڑا اہم حوالہ ہے:

''اب استجابت دعا کا وقت ہے بعد از دعائے خاتمہ بالخیر آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اس مذہبی آزادی کے قیام و دوام کے لئے صدق دل سے آمین کہیں کیونکہ فی الحقیقت آپ بہت ہی نا شکرگزار ہونگے کہ اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ فی الواقعہ بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل و انصاف کی شکر گزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ اس میں بھی حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعسی مسلمانوں کو (یعنی اسوۂ حسنہ کی پیروی) تعسی مسلمانوں کو لازم ہے کہ آپؐ نے بھی (نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی) نو شیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حضور کی تعسی میں مسلمان اس مبارک، مہربانی، منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعا گوئی اور ثناء جوئی کری اور اس کے احسانوں کے شکرگزار رہیں۔ اس کے علاوہ......''

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایسی خوشامد لوگ کرتے رہیں، میں اس کی بات نہیں کر رہا، میرا سوال ہی اور تھا......

مرزا ناصر احمد: ایسی خوشامد جو کرتے رہیں، نہیں جی، حضرات بڑے پائے کے علماء اور اس وقت کے مذہبی لیڈروں کی بات ہو رہی ہے ایسے ویسے کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو جانتا نہیں، واقف نہیں، مجھے تو کوئی ایسے خوشامدی معلوم ہو رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ان کے بڑے، شیعہ حضرات کے بہت بزرگ مجتہد......

جناب یحییٰ بختیار: پانچ نے اور کہا ہوگا، دس نے اور کہا ہوگا۔ میں تو ایک اور سوال آپ سے پوچھ رہا تھا جو کہ......

مرزا ناصر احمد: میں اسی کا پس منظر آپ کو......

جناب یحییٰ بختیار: ......مہدی سے جو تعلق رکھتا ہے۔ بے شک پڑھ دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ ہمارے اس وقت کے بڑے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب! بٹالوی نے رسالہ ''اشاعت السنہ'' جلد ۶ صفحہ ۶، حاشیہ ۱۴۸، بابت ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء لکھتے ہیں ______ یہ اب میں دوسری دلیل دے رہا ہوں ______ میں نے پہلے کہا تھا ناں کہ شکایتیں کرتے رہتے تھے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جب مرزا صاحب کا اثر تھا، اس زمانے کی بات ہوگی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۳ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ چھوڑ چکے تھے مرزا صاحب کو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔ کیونکہ ان کے اثر میں کافی عرصہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے:

''اس کے (مرزا صاحب) دھوکے پر یہ دلیل ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی (جو غیر مذہب کی گورنمنٹ ہے) وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی کے جان و مال لینے اور اس کا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پر خذر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب میرا سوال جو تھا وہ جہاں تک برطانیہ حکومت کا تعلق ہے، آپ نے کہا کہ دین کے معاملے میں دخل نہیں دے رہی اور ایسی حدیث ہے کہ ان کے لئے اطاعت کریں۔ تو میں نے اس موقع پر یہ سوال پوچھا تھا کہ:

''میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر، بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں''۔

وہاں تو ان پر کوئی اطاعت برٹش گورنمنٹ کی نہیں تھی جو ان ملکوں میں یہ کتابیں بھیجی گئیں؟

مرزا ناصر احمد: آپ نے بھی وہ اطاعت کا ذکر نہیں کیا، تائید میں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ''تاہید'' مطلب ......

مرزا ناصر احمد: یعنی ان ممالک میں جو یہ تاثر......

جناب یحییٰ بختیار: ...... برٹش گورنمنٹ کی تائید میں، اطاعت نہ سہی، تائید سہی۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا مطلب بیان کرتا ہوں۔ کہا یہ ہے کہ جو ایک حصہ دنیا کا ان ممالک میں یہ تاثر پیدا کر رہا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ دین کے معاملہ میں دخل دیتی اور آزادی نہیں دے رہی اور مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہی ہے اس لئے اس کے خلاف جہاد ہونا چاہئیے، تو یہ تاثر جو دنیا دے رہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مرزا صاحب! میرا سوال اب بالکل simple ہو جاتا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... برطانیہ کا بادشاہ، 'Defender of Faith' کہلاتا ہے، وہ صلیب کا محافظ ہے، اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے، یہ آپ کو اچھی طرح علم ہے......

مرزا ناصر احمد: بہت خوب! ابھی میں بتاؤنگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ ہے، مسیح موعود صاحب، مرزا غلام احمد صاحب، جس کو مسیح وہ کہتے ہیں، اس نے آ کے صلیب کو توڑنا تھا، یہ ایران، افغانستان اور مصر تک اس کو پھیلا رہے ہیں اور کہتے ہیں "یہ اچھی گورنمنٹ ہے" اس کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں کہتے ہیں "اس کی اطاعت کروں"۔ یہ مہدی کیسی قسم کا ہے! یہ ہمیں اس قدر بتایئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، آپ کا سوال یہ ہے کہ دعویٰ ہے اس مہدی کے ہونے کا جس نے صلیب کو توڑنا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: صلیب کو توڑنا، خنزیر کو ختم......

مرزا ناصر احمد: ...... اور ایک عیسائی حکومت کے متعلق حق گوئی سے کام لیتے ہوئے یہ لکھ رہا ہے کہ "وہ مذہب میں دخل نہیں دیتی" اور جہاں تک......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی تائید میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ان کی تائید میں

جہاںتک کسر صلیب کا تعلق ہے، ایسی ٹوٹی ہے کہ یورپ میں جا کر آپ بات کریں یا جہاں جہاں ان کے وہ activities تھیں مشنری، ویسٹ افریقہ، ایسٹ افریقہ، تو آپ

کو پتہ لگے گا کہ وہ صلیب ٹوٹ چکی۔ اور انگلستان میں ۶۷ء میں، اس میں اپنا جو ہے، اسکاٹ لینڈ کے دارالخلافہ میں پریس کانفرنس میں میں نے کہا کہ عیسائیت سے آپ کی قوم کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ تو مجھ سے پوچھا گیا کہ کس چیز سے آپ نے اندازہ لگایا؟ میں نے کہا لندن کے گرجوں کے سامنے میں نے "For Sale" کے بورڈ دیکھے۔

اور جہاں تک 'Defender of Faith' کا تعلق ہے، ڈنمارک کوپن ہیگن میں ایک کانفرنس میں ایک شخص نے ذرا سا بے ادبی کا فقرہ اسلام کے خلاف کہا۔ میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ مجھے عیسائیت پر رحم آتا ہے۔ تو سارے متوجہ ہو گئے کہ رحم کیوں آتا ہے۔ میں نے کہا کہ:

"One who is Defender of Faith......"

یہ جو آپ نے ابھی کہا ناں، اس سے مجھے یاد آ گیا:

"One who is Defender of Faith, had to sign the sodomy Bill".

ان دنوں میں تازہ تازہ ہوا ہوا تھا۔ تو حواس باختہ ہو گئے وہ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ دلائل دیئے ہیں جن کا جواب نہیں دے سکتے۔

قرآن کریم کی عظمت، قرآن کریم کی شان، قرآن کریم کے جلال، اسلام کی جو اس وقت تعلیم ہے، جس سے بڑھ کر انسان کا دماغ سوچ نہیں سکتا، اس کے متعلق میں نے یورپ میں چیلنج دیئے عیسائیت کو، اور انہوں نے ......وہ پرانے چیلنج ہیں، لیکن میں نے ان کو دہرایا، اور اس پر سات سال گزر چکے ہیں، ان کو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ قبول کریں۔

تو جہاتک صلیب کا......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو تبلیغ......

مرزا ناصر احمد: ...... جہاں تک صلیب کا تعلق ہے، صلیب ٹوٹ چکی۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ برطانیہ کے تاج پر صلیب نہیں ہے اب، اس کی اطاعت کرنا اب اسلام کا......

مرزا ناصر احمد: برطانیہ کے تاج پر صلیب عزت کا نشان نہیں ہے اب، ذلت کا نشان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، وہ ذلت کے نشان کی اطاعت، آپ نے کہا، فرض ہے!

مرزا ناصر احمد: اطاعت "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

جناب یحییٰ بختیار: اس ملک کے اندر آپ نے مسلمانوں کو کہا کہ انگریز کی حکومت کی اطاعت فرض ہے آپ پر۔ وہ ذلت کا نشان، اور یہ مسیح کہتا ہے کہ توڑنے کی بجائے آپ اس کی اطاعت کریں!

مرزا ناصر احمد: مسیح نے کسر صلیب کرنی تھی۔ وہ کی اور ہو رہی ہے۔ جس بات پر ____ یہ عجیب بات ہے ____ کہ جب جماعت احمدیہ اپنے زمانہ کے تمام بڑے بڑے علماء سے اتفاق کرتی ہے، تو وہ وجہ اعتراض بنا لیا جاتا ہے۔ اس زمانے کے بڑے بڑے بزرگ علماء نے جو فتوے دیئے، جماعت احمدیہ کا فتویٰ اس سے مختلف نہیں۔ تو اگر ہم اتفاق کریں تب بھی زیر عتاب، اگر ہم اختلاف کریں تب بھی زیر عتاب یہ مسئلہ ہماری سمجھ سے ذرا اونچا نکل گیا۔ اور یہ...... جب اس نے صلیب کے ٹوٹنے کا ...... یہ دیکھ لیں، یہ ہمارے ایک یہ نور محمد نقشبندی کا یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو ...... مرزا صاحب! اس صلیب کی تائید کو جہاں مسلمان عرب......

مرزا ناصر احمد: صلیب کی تائید کو نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس حکومت کی جس کا، صلیب ان کا نشان تھا فخر تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اُس حکومت کی جو مذہب میں دخل نہیں دیتی تھی ۔ یہ تو کل کو کوئی کہے گا کہ اس حکومت کی جو طہارت نہیں کرتی اور ناپاک ہے ۔ اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ جو اس کی تعریف کی گئی ہے، یہ نہیں کی گئی کہ اس کی تعریف ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے۔ یہ کہا کہ ہم اس لئے اس کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ مذہب میں دخل نہیں دیتی، اور مذہبی آزادی بھی ہے۔تو دو چیزیں جن کا آپس میں تعلق ہی کوئی نہیں، اس کو کیسے ملائیں گے ہم ؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب! اگر اس sense میں آپ کہیں کہ یہ صلیب کو توڑا کہ مشنری وغیرہ جو اسلام پر حملے کر رہے تھے، ان کو جواب دے رہے تھے، وہ تو ایک اور sense ہے، وہ گورنمنٹ سے علیحدہ ہے ۔ عیسائی مشنری آئے، آپ نے کہا ، کہ جب انگریز کے ساتھ بڑی فوج آئی اور بڑا......

مرزا ناصر احمد: مسئلہ صاف ہو گیا۔ اگر وہ علیحدہ چیز ہے ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ میں دو different کو لے رہا ہوں۔ان کے خلاف مرزا صاحب نے بہت کچھ کام کیا، اس سے کسی کو انکار نہیں ہے، بڑے سخت جواب دیئے method ٹھیک تھا ، غلط تھا ، وہ اور بات ہو سکتی ہے کیونکہ انہوں نے یسوع کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ بالکل......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ علیحدہ سوال ہے۔ میں یہاں گورنمنٹ کو دیکھ رہا ہوں کہ جس کا سمبل صلیب ہے، کراس ہے۔تو اس لئے آپ معاف کریں، جو میں کہتا ہوں، کہ ان کی contradiction آجاتی ہے ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ ٹھیک ہے، میرا مطلب ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں میں جواب دوں تو ابھی دے دوں، بیچ میں یا آپ کا انتظار کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دوسرے سوال پر آ رہا تھا ابھی تو چونکہ......

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جہاں تعریف کی، تعریف کی وجہ بھی بتائی۔ اگر اس جگہ جو تعریف کرنے کی وجہ بتائی ہے اسے ہم چھوڑ دیں اور تعریف کو اٹھا کو ایک ایسی چیز کے ساتھ بریکیٹ کر دیں جس کا وہاں ذکر نہیں تو ہمارا استدلال غلط ہو جائے گا۔ جہاں بھی تعریف کی ہے وہاں کہیں نہیں کہا کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ بادشاہ کے سر پر جو تاج ہے اس پر صلیب کا نشان بنا ہوا ہے۔ یہ کہا ہے ______ جیسا کہ اس وقت کے تمام بزرگ ہمارے علماء مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے کہتے ہیں ______ کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ یہ اس حکومت نے مذہبی آزادی دی ہے اور ______ interfere نہیں کرتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو میں ......وہ تو میں نے عرض کیا وہ تو میں سمجھ گیا ہوں جس بات کو میں نہیں سمجھ سکا وہ یہ تھا کہ یہاں مذہبی آزادی تھی، اس لئے انہوں نے کہا کہ اس کی اطاعت کرو۔ مگر باہر ان مسلمانوں کے ملکوں میں ایک تو مذہبی آزادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں آزادی نہ ہو۔ افغانستان ہے، مصر ہے، وہاں انگریز کی تائید میں کتابیں بھیجنا، یہ کیا صلیب توڑنا تھا یا صلیب پھیلانا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بیچ میں ایک لفظ، فقرہ چھوڑ گئے ......

جناب یحییٰ بختیار: تو اس لئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحیٰ بختیار: ...... آپ نے explain کر دیا ، مگر میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں ایک، ایک لفظ بیچ میں جو رہ گیا ہے ، اگر وہ غائب ہو تو مطلب نہیں سمجھ آئے گا ۔ وہاں تائید یہ کہہ کے کی کہ اس لئے ہم ان سے جہاد کو جائز نہیں سمجھتے کہ یہ مذہبی آزادی دیتے ہیں اور جہاد کی شرائط نہیں پوری۔اور اس طرح پر دنیا سے فتنہ وفساددور کرنے کی کوشش کی تا کہ امن میں ان سے تبلیغ اسلام ہو سکے۔

جناب یحیٰ بختیار: جہاد کبیر، جہاں تک آپ نے ذکر کیا ، وہ آپ سمجھتے تھے کہ انگریز کی حکومت میں بھی یہ اس کی اجازت تھی اور مرزا صاحب کرتے رہے ہیں۔اب مرزا اصاحب! ایک دوسرا سوال یہ آتا ہے کہ ایک ہوتا ہے جہاد جو کہ فرض ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے انسان کو غصہ، جوش آ کے ۔ اب جو عیسائیوں نے آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کی تو ایک آدمی غصے میں آ کے ، ایمان کے جذبے کے تحت یا اسلام کے جوش میں یا ایسے ہی غیرت جو آ جاتی ہے، کسی کے بزرگ کو کوئی کچھ کہے تو جواب دے دیتا ہے، وہ جواب، میں اس کو خواہ گالیاں ہوں یا جواب میں سخت جواب ہو۔ اور ایک وہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا فرض سمجھتا ہے ، دینی جہاد کا فرض، کہ اس کا جواب دے ۔ یہ عیسائی جو آئے اور مرزا صاحب نے جو جواب دیئے ان کو آپ ان کو کس کیٹیگری میں رکھیں گے کہ یہ جہاد کے جذبے سے دیئے کہ غصے میں جوش میں، جذبہ ایمان میں آ کے ، جوش اسلام کی وجہ سے ، غیرت کی وجہ سے ، انہوں نے یہ جوابات دیئے؟ ان کو جو سخت زبان استعمال کی، یہ جہاد تھا آپ کی نظر میں ؟

مرزا ناصر احمد: سوال ختم ہو گیا ؟

جناب یحیٰ بختیار: ہاں جی ۔

مرزا ناصر احمد: جہاد کبیر کے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے:

(وہ طریق اختیار کرو جو تمہارے نزدیک زیادہ موثر ہے)۔

کبھی غصے کا طریق موثر ہوتا ہے، کبھی نہایت نرمی اور عاجزی اور پیار، محبت سے سمجھانا موثر ہوتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو صداقت حیات انسانی ہے، یعنی اسلام اور اس کی شریعت، اس کو وہ سمجھنے لگے، اور اللہ تعالیٰ نے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نوع انسانی پر رحم کرنے کا ایک طریق بنایا، قرآن کریم نازل ہوا حضرت خاتم الانبیاء پر، اس سے سارے انسان فائدہ اٹھائیں۔تو ......اور جب ہم اس اصول کے مطابق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کروڑوں سطروں کے مقابلے میں، جو پیار اور محبت سے سمجھانے والی ہیں، دو چار جگہ:

میں جو دوسرا طریق ہے کہ ذرا جھنجھوڑا بھی دیا کرو، اگر ضرورت محسوس ہوا، اور اس کے نتیجے میں اصلاح کی امید ہو، وہ بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ اور ان کا اتنا بڑا فرق ہے، اپنی volume میں، کہ دوسرا حصہ ہر آدمی سمجھے گا جو مطالعہ کریگا______ ویسے تو نہیں سمجھ آسکتی______ کہ وہ نظر انداز ہونے کے قابل ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جو میں سمجھا، مرزا صاحب! کہ یہ بھی جہاد کے جذبے سے انہوں نے کیا۔

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ جو صرف وقتی جوش کی وجہ سے یا اس سے نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: وقتی جوش تو ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: اور بہت ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ کسی کا ذکر آئے گا تو ''ہاں'' یا ''نہ'' کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مرزا صاحب! ایک میرے پاس حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ نہ انہوں نے جذبہ جوش سے دیا، نہ جذبہ ایمان سے دیا، نہ جہاد کی وجہ سے دیا، بلکہ انگریز کی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ سارا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ ان کا ایک خط ہے ''تریاق القلوب'' ضمیمہ۲، صفحہ 307-310۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس سن کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ''تریاق القلوب'' میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ''تریاق القلوب''۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں وہ لیٹر جو انہوں نے لکھا، اس میں سے میں ایک حصہ پڑھ کے سناتا ہوں آپ کو، پھر وہ آپ دیکھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:

''میں اس بات کا بھی اقراری ہوں ......''

انگریز کو لکھ رہے ہیں، گورنمنٹ کے ......

مرزا ناصر احمد: یہ کس کے نام خط ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں لیفٹیننٹ گورنر ہے کہ کون ہے، گورنمنٹ عالیہ یا......

Mirza Nasir Ahmad: Open letter?

جناب یحییٰ بختیار: Open letter ہے یا ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... direct address ہے۔ کتابوں میں اس وقت تو open ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو:

''ایک عاجزانہ درخواست گورنمنٹ عالیہ حضور گورنمنٹ''

یہ ہے جی ضمیمہ نمبر 3، متعلق کتاب ''تریاق القلوب'':

''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست''

وہ اس میں سے میں پڑھ رہا ہوں:

''میں (فرماتے ہیں مرزا صاحب) اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار، لاھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں ......''

وہ تحریریں میں چھوڑ دیتا ہوں ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ نے بھی اس دن چھوڑ دی تھیں جو آنحضرت کی شان میں گستاخی تھی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:

''تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر، جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا

کرنے کے لئے ......حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے''۔

Expediency حکمت عملی ......

مرزا ناصر احمد: expedience......

جناب یحییٰ بختیار: ......جو میں سمجھتا ہوں۔وہ آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، یہ expediency ......

جناب یحییٰ بختیار: میں پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......تو سریع الغضب انسانوں کے جوش صرف ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے کہ جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں......بالمقابل سختی تھی، کیونکہ میرے conscience نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں، ان کے غیض و غضب کی آگ کو بجھانے کے لئے یہ طریقہ کافی ہو گا ......بایں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر...... جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خشک کیا گیا۔اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجے کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں''۔

تو یہاں مرزا صاحب! میں نے سوال یہ پوچھنا تھا کہ مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ ''یہ میرا فرض تھا'' یا ''جہاد کبیر تھا''۔یہ بھی نہیں کہتے کہ ''مجھے جوش آ گیا، جذبہ تھا اسلام

کا"۔ بلکہ انگریز حکومت کی مضبوطی کے لئے، امن قائم کرنے کے لئے، جس سے وحشی مسلمان جن کو! آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے جوش آ جاتا تھا، ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے، تاکہ برٹش گورنمنٹ میں لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم پیدا نہ ہو جائے، اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے مرزا صاحب نے یہ ساری کتابیں لکھیں عیسائیوں کے خلاف۔ اس سے یہ impression پڑتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں تو کتابیں لکھنے کا ذکر نہیں نمبر ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ہے۔

مرزا ناصر احمد: ساری کتابیں ہیں اپنی کتابوں میں سخت نظریہ وہ ہے ذکر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مشنریوں کے خلاف، میں کہہ رہا ہوں، سب......

مرزا ناصر احمد: مشنریوں کے خلاف جو سخت حصے ہیں، اس کا ذکر کر رہے ہیں آپ؟

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ لیتا ہوں، ممکن ہے کہ میں نے غلطی کر لی ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر کتاب مجھے دے دیں تو میں دیکھ کے سارا بتا دیتا ہوں۔ لائبریرین صاحب!

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ کتاب دے دیجئے ان کو تو کہتے ہیں:

"......کہ ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں......"

چند ایسی کتابیں، ______میرا مطلب یہ نہیں کہ ساری مرزا صاحب کی تصانیف______جو ان کے مقابلے میں تھیں، جتنا بھی مشنریوں کے خلاف وہ کتابیں لکھتے رہے وہ اس جذبے کے تحت......

مرزا ناصر احمد: جتنی مشنری ...... یہاں تو چند کتابیں لکھیں اور ان میں چند فقرے لکھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو خیر جو کچھ بھی ہے ناں مرزا صاحب! یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، چند کتابیں، ساری کتابیں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی دوسرا سوال آ جاتا ہے جی، کہتا ہے:

''میں نے جتنی کتابیں لکھیں وہ پچاس الماریوں میں آ جاتی ہیں ______ انگریز کی تائید میں''۔

وہ آپ نے کہا کہ الماری کا سائز نہیں لکھا۔

(ہنسی)

مرزا ناصر احمد: میں نے پوچھا تھا کہ سائز کا تعین بھی ہو جائے

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے کہا کہ اب وہ تو مرزا صاحب کے گھر میں رہ گئی ہونگی الماریاں، اورآپ کا سائز کا معلوم ہوگا دو آتی ہیں، دس آتی ہیں!

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ نسخے ہیں ناں، نسخے، جن کے نسخے چند، دس، آٹھ، دس الماریوں میں آ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پانچ سو، ہزار ہو گئیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ میں نہیں کہتا۔ مرزا صاحب! سوال تو یہ تھا کہ انہوں نے الماریاں پچاس بھریں۔ بعض پمفلٹ ہوں گے، بعض بڑی کتابیں ہوں گی۔ اب یہ کہ الماریاں دو فٹ کی تھیں یا دس فٹ کی تھیں، یہ تو نہ مجھے علم ہے، یہ تو آپ کو شاید ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو کتابیں آپ نے لکھیں وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ ''پچاس الماریاں'' ______ اور مرزا صاحب غلط نہیں کہیں گے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کب کہتا ہوں کہ غلط کہیں گے۔ میرا جواب تو سن لیجئے مہربانی کرکے۔ کہتے ہیں "پچاس الماریاں جو ہیں وہ بھر گئیں۔" تو اس کا مطلب ہے، میرے نزدیک ______ میں نے ابھی rough اندازہ اپنے ذہن میں کیا ہے ______ کہ عام سائز کی الماری ہو تو یہ کوئی دو ہزار، اڑھائی ہزار Volumes نسخے یہ بھر دیتے ہیں ان کو۔

جناب یحیٰی بختیار: ایک ہی کتاب کی دو ہزار کاپیاں رکھیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، یہی مراد ہے۔ یہ تو نہیں کہ دو ہزار......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں،نہیں مرزا صاحب! یہ دیکھیں ناں وہ فرماتے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: اتنی لکھی ہی نہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: وہ کتابوں کی فہرست بھی موجود ہے، کتابوں کی فہرست بھی موجود ہے، ایک کتاب نہیں ہے۔ اور یہاں لکھتے ہیں وہ ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کتابوں کی فہرست کونسی ہے؟

جناب یحیٰی بختیار:

"میری عمر کا اکثر حصہ میں نے سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزارا ہے۔ (اکثر گزارا ہے)۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں"۔

مرزا ناصر احمد: Volumes آپ نے کل اٹھاسی لکھی ہیں ......

جناب یحیٰی بختیار: کل کتابیں؟

مرزا ناصر احمد: کل اٹھاسی کتب لکھی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک میں یہ سخت الفاظ بھی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو یہ مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: جو ہے ''کتاب'' وہ واقعہ کے ساتھ اس کو سامنے رکھ کے ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھئے مرزا صاحب! یہ میں clarification کے لئے ضروری سمجھتا ہوں، میری ڈیوٹی تھی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ impression یہ پڑتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مرزا صاحب نے ساری عمر کا بڑا حصہ، بیشتر حصہ، انگریز کی تائید و تعریف میں کتابیں لکھیں، پانچ ...... پچاس الماریاں اس سے بھر گئیں۔ اور سوال یہ آتا ہے کہ کیا اللہ میاں کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کہ صرف انگریز پر لکھتے رہے؟ یہ سوال آتا ہے مسلمانوں کے دلوں میں۔ اس کا جواب دینا ہے آپ کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی، ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر، بیان، کہ خدا یہی خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا، قران کریم کی جو ہے تفسیر، قرآن کریم کی عظمت کا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بلند، ارفع شان اور عظمت اور آپ کی جلالت کے اظہار کے لئے جو کتابیں لکھیں، اس کے لئے پچاس الماریاں نہیں چاہئیں، اُس کے لئے پچاس ہزار الماریاں بھی کافی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں ______ Volumes

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ تو کہتے ہیں کل چھیاسی کتابیں لکھی ہیں !

مرزا ناصر احمد: اوہو! یہی تو میں سمجھا رہا تھا۔ یہاں پچاس کتابوں سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر نئی کتاب کی ایک ایک جلد کر کے اور وہ پچاس بنائیں، بلکہ ایک کتاب کی بھی اگر اتنی تعداد ہو جائے۔

اور یہ جو ہے: ''غصہ مٹانے کے لئے''......

جناب یحییٰ بختیار: لسٹ تو بڑی لمبی چوڑی ہے۔ اس پر......

مرزا ناصر احمد: کوئی ......یعنی اگر یہ ہیں اٹھاسی سے زیادہ، تو مجھے بھی بتائیں، میری فہرست میں جو کمی ہے وہ میں نوٹ کرلونگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، اٹھاسی ______ چوبیس کتابیں یہاں ہیں اور رسالے، اشتہارات، وغیرہ......

مرزا ناصر احمد: چوبیس کتابوں میں یہ بھی کسی نے تکلیف گوارا کی کہ دیکھے کہ ان میں سو صفحے کی کتاب ہے؟ تو جس قسم کا ریفرنس ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب ! میں ......دیکھیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں insinuation کر رہا ہوں۔ .... Please try to appreciate

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بھی نہیں، میں تو ایک بات بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ایسے الفاظ آ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک کو دیکھا جائے ______ ''پچاس الماریاں بھرتی ہیں'' ______ اشتہارات، رسالے، کتابیں، وہ اس قسم کا ذکر کرتے ہیں clearwords میں کہ: ''جس سے پچاس الماریاں بھر جاتی ہیں''۔

مرزا ناصر احمد: جی، تو ہم سے پوچھیں ناں مطلب کیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس واسطے میں کہہ رہا ہوں کہ صاف مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ پچاس ......''عمر کا زیادہ حصہ انگریز کے تائید میں میں نے گزارا''۔''پچاس الماریاں بھر گئیں''۔تو باقی عمر میں کیا حصہ رہا جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں گزارا ہو؟ اور کتنی کتابیں، الماریاں بھریں؟ یہ سوال آتا ہے جو آپ سے کوئی پوچھے گا۔

مرزا ناصر احمد: جی، ہر آدمی حق رکھتا ہے کہ یہ پوچھے۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ مجھے بھی حق ہے کہ میں بتاؤں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، مجھے یہ سوالات پوچھے گئے جبھی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں''پچاس الماریاں بھر گئیں''اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام حوالے اکٹھے کر لئے جائیں جو بعض ایسے مسلمان جن کو جلدی غصہ آ جاتا ہے، ان کے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اور خلاف اسلام حرکات سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے، جس کے نتیجے میں ملک میں امن پیدا ہو اور حکومت وقت کو پریشان نہ ہونا پڑے اور ان کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم نہ ہو۔ وہ حوالے اور اس کے مقابلے میں ______ میں باقی سارے حوالے نہیں کہتا______ صرف کوئی ایک عنوان لے کے، حوالے اکٹھے کر کے تو آپ کے یہاں میں submit کروا دوں گا۔ وہ پڑھ لیں، ان کی سطریں گن لیں، ان کے pages گن لیں، جس طرح ہو اپنی تسلی کر لیں۔ جو ایک دنیا نے تسلیم کیا ہے کہ جو تحریر ہے، اس کے معانی کا حق صرف اس کو ہے جو وہ تحریر لکھتا ہے یا جو اس کے ماننے والے ہیں، اگر وہ مامور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے :ایک فقرہ لے کے مہدی موعود کے کتب میں سے، اس کے اوپر سوال بنانا ہر طرح جائز ہے، ہر ایک کو حق ہے۔ میں نے

پہلے بھی کہا، جس کو سمجھ نہیں آتا وہ سوال کرے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ______ ممکن ہے میں غلطی پر ہوں ______ کہ میرا یہ حق ہے کہ میں پوری طرح جواب دوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں نہیں کہہ سکا کہ آپ......

مرزا ناصر احمد: ......تو یہ جواب جو ہے، یہ جواب، جو آپ نے اب سوال یہ کیا کہ جو کچھ ساری عمر کے بڑے حصے میں لکھ کے انگریز کی تائید میں پچاس الماریاں بھریں، اس کے مقابلے میں اللہ اور اس کے رسول اور اسلام کی جو اس وقت ضروریات تھیں اور مسائل کے ......جو مسائل تھے، اور اسلام کے لئے جدو جہد کرنی تھی، اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو منصوبے بنانے تھے ان کے لئے تو پھر کوئی وقت ہی نہیں۔ ہاں، تو پھر میں نے یہ بتانا ہے کہ ان کی آپس میں نسبت کیا ہے۔ نسبت کا سوال ہو گیا ناں۔ تو اس نسبت کے لئے آپ مجھے وقت دیں تو، یا کسی ہمارے بزرگ ______ اتنے ہیں یہاں، بیٹھے ہوئے ______ کسی کے سپرد کر دیں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ''غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے'' ان کا ایک ایک لفظ میں پروڈیوس کر دونگا جس کی طرف اشارہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ویسا مسلمان نہیں ہوں، میرے غصے کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو! نہیں، میں پھر انا للہ......میں معافی چاہتا ہوں، بالکل یہ مطلب نہیں تھا، بالکل یہ مطلب نہیں تھا میرا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جن کے متعلق یہ خیال کیا گیا کہ کہیں غصے میں آ کے خلاف ہدایت شریعت اسلام کوئی بات نہ کر بیٹھیں غصے میں، اور انگریزی حکومت کے لئے بھی لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم پیدا ہو جائے، وہ جو ان کے لئے لکھا گیا۔ آپ کی تو بات ہی نہیں ہو رہی۔ آپ تو بڑے حلیم ہیں۔ میں بڑا ممنون ہوں آپ کا تو لیکن وہ میرا مطلب......

جناب یحییٰ بختیار: انسان کمزور ہوتا ہے، آدمی سے کوئی غلط بات ہو جاتی ہے، میں اس کے لئے معافی چاہتا ہوں اگر کبھی ہوئی ہے۔ اور میرا یہ insinuation نہیں ہے۔ صرف میرے سامنے جو سوال آئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک میر ا مطلب یہ ہے کہ جب موازانہ کریں ـــــ میرا صرف اتنا مطلب ہے ـــــ جب موزانہ کرینگے پھر حقیقت واضح ہوگی۔تو اس کی مجھے اجازت دیں میں موازانہ کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں مرزا صاحب! کہ آپ نے کہا کہ انہوں نے کل چھیاسی (۸۶) کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اٹھاسی۔

جناب یحییٰ بختیار: اٹھاسی کتابیں، مرزا صاحب نے کل اٹھاسی کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب اٹھاسی کتابیں تو پچاس الماریوں میں نہیں آتیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو ایک الماری کی چیز ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر ایک ایک رکھی جائے تو نہیں آتیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو عام، عام، نارمل ہو......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس کا یہ مطلب ہے کہ کچھ اور ہیں، کچھ اور کتابیں ہیں جو پچاس الماریوں میں آئیں۔

مرزا ناصر احمد: مطلب کچھ اور ہے۔ کچھ اور کتابیں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا تھا عام آدمی تو اندازہ کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے پچاس الماریاں تو وہاں بھر دیں انگریز کی تائید وتعریف میں، زندگی کا زیادہ حصہ اسی میں گزارا، اور کچھ یہ کتابیں بھی لکھ دیں۔ اور باقی زندگی کا جو حصہ رہ گیا تھا، وہ پچاس الماریوں کا نہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں۔تو اس کے بعد ابھی کوئی زیادہ evidence کی ضرورت نہیں ہے جو آپ بتائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں،نہیں، زیادہ کی ضرورت تو وہ ہے کہ وہ لکھا ایک سمندر، خدا تعالیٰ کے کلام کی تفسیر کا، کہ جس کا ایک انسان کی زندگی میں، میرے جیسے کی، پوری طرح اس کو comprehand کرنا، اس کے مطلب کو اپنے میں سمیٹنا اور اپنا لینا، assimilation کے ذریعے، وہ بھی ممکن نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کل بھی میں نے ایک سوال پوچھا تھا۔ اور......

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ، اس کے......جواب ہیں کل والے کے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں،نہیں وہ، وہ شاید آپ کے پاس کوئی اور جواب ہو ایک اور سوال تھا۔ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی جو کتاب ہے"True Islam" جو کہ لیکچر ہے، اس میں وہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے جو خزانے تھے، چھپے ہوئے خزانے، وہ مرزا صاحب باہر لے آئے، ان کو ظاہر کیا دنیا پر، جو تیرہ (۱۳) سو سال تک ظاہر نہیں تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ تیرہ سو سال میں قرآن شریف کی کونسی آیات تھیں جس کے متعلق کوئی ایسی interpretation نہیں تھی جو مرزا صاحب نے ظاہر کی؟ مگر دو تین subjects کو چھوڑ کر ______وہ subjects وہ آیات جو ان کی نبوت کو کسی طریقے سے ثابت کرنے کا تعلق ہو یا مسیح موعود کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، مجھے یاد ہے وہ سوال

جناب یحییٰ بختیار: مسیح موعود کے آنے کا یا جہاد کا______ان کو چھوڑ کر باقی کونسی جگہ انہوں نے تفسیر کی جو کہ کسی نے پہلے نہیں کی تھی؟ آپ نے فرمایا ایک تو سورۃ فاتحہ پر انہوں نے ایسی تفسیر اس کی کی ہے کہ ستر فیصدی اس کا ......

مرزا ناصر احمد: ......بالکل نیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... پہلے نہیں تھا، ۱۳۰۰ تیرہ سو سال میں، پہلی دفعہ مرزا صاحب نے کیا۔ ان میں سے صرف ایک آیت جو ہے آپ بتا دیں کہ کیا انہوں نے کہا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ کیونکہ بہت بڑی چیز ہو جاتی ہے، ٹائم نہیں، صرف ایک جو آپ select کرلیں، جب انہوں نے یہ چیز کہی جو کہ تیرہ سو سال میں پہلے کسی نے نہیں کہی؟

مرزا ناصر احمد: جی، یہ میں بتا دوں پڑھ دونگا، اگلے session میں میں لے آؤنگا، پڑھ دونگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہی دیکھیں، پھر یہ اسی میں فرماتے ہیں، خط میں:

''دوسرا قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ سال کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں'' اور پھر ان سے آخیر میں ایک اور بھی گزارش کرتے ہیں A life time......

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اسی letter سے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اسی letter سے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی کے extracts میں پڑھ رہا ہوں، کیونکہ بہت لمبا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لمبا ہے، اس میں سے۔ پھر وہ آخیر میں التماس کرتے ہیں:

''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔

اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان سے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیات کی توجہ کی درخواست کریں۔ تاکہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔ اور کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......''

تو مرزا صاحب یہاں ''ایک خود کاشتہ پودا ــــــ انگریز کا'' کہہ رہے ہیں۔ یہ کن کی طرف اشارہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: اپنے اس خاندان کی طرف جو پہلے گزر چکا۔

جناب یحییٰ بختیار: یا جماعت کی طرف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں جماعت نے ، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، ایک دھیلا کبھی انگریز سے نہیں لیا اور نہ کبھی جماعت نے چار مربع زمین لی جو بعض دوسرے علماء نے لی اس وقت۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مربعوں سے تو کسی کو protection......

مرزا ناصر احمد: اور جو، دیکھیں ناں ، یہ تو اس کے آخری فقرے جو ہیں، وہ خود اپنا جواب ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں چیزیں ہیں، مرزا صاحب ! میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ، میں نہیں کہتا کہ میں ٹھیک سمجھ رہا ہوں ۔ میں اس واسطے یہ clarification چاہ رہا ہوں کہ وہ خاندان کا ذکر کرتے ہیں اور بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: مطالبہ کیا کرتے ہیں ؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ساتھ ہی کہہ رہے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مطالبہ کیا کرتے ہیں ؟______ کہ لوگ ہماری بے عزتی نہ کیا کریں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''التماس ہے کہ سرکاری دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ، آگے پڑھیں ناں۔ ہاں، ہاں ، اب......

جناب یحییٰ بختیار:

''......جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار ، جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں ......'' یہ تو ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، آگے مطالبہ، آگے مطالبہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر کہتے ہیں:

''اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت عزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت ......''

مرزا ناصر احمد: مجھے اور میری جماعت کو کیا کرے؟ مربع دے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آگے تو پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں

''......میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں......''

مرزا ناصر احمد: آگے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو، مرزا صاحب ''خود کاشتہ پودا''......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں آگے پڑھیں جی، آگے اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے......''

مرزا ناصر احمد: آگے، آگے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت کی توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے''۔

مرزا ناصر احمد: ''بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے''______یہ مطالبہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہ:

''......کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں______

اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل لکھتا ہوں......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو بعد کی بات ہے۔ صرف یہ ساری تمہید کا مطالبہ یہ ہے کہ بلاوجہ کوئی ہماری آبروریزی نہ کر سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: اپنے خاندان کے لئے protection چاہتے ہیں گورنمنٹ سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ عزتی نہ کرے کوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہتا ہوں کہ protection چاہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: No, No, نہیں، Protection بہت وسیع ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: عنایت، مہربانی چاہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، مہربانی۔ وہ تو ایک شکر گزار......جو دماغ ہے، وہ اس چیز کو، وہ اس چیز کو______''کہ کوئی بلاوجہ ہماری آبروریزی نہ کرے''______اس کو اتنی مہربانی سمجھتا ہے کہ اس نے کر دی۔ یہ تو ایک شان کا ہے...... یہاں اعتراض کا تو کوئی موقع نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ایک......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی مربعے مانگے؟ کوئی پیسے لئے؟ کوئی رعایتیں لیں؟ کوئی نوکریاں مانگیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو میں سمجھتا تھا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ انگریز کی گورنمنٹ انصاف کی گورنمنٹ ہے، وہاں ظلم نہیں ہوتا تھا، عدالتیں تھیں، جسٹس تھا، رول آف لاء تھا، دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تھے......

مرزا ناصر احمد: ......اور پھر بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا!

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر اگر یہ right انسان کو مل گیا تو پھر اتنی زیادہ خاندانی خدمات اور خوشامد کی کیا ضرورت تھی! یہ تو right تھا ''میں نے چونکہ اتنی خدمت کی ہے، اتنی میں نے آپ کی تعریف کی ہے، میرے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے، مجھ پر ذرا مہربانی کریں، مجھ پر ظلم نہ ہونے دیں''۔ یہ تو کوئی گورنمنٹ نہیں ہے اگر جس کی آپ تائید کرتے ہیں!

مرزا ناصر احمد: بات سنیں، یہ جو حقیقت ہے وہ تو حقیقت ہے، اسے تو کوئی نہیں بدل سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: Here I agree with you.

مرزا ناصر احمد: ......حقیقت یہ ہے کہ نہ انگریز سے ایک پیسہ لیا______ Don't you agree with it?

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نہیں جانتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ نہ کبھی کوئی زمین لی، نہ کبھی کوئی نوکریاں لیں، نہ کبھی کوئی خطاب وہ لئے، ہر چیز کو ٹھکرا دیا، اور مانگا صرف یہ کہ عزت کی زندگی ہمیں گزارنے دیں۔ اور ایک شریف انسان کی زبان سے یہ نکلا کہ اگر تم یہ بھی کرو گے تو ہم تمہارے بڑے مشکور ہونگے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: (Addressing the Chair) shall we continue after lunch? Because next subject with..........

Mr. Chairman: Yes?

Mirza Nasir Ahmad: After lunch.

Mr. Chairman: Yes, no, in the evening.

Mr. Yahya Bakhtiar: We break for lunch?

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave, to come at 6.00 p.m. چھ بجے شام۔

The honourable members has will keep sitting.

Mr. Yahya Bakhtiar: 6 O'clock.

Mr. Chairman: 6.00 p.m.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک بات میں بھول جاتا ہوں، ابھی تو ایڈجرن ہو گیا، صرف کوئی remind کرانا ہے آپ کو۔ یہ شروع میں جو کچھ فتوؤں کا آپ نے ذکر کیا تھا، بریلوی سکول، دیوبندی سکول، تو انہوں نے کہا کہ ان کی جو کتابوں میں شائع ہوئے ہیں اوریجنل، وہ لسٹ بتا دیجئے، کتابیں دکھا دیں، کیونکہ یہ کوئی سوال پوچھنا چاہتے تھے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو پہلے گزارش کی تھی، وہ جو "محضر نامہ" میں ذکر آیا ناں جی کئی فتوؤں کا، ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف، تو آپ نے کتابیں quote کی ہیں، وہ کتابوں کی ضرورت تھی۔

مرزا ناصر احمد: کونسا؟ وہ شام کو، جو ہیں وہ لے آئیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: Anything that the honourable members would like to say?

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: آپ ان سے یہ فرمایا کریں جو آپ شروع میں فرمایا کرتے تھے:

"Delegation may report back at such and such time."

Mr. Chairman: The House Committee will meet at 5.30.

5.30 میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ آدھا گھنٹہ کا margin لازماً رکھنا پڑتا ہے۔

ایک آواز: آنا چاہئیے ان لوگوں کو. in time

Mr. Chairman: 5.30; The quorum bell will start ringing at 5.30. By 6.000 the quorum should be complete. I have given then 6.00 O'clock.

Thank you very much.

The special Committee adjourned to re-assembled at 5.30 p.m.

The special Committee re-assembled after lunch break Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

جناب چیئرمین: اُن کو بلا لیں، باہر بٹھا دیں۔ ان کو بھی بلا لیں۔ اٹارنی جنرل صاحب آ رہے ہیں۔ ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ ان کو بھی بلا لیں، ڈیلی گیشن کو بھی۔

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں وہ ...... میں مرزا صاحب کا وہ خط پڑھ رہا تھ جو انہوں نے گورنمنٹ کو لکھا تھا۔ یہاں سوال یہ تھا کہ:

''اس خود کاشت پودا کی نسبت نہایت ہی احتیاط اور تحقیق سے کام لیں اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائیں کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداریوں اور اخلاق کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں''۔ آپ نے فرمایا کہ ''یہ خود کاشتہ پودا'' مرزا صاحب کے خاندان کی طرف اشارہ ہے، جماعت کی طرف نہیں، یا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں خط، یہ شروع سے اس طرح چلتا ہے:

''بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ''

اس کے..................

(وقفہ)

اگر اجازت ہو، میں ابھی......ذرا لمبا چلے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ کہتا تھا کہ آپ جب اس کے بارے میں کچھ clarification دیں تو میں یہ ''پودا'' جو ذکر آیا اس کا، تو میں اس وقت آپ سے پوچھ رہا تھا کہ یہ جماعت کی طرف اشارہ ہے یا خاندان کی طرف اشارہ ہے یا مرزا صاحب کی ذات کی طرف اشارہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، یہ خاندان کی طرف اشارہ ہے۔ تو اس قسم کے مرزا صاحب مزید سوال یہ آ جاتے ہیں کہ یہ آپ کا خاندان تو بڑا پرانا مغل خاندان ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور یہ سمرقند سے مرزا صاحب کے بزرگ آئے تھے۔ انگریز کا تو یہ'' کاشتہ پودا'' نہیں ہو سکتا۔ دوسرا یہ کہ مرزا صاحب کے بارے میں بھی نہیں کہہ سکتے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودہ تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو یہ صرف جماعت جو ہے انگریز کے دور میں......

مرزا ناصر احمد: جماعت جو ہے، صرف اسی کے متعلق زیادہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود کاشتہ پودا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہ کہتا ہوں، وہ جو کہہ رہے ہیں مرزا صاحب، یہ تو Process of elimination ہے کہ ایک ......

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب تو میں لمبا دے سکتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مغل خاندان جو ہے، اس کی فیملی سے تعلق ہے، اور یہ انگریز
، خود کاشتہ فیملی نہیں تھی ، جو میں تھوڑا بہت پڑھ چکا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کا جو ہے سارا شروع سے پڑھیں اگر، تو اس میں جواب
ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں ورنہ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں صرف اپنا سوال clarify کرنے کے لئے عرض
ر رہا ہوں کہ یہ جو ہے ناں'' خود کاشت پودا'' یہ خاندان پر نہیں apply ہوتا ، اس
جوہات سے جو میں نے بتایا کہ مغل خاندان کی فیملی ہے، مشہور فیملی ہے،
well-to-do-famil ہے۔دوسرے یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: آپ وجہ لے رہے ہیں باہر سے، حالانکہ وجہ اس کے اندر موجود ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ آپ بتا دیں گے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اور دوسرے یہ کہ مرزا صاحب پر بھی یہ نہیں ہو سکتا سوائے
جماعت کے کہ ان کے زمانے میں یہ وجود میں آئی، انگریز کے زمانے میں۔ اور
یہ implication ہے کہ انگریز نے بنائی یا بنوائی ۔اس کو دور کرنے کے لئے آپ
clarification کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ اسی خط میں مرزا
صاحب فرماتے ہیں:

''کہ میں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے بڑے بڑے پانچ اصول ہیں......''

،را–ولوں کے بعد پھر وہ کہتے ہیں:

''چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں، یعنی
گورنمنٹ انگلشیہ ، کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے

اس کی اطاعت میں مشغول رہنا''۔

یہ اس پر آپ ذرا clarification دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ............

جناب یحییٰ بختیار: کیسی یہ محسن تھی؟ کیا احسان تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ یہ وہ میں ......بالکل، بالکل ۔ہاں، ہاں میں کوشش کروں گا، جلدی ختم ہو جائے۔ یہ خط یہاں سے شروع ہوتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! وہ دوسرا بھی جو ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: ......وہ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی آج ......اس وقت آپ نے کہا تھا کہ اس میں کچھ کافی لمبا جواب ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس پر بھی مجھے خیال نہیں تھا، صبح پوچھنا تھا، تا کہ...... ٹائم کم رہ گیا ہے۔ اس کا بھی آنا ضروری ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں ابھی اس کے بعد شروع کر دیتا ہوں:

''چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشواء اور امام اور پیر یہ راقم ہے، پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ، مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً......''

جناب یحییٰ بختیار: یہ شروع سے آپ پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، شروع سے۔ ویسے میں بیچ میں چھوڑتا جاؤنگا:

''......اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی۔اے،

ایم۔اے اس فرقے میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے یہ قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقے کا پیشواء ہوں، حضور گورنر بہادر کو آگا کروں۔اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہرایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے، گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے۔ اور بسا اوقات ایسے نئے فرقے کے دشمن اورخود غرض، جنکی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لئے ضروری ہے، گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں اور مفسد یا نہ مخبریوں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں ۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے، اس لئے ممکن ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا کرے یا بدظنی کی طرف مائل ہو جائے ۔لہذا گورنمنٹ عالیہ کی اطلاع کے لئے ۔ چندضروری اور ذیل میں لکھتا ہوں :

(ا) سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجے پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے (وہ خاندان) چنانچہ چیف کمشنر بہادر......''

آگے وہ چٹھیوں کی جو تاریخیں ہیں،وہ بڑی اہم ہیں۔ ایک تاریخ ہے ......اس سے پہلے میں یہ بتا دوں کہ آپ کا دعویٰ ۱۸۹۱ء کا ہے eighteen ninety one یہاں جو خط ہے اس کی تاریخ پہلے کی ہے eighteen fifty-eight اٹھارہ سو اٹھاون دوسرے کی ہے

۱۸۷۶ء June اور تیسرے کی ہے ۱۸۴۹ء ۔ تو یہ خاندان کے متعلق ہے ۔اس عمر میں ایک نوجوان کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے اور آپ کا ان خاندانی حالات سے کوئی تعلق نہیں تھا پہلے کی ہیں یہ ساری چٹھیاں یہاں یہ بتایا کہ گورنمنٹ ہمیشہ سے یہ جانتی ہے، خطوط آئے ہوئے ہیں ان کے، کہ ہم مفسد نہیں، امن پسند ہیں، خاندانی لحاظ سے، اپنے متعلق نہیں ابھی بات شروع ہوئی:

"(۲) دوسرا اور قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد (جہاد کا جو غلط خیال ہے اس کو) کہ دور کروں......"

جہاد کے خلاف نہیں، جہاد کے غلط خیال کو دور کروں:

"......جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں......"

نمبر دو کے نیچے آپ لکھتے ہیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کرکے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کتابیں بھیج کر:

"......عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کرکے، ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا۔ ان کو یہ اطلاع دی کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزار ہا روپیہ خرچ کیا گیا۔ مگر بایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کبھی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک

حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا۔ اور درحقیقت وجود سلطنت انگلشیہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی۔ اس لئے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں۔ ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں ایک سخت عذاب میں تھا۔۔۔۔ ہماری اور تمام پنجاب کے مسلمانوں کی (سکھوں کے زمانے مں ہماری اور پنجاب کے تمام مسلمانوں کی) دینی آزادی کو بھی روک دیا۔ ایک مسلمان کو بانگ نماز پر مارے جانے کا اندیشہ تھا۔ (اور کئی ایسے واقعات ہوئے کہ اذان دی اور ان کو قتل کر دیا گیا) چہ جائیکہ اور رسوم عبادات آزادی سے بجا لا سکتے۔پس یہ اس گورنمنٹ محسنہ کا ہی احسان تھا کہ ہم نے اس جلتے ہوئے تندور سے خلاصی پائی۔ (جو سکھوں کا تھا۔) خدا تعالیٰ نے (وہ سکھوں کے اس عذاب سے کہ اذان دینا بھی بند ہو گیا تھا چھڑانے کے لئے) ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لئے بھیج دیا''۔

اور پھر آگے وہ سارے وہ احسانات وغیرہ کا ذکر کر کے:

''......مگر میں جانتا ہوں......'' یہ اس پیرا کے آخر میں ہے، تین سطریں اوپر:

''......مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے (وہ جو بعض ان پڑھ مسلمان ہیں اور غلط خیال جہاد کا رکھتے ہیں وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے بھی) بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہ کرے وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔'' یعنی اپنے محسن کا شکر کرنا ایسا فرض ہے جیسا کہ خدا کا:

''......یہ تو ہمارا عقیدہ ہے۔ مگر افسوس کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پر زور تقریریں اطاعت

گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا لہذا میں پھر یہ یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ مقامات پڑھے جائیں (یہ بڑا اہم ہے۔ وہ ساری کتابیں جہاد کے متعلق نہیں ہیں) اور وہ مقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں۔۔۔۔''

پہلی دو ...... دو صفحے ساری کتاب کے ''براہین احمدیہ'' حصہ سوم، بڑی کتاب ہے۔ اس میں صرف دو صفحے لکھے ہوئے ہیں اس کے متعلق، اور وہ بھی جہاد کی حقیقت جو آپ سمجھتے تھے اس کے متعلق ''براہین احمدیہ'' حصہ چہارم، چار صفحے۔ اور یہ ''نوٹس دربارہ توسیع دفعہ 298''۔ اور کتاب ''آریہ دھرم'' اس کے ہیں کوئی چھ، سات صفحے۔ اور آگے ہے ''التماس'' یہ اشتہار ہے۔ اس کے چار صفحے۔ اور پھر آگے اشتہار ہے۔ ''آئینہ کمالات اسلام'' بڑی موٹی کتاب ہے اتنی بڑی کتاب کئی سو صفحے کی چھ سات سو صفحے کی ہے، چھ سو صفحے کی کتاب میں سے سترہ سے بیس تک، یہ ہو گئے چار، اور پانچ سو گیارہ سے اٹھائیس تک، یہ ہو گئے ستاراں، یہ سارے یہ صفحے ہیں۔ اعلان در کتاب ''نورالحق'' تیئیس سے چون صفحے تک۔ اور کتاب ''شہادت القرآن'' یہ چند صفحے ہیں۔ ''نورالحق'' حصہ دوم انچاس، پچاس، صرف دو صفحے ہیں ساری کتاب کے۔ ''سر الخلافہ'' صفحہ اکہتر بہتر، تہتر۔ یہ بھی پہلے ضروری نہیں کہ پہلے صفحے سے، اکہتر سے شروع ہو، اس کے صفحے کے کسی حصے سے شروع ہے۔ اور تہتر کے کسی حصے میں ختم ہوگیا۔ ''اتمام الحجۃ'' پچیس سے، اسی طرح تین صفحوں کے اندر یہ آ گیا۔ اور اسی طرح ان کتابوں کے، جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، یہ سارے صفحے مل کے سو بھی نہیں بنتے۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ ''تحفہء قیصریہ'' تمام کتاب۔ ۱ ، اور بھی ہیں، تمام کتابیں بھی ہیں اس کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: ''تحفہ قیصریہ'' کتنے صفحوں کی کتاب ہے؟ یہ پچاس صفحے کی کتاب بھی نہیں۔ اور اس کا، تمام کتاب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام کتاب ہی یہ ہے مطلب یہ ہے کہ یہ مضمون پھیلا ہوا بیاں ہوا ہے مختلف جگہوں پر، اس واسطے علیحدہ علیحدہ صفحات نہیں لکھے گئے۔ اور یہ اصل یہ کتاب کا مضمون ہے ملکہ وکٹوریہ کو یہ دعوت کہ تم اسلام کو قبول کرو اور اسلام کی حقانیت پر اس کو دلائل دئیے گئے ہیں۔ اور اس میں ساتھ یہ بھی، شکریہ بھی ادا گیا گیا ہے۔ اشتہار سمیت اس کے، ہاں، اشتہار وغیرہ ملا کے یہ ۲۴ صفحے ہیں۔ اور یہ بھی اب غلطی ''تحفہ قیصریہ'' کے متعلق پیدا ہوگئی ہے!

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں تو اس پر، detail میں تو آپ سے پوچھ رہا تھا کہ مرزا صاحب خود کہتے ہیں کہ ''اتنا میں نے لکھا ہے کہ پچاس الماریاں بھرجاتی ہیں۔''

مرزا ناصر احمد: میں آ جاتا ہوں، میں اس طرف آ تا ہوں ۔ٹھیک ہے، اس طرف آ جا تا ہوں مطلب یہ ہے کہ اس ''اشتہار'' سے ایک غلط تاثر بعض لوگوں کے ذہن میں پیدا ہوا۔ تو ہر ایک کے ہوجاتا ہے۔ اس کی میں وضاحت کر رہا ہوں۔ ان کتابوں کے دیکھنے کے بعد ہر ایک شخص۔ اس نتیجے پر پہنچتا ہے، جو آپ نے لکھا ہے وہ یہ ہے:

,,کیا اس کے حق میں یہ گمان ہوسکتا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں۔ جو شکایتیں جا رہی تھیں گورنمنٹ کے پاس، اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ یہ جو رپورٹیں بھیجی جا رہی ہیں کہ یہ مہدی سوڈانی کی طرح ایک فتنہ پیدا کرنے والا اور بغاوت کرنے

والا گروہ ہے، یہ غلط ہے۔ اور ہمارا جو یہ ہے جہاد کا جو صحیح تصور، عین اسلامی، وہ جماعت کے لوگوں میں پیدا کیا گیا ہے اس لئے ایسی گورنمنٹ کے خلاف جنہوں نے سکھوں کے مظالم سے مسلمانوں کو نجات دلائی یہ غداری نہیں کریں گے''۔

(پھر اسی کے اندر آ جاتا ہے) ڈیسی پادریوں کے نہایت دل آزار حملے اور توہین آمیز کتابیں جن کے متعلق آپ لکھتے ہیں :

''یہ کتابیں درحقیقت ایسی تھیں کہ اگر آزادی کے ساتھ ان کی مدافعت نہ کی جاتی اور ان کے سخت کلمات کے عوض میں کسی قدر مہذبانہ سختی عمل میں نہ آتی تو بعض جاہل تو جلد تر بدگمانی کی طرف جھک جاتے ہیں سارے یہ خیال کرتے کہ گورنمنٹ کو پادریوں کی خاص رعایت ہے۔مگر اب ایسا خیال کوئی نہیں کر سکتا۔ اور بالمقابل کتابوں کے شائع ہونے سے وہ اشتعال جو پادریوں کی سخت تحریروں سے پیدا ہونا ممکن تھا اندر ہی اندر دب گیا۔ اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ نے ہر ایک مذہب کے پیروں کو اپنے مذہب کی تائید میں عام آزادی دی ہے جس سے ہر ایک فرقہ برابر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔پادریوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہے''۔

اور اس میں پھر اگلے پیرے میں ہے''اُمہات المومنین'' کا ذکر جو نہایت ہی گندی اور فحش کتاب تھی اور بڑی بھڑکانے والی تھی۔ اور یہ بتایا کہ'' میں نے یہ سختی اس لئے کی ہے کہ وہ لوگ جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں، ان کے...... جوش میں آ جاتے ہیں ان کا تدارک کیا جا سکے''۔پھر آگے لکھتے ہیں ، اسی نمبر۲ کے نیچے، کہ :

''لیکن اسلام کا مذہب مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی مقبول القوم نبی کو برا کہیں ۔ بالخصوص حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت جو پاک اعتقاد عام مسلمان رکھتے ہیں اور جسقدر محبت اور تعظیم سے ان کو دیکھتے ہیں ۔ وہ ہماری گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں ۔میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کے روکنے کے لئے بہتر طریق یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ یاتو یہ تدبیر کرے کہ ہر ایک فریق مخالف کو ہدایت فرمائے کہ وہ اپنے حملہ کے وقت تہذیب اور نرمی سے باہر نہ جاوے۔اور صرف آن کتابوں کی بناء پر اعتراض کرے جو فریق مقابل کی مسلم اور مقبول ہوں۔ اور اعتراض بھی وہ کرے جو اپنی مسلم کتابوں پر وارد نہ ہو سکے ۔ اور اگر گورنمنٹ عالیہ یہ نہیں کرسکتی تو یہ تدبیر عمل میں لاوے کہ یہ قانون صادر فرما دے کہ ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کرے اور دوسرے فریق پر ہرگز حملہ نہ کرے ۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہو ۔اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ قوموں میں صلح کاری پھیلانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں......''۔

''تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں (جو رپورٹیں جا رہی تھیں)۔ اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدائتیں اس فرقہ کے لئے میں نے مرتب کی ہیں یعنی جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے، ان کو اپنا دستور العمل رکھے، وہ ہدائتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲رجنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شعائع ہوا ہے جس کا نام

تکمیل تبلیغ مع شرائط بعیت جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھیجی گئی تھی...... یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے، مہدی، ہاشمی، قریشی، خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں (یہاں سارے مسلمان نہیں مُراد وہی مُراد ہیں جن کا یہ اعتقاد تھا) بنی فاطمہ میں سے ہو گا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دے گا۔ میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں۔ ہاں، میں اپنے نفس کے لئے اس مسیح موعود کا ادعا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح غربت کے ساتھ زندگی بسر کرے گا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہو گا اور نرمی اور صلح کاری اور امن کے ساتھ قوموں کو اس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھائے گا جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے۔ میرے اصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگ جوئی اور فساد کا نہیں ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے''۔ یہاں مسئلہ جہاد سے وہ مراد نہیں جو صحیح مسئلہ ہے، بلکہ وہ مراد ہے جسکے متعلق پہلے آیا ہے کہ غلط مسئلہ جہاد بعض ذہنوں میں پھیلا ہوا ہے۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: آگے explain کر دیتے۔۔۔۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: ہاں جی۔

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: آگے خود explain ہو جاتا ہے۔

<u>مرزا ناصر احمد</u>: آگے خود explain ہو جاتا ہے

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>:

''...... کیونکہ مجھے مسیح۔۔۔۔''

مرزا ناصر احمد:

''اول یہ کہ خداتعالیٰ کو واحدہ ، لاشریک (اپنے اصول بتائے ہیں) اول یہ (میرے جو اصول ہیں، میرے بڑے اصول پانچ ہیں) اول یہ کہ خداتعالیٰ کو واحدہ ..... لاشریک اور ہر ایک منقفت موت او بیماری اور لا چاری اور درد اور دکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا ۔ (اور یہ جو فقرہ جو ہے یہ بڑی کاری ضرب لگاتا ہے عیسائی مذہب اور ان کے خیالات پر ــــــــ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ نبوت کا خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی راہ بتلانے والا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا۔ تیسرے یہ کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع اور ایسے خیالات کے پابند کو۔۔۔۔۔۔''

سید عباس حسین گردیزی: ....متعلق اور یہ بہت ساری باتیں ہوتی جاتی ہیں جو موضوع سے باہر ہو کر بیان فرما رہے ہیں ۔

Mr. Chairman: You may contact the Attorney General as decided on the very first day.

جناب یحییٰ بختیار: بیٹھ جائیے۔

مرزا ناصر احمد: میں شروع کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد:

''......اور باغیانہ اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا ......چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی

نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا (مفسدانہ خیالات) اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا (Law abiding) پانچویں یہ کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دینا اور آخرت کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے رہنا اور امن اور صلح کاری کا موئید ہونا اور نیک اخلاق کو دینا میں پھیلانا''۔

یہ پانچ اصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے۔ چوتھے ...... میں نے چھوڑ دیا بیچ میں سے:

(۴) چھوتھی گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلاء یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خوان اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور شرفاء ہیں جو کسی شرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب یا نوکری پر ہیں یا ان کے اقارب رشتہ دار اور دوست ہیں...... (۵) میرا اس درخواست سے، جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں، مدعا یہ ہے کہ اگر چہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کہی ہیں، عنایت خاص کا مستحق ہوں۔ لیکن یہ سب امور گورنمنٹ عالیہ کی توجہات پر چھوڑ کر بالفصل ضروری استغاثہ کہ مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں، میری نسبت

اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ ان کے ہر روز کی فقریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کہ وہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم ......اور میرے حقیقی بھائی ......اور جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات......میں ہے سب کی ضائع اور ر بربادنہ جائیں ۔ اور خدانا خواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے ۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں ۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت (جن کی گواہیاں ہیں پہلے مان رہے سرکار انگریزی ایسے خاندان کی نسبت)......ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے(جو چٹھیاں جو ہیں) (ایک جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے) اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ وہ قدمیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں......

_____اس خود کاشتہ پودا خاندان کے متعلق کہا ہے۔ بڑا واضح ہے یہاں۔ اس خاندان کے اس حصہ کے متعلق جس کے لئے اپنے ایک الہام میں یہ کہا کہ تیرے آباؤاجداد سے تیرا تعلق قطع کر دیا جائے گا اور تیرے سے شروع کیا جائے گا:

یہ یہ ''خود کاشتہ پودا'' بڑے واضح الفاظ ہیں یہ کہ صرف اپنے خاندان کے لئے کہا ہے۔ اپنے لئے یا جماعت کے لئے نہیں کہا گیا:

''......وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں ۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق سے کا م لے۔لہذا ہمارحق ہے کہ ہم (اگلا صفحہ) کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں (اور درخواست یہ ہے) کہ تاہرایک شخص بے وجہ (اتنی درخواست ہے سارے اشتہار میں) تاہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے......'' آگے وہ نام ہیں ۔ اگلا، میں اگلا_____ تین ہیں ناں۔ یہ لے لیں ۔ دوسرا......

جناب یحییٰ بختیار: میں اس پہ جی کچھ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... پوچھتا ہوں کیونکہ ابھی تک وہ جو ہے ناں جی، آپ نے لفظ ''جماعت'' نہیں پڑھا:

''......(اس واسطے وہ) مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے ۔لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیات کی توجہ سے درخواست کریں تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کیلئے دلیری نہ کر سکے ۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......''۔

ان ساروں کے نام بھی دے رہے ہیں ۔

مرزا ناصر احمد: جی ''خصوصی عنایات'' سے مراد یہ ہے کہ ہماری کوئی بے عزتی نہ کرے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ''ہماری'' سے یہاں مطلب ان کے خاندان کی بھی ہو سکتی ہے، اور یہ جماعت کی بھی، کیونکہ دونوں استعمال کر رہے ہیں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور خاندان کی لسٹ نہیں دے رہے، جماعت کی لسٹ دے رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے صحیح فرمایا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں، دیکھیں ناں اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں آپ نے صحیح فرمایا۔ لیکن جہاں ''خود کاشتہ'' لکھا، وہ صرف اپنے اس خاندان کے متعلق لکھا جس سے منقطع ہو چکے ہیں آپ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ٹھیک ہے جی۔ نہیں، میں اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: لیکن یہاں، دیکھیں ناں، یہاں ''پوری عنایات اور خصوصیات سے توجہ کی درخواست'' اور درخواست یہ ہے کہ ''بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے کوئی شخص دلیری نہ کرے''۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو یہی ......مرزا صاحب! مجھے تعجب اس بات کا تھا، جو میں صبح عرض کر رہا تھا، کہ آپ اس گورنمنٹ کو محسن گورنمنٹ کہتے ہیں کہ یہاں قانون ہے، انصاف ہے......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ کہاں ہے رسالہ؟

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہاں انصاف ہے، قانون ہے، اس کے بعد اتنی زیادہ ان کو بتانے کے لئے کہ ہمارے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے، اس کے لئے خدا کے لئے ہماری آبرو کو بچایا جائے۔ یہ گورنمنٹ اس قابل تھی کہ اس کی تعریف کی جاتی کہ وہاں اتنی منتوں کے بعد، خاشامدوں کے بعد یہ کہا جائے کہ بھئی! ہمیں پروٹیکشن دیجئے؟

مرزا ناصر احمد: ہم......اس کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ تو اس گورنمنٹ ......وہ گورنمنٹ اس قابل نہیں کہ جس کی کہ اطاعت کرو۔ یہ تو ڈیوٹی تھی اس گورنمنٹ کی، فرض تھا گورنمنٹ کا کہ ہر ایک citizen کی......

مرزا ناصر احمد: یہ تو حکومتیں اپنے فرضوں کو کبھی کبھی بھول بھی جایا کرتی ہیں۔ ہمیشہ ہی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔ ہمیں ان حالات کا اندازا نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ایسے حالات سے گزرے ہیں اور کیا ہوا ہے۔ میں اس میں نہیں کہہ رہا کچھ......

مرزا ناصر احمد: وہ تو اگر وہ اس وقت کوئی ہوں ناں تو بتائیں گے آپ کو کہ سکھ کس قدر مظالم ڈھایا کرتے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو ٹھیک ہے، میں ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ میں سمجھ رہا ہوں۔ میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ یہ چیزیں جن سے تعجب ہوتا ہے......

مرزا ناصر احمد: صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ بے وجہ آبرو ریزی پر دلیری نہ دکھایا کریں، اور بے وجہ آبرو ریزی پر دلیری، جھوٹی مخبری ہے جو حکومت کو کی جا رہی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ایک......

مرزا ناصر احمد: یہ اگر اجازت ہو تو میں ایک رسالہ بھی ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، فائل کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ......داخل کروانا چاہتا ہوں اس میں، اسی میں اور دوسروں کے حوالے بہت سارے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے، دے دو جی۔

یہ مرزا صاحب! یہ ۳۴۰ صفحے پر ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی خط کے ۳۴۰ صفحے پر کتاب میں جو خط ہے ......

مرزا ناصر احمد: جی (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکال لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ آپ نے کچھ Portion پڑھا ہے تو میں آپ کی توجہ کچھ اور Portions کی طرف دلانا چاہتا ہوں ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:

”......جن کی وجہ سے وہ نہایت بے وقوفی سے اپنی گورنمنٹ محسان کے ساتھ ایسے طور سے صاف دل اور سچے خیر خواہ نہیں ہو سکتے تھے جو صاف دلی اور خیر خواہی کی شرط ہے۔ بلکہ بعض جاہل ملاؤں کے ورغلانے کی وجہ سے شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا جوش نہیں رکھتے تھے ______(شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا جوش نہیں رکھتے تھے)______ تو میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں بڑی زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں

میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی ، جو درحقیقت ان کی محسن ہے،
سچی اطاعت اختیار کرنی چاہیے''۔ مرزا صاحب! میرا جو سوال تھا صحیح......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰی بختیار: ......اس کے لئے میں نے کافی وقت لیا ہے اور پھر میں اس طرف آنا چاہتا ہوں ۔ میں نے کہا کہ یہ ایک خط اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جو بھی عیسائیوں نے اسلام پر حملے کئے اور آنحضرت ؐ کی شان میں گستاخیاں لیکن انہیں مرزا صاحب نے جواب جہاد کے جذبے میں یا ایمان کے جوش میں نہیں دیئے، بلکہ انگریز کی اطاعت اور ان کی گورنمنٹ کو برقرار رکھنے کے لئے ، امن برقرار رکھنے کے لئے، وحشی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے، اس لئے انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ یہ میرا سوال تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس میں بھی یہی لکھا ہوا ہے جو میں نے ابھی بتایا ناں، آپ یہ لکھتے ہیں، یہ اسی میں جہاں آپ نے پڑھا ہے ناں، اس سے چند سطریں پہلے:

''اور اس ارادہ اور قتل کی اول وجہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے مجھے ہدایت فرمائی تا کہ میں ان وحشیانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی تھے......''

جناب یحیٰی بختیار: نہیں جی، ٹھیک ہے، وہ ......

مرزا ناصر احمد:

''......اور جہاد کی جو اصل تعلیم ہے اسلام کے اندر اس کا پرچار کروں''۔

جناب یحیٰی بختیار: اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ جہاد کی کہ انگریزی کی اطاعت کرو، سچے دل سے کرو، محبت سچے دل سے انگریز کی کرو؟ یہ بار بار کہہ رہے ہیں ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس زمانہ کے ......

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ ہوگا اس کا۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ ہم نے سکھوں کے مظالم نہیں سہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ درست فرما رہے ہیں آپ......

مرزا ناصر احمد: ......اس زمانہ کے لوگ، بڑے بڑے سمجھدار علماء چوٹی کے جو تھے ناں، جو اس تندور میں پڑ کے باہر نکلے تھے، ان سب نے یک زبان ہو کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس عذاب سے ہمیں نجات دلائی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ بجا فرماتے ہیں میں اس کو question نہیں کرتا، سکھوں نے بڑا ظلم کیا، اس میں کوئی dispute نہیں ہے، اذانیں بند کرائیں، اس میں کوئی dispute نہیں ہے۔ انگریز کی حکومت اس کے بعد آئی۔ وہ انصاف کی گورنمنٹ تھی سکھوں کے مقابلے میں، اس میں dispute نہیں ہے۔ سوال میرا صرف اتنا تھا کہ ایک جو مشنریوں کے خلاف کیا، کس جذبے سے کیا تا کہ یہ اچھی گورنمنٹ ہے، اس کو مضبوط کیا جائے، یہ جذبہ تھا، اس کی اطاعت کی جائے۔

دوسری بات کہ وہ مہدی ہیں۔ مہدی آتے ہیں۔ مہدی نے سور کو ختم کرنا، قتل کرنا ہے، صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔ یہ انگریز کہ صلیب لے کر آیا اور سور کو پالنے والا آیا اور سور کو کھانے والا آیا، کہتے ہیں اس کی اطاعت کرو۔ اور ایران تک، افغانستان تک، مصر تک ان ہی کا پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں۔ یہ مہدی اور اس مہدی میں کتنا فرق ہے۔ یہ چیز میں لا رہا ہوں آپ کے سامنے۔ یہ جو تھا ناں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں آپ پھر وہ واپس دے سکتے ہیں ذرا، ہاں، رسالہ، یہ جو میں نے ابھی داخل کروایا تھا۔ اس میں نواب صدیق محسن خان صاحب نے ''مواحد الفوائد'' میں ______ وہاں یہ حوالہ ہے انکا ______ نہایت خوبی اور تحقیق سے بیان فرمایا ہے:

”اور جیسے اور کتابیں ہندوستان سے لے کر مصر اور استنبول تک اور پشاور سے لے کر تہران تک تقسیم ہوگئیں ویسے ہی یہ کتاب بھی جا بجا پہنچے گی“۔

یعنی یہی ہے، جہاد کی مخالفت اور انگریز کی اطاعت میں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہم زمانہ کے لحاظ سے اس Context سے جدا ہو جاتے ہیں تو ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کا سمجھنا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، وہ میں آپ سے agree کرتا ہوں کیونکہ ـــــ یہاں میں نے ایک اور چیز نوٹ کی، میں نے توجہ نہیں دلائی ـــــ کیونکہ مجھے کچھ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب کہتے ہیں:

”(۴) چوتھی گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدے پر ممتاز اور اس ملک کے نیک نام، رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور وکلاء اور یا تو تعلیم یافتہ انگریزی خوان اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء ہیں ......“

مطلب یہ ہے کہ یہ عوامی نبی نہیں تھے، بڑے بڑے آدمیوں کو ہی پسند کرتے تھے کہ ان کے ساتھ ہوں۔ یہ تاثر پڑتا ہے۔ اور آج کل تو ہر ایک کہتا ہے کہ میرے ساتھ غریب ہوں۔ میرے ساتھ ......میں ان کا نبی ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ”میں تو بڑے بڑے آدمیوں کا نبی ہوں“۔

مرزا ناصر احمد: یہ بڑے بڑے آدمیوں کی تعداد کتنی ہے اس میں؟

جناب یحیٰی بختیار: تین سو، چار سو کے قریب دی ہے اس میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اور کئی ہزار میں ......

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر انہوں نے ignore کر دیا They are not worth it____

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، کئی ہزار آدمیوں میں ان کا انتخاب کیا گیا جن کا ذکر ت کو متوجہ کر سکتا تھا۔ یہ نہیں کہ اپنا کوئی اس میں تھا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ ہو سکتا ہے۔......

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں کہ اپنا کوئی اس میں سے......

جناب یحییٰ بختیار: ......زمانے میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی وہ جو مرزا صاحب! آپ نے......

مرزا ناصر احمد: یہ ابھی ایک رہتا ہے اور تین آپ نے پڑھے تھے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی ضمن میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو ختم ہو گیا ناں۔ اسی، اسی میں آپ نے تین چیزیں پڑھی ہیں۔ اگر کہیں تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو آ چکا ہے جی کافی۔ میں تو چاہتا تھا کہ وہ جو آپ نے جواب تیار کیا تھا۔ وقت کم ہو گیا، اسپیکر صاحب مجھے کہہ رہے ہیں کہ وہ impo چیز ہے۔ وہ جتنا آپ مختصر کر سکیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ چونکہ important ہے، وہ separatism پہ آپ نے کہا تھا ہ فرمائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں! ہاں۔ تاریخ احمدیت، ہماری جو زندگی ہے، اس پر یہ ایک نظر ہے، موٹی موٹی چند باتیں لی گئی ہیں۔ شروع کیا ہے میں نے اسے ۱۸۸۰ء

۱۸۸۴ء جو "براہین احمدیہ" کی تصنیف کا زمانہ ہے۔ مسلمانوں میں وحدت کے قیام کی ایک تحریک اس زمانے میں آپ نے کی۔ "مسلمانوں میں وحدت کا قیام"۔ یہ میں ذرا عنوان پڑھ دیتا ہوں تا کہ اس سے وہ......

جناب یحییٰ بختیار: آپ brief کر دیں۔ باقی فائل کر دیں آپ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔نہیں، میں وہ پہلے عنوان پڑھ دونگا، پھر ایک ایک حوالہ دیتا چلا جاؤنگا۔ brief کرونگا۔

"دوقومی نظریہ کی تائید" یہ ۸۰اور ۸۴ء کے درمیان۔

"جنگ مقدس" ۱۸۹۳ء، جس کے اوپر بعض دفعہ اعتراض بھی ہو جاتا ہے۔اس کی جو بیک گراؤنڈ ہے وہ بڑی دلچسپ ہے اور وہ بتاتی ہے کہ کس طرح ایک جان ہو کر دوسروں کے ساتھ جب اسلام کے دفاع اور اسلام کی حفاظت کا سوال ہوتا تھا، آپ اور آپ کی جماعت کھڑی ہوتی تھی۔ یہ ۹۳ میں ۱۸۹۳ء میں پیش گوئی پنڈت لیکھ رام جو احمدیوں پر حملہ آور نہیں ہوا تھا بلکہ وہ بڑا ایسا دماغ تھا اس کا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوا تھا۔ "ناموس مصطفےٰ کے دفاع اور مذہبی مؤاخات کے متعلق آئینی تحریک" ۱۸۹۵ء، ۱۸۹۶ء میں یہ سوال اٹھا تھا کہ جمعہ کی دقت ہے ان مسلمانوں کو جو حکومت کے دفاتر میں کام کرتے ہیں، اس لئے ان کو جمعہ کو تعطیل دی جائے یا جمعہ کے لئے ان کو رخصت دی جائے۔ یہ ۱۸۹۶ء میں یہ اٹھا۔ یہ آپ نے تحریک کی اور ساروں کے ساتھ مل کے یہ کوشش کی گئی۔

۱۸۹۶ء میں ہی ایک غیر مسلم تنظیم کی طرف سے جلسہ مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ اور اس میں جو مسلمانوں کی طرف سے ایک کامیاب لیکچر ہے وہ اس وقت آیا۔ میں اس کا صرف پس منظر بتاؤنگا۔

۱۹۰۰ء میں پھر ایک بشپ جارج لیلفریڈ لیفرا۔ شخص ہے، وہ بھی اس طرح حملہ
ورہوا، اور نہایت گندہ ذہن تھا۔ اس سے آپ نے تمام مسلمانوں کی طرف سے مقابلہ
یا اور اس کو یہاں سے بھاگنا پڑا۔

پھر ہم آتے ہیں ۱۹۰۲ء میں۔ یہ ڈاکٹر جان الیگزینڈر رڈدئی امریکہ کا رہنے والا
ا۔ اپنے آپ کو خدا کا رسول کہتا تھا _____ خداوند یسوع مسیح کا رسول، خدا کا نہیں۔ مجھ
سے غلطی ہوئی۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، جو وہ تو کہتے ہیں مر گیا تھا، وہ میں نے پڑھا......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ پیش گوئی جو ہے، یہ ۱۹۰۲ء کی ہے۔ اور اس نے یہ کہا
ا کہ ''میں دنیا سے اسلام کو مٹا دونگا''۔ یہ اعلان کیا تھا اس نے۔ اور اس کے مقابلے
ں آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ پیش گوئی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے، جو
سلام کو مٹانا چاہتا تھا اس کو ذلیل کر کے دنیا سے نیست و نابود کر دیا۔

۱۹۱۰ء میں جماعت کی طرف سے مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک کی گئی،
سلم پریس ایسوسی ایشن۔

۱۹۱۱ء میں احمدیہ پریس کی طرف سے ۱۹۱۱ء میں مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

جناب یحیٰ بختیار: ۱۹۰۶ء میں مخالفت کی گئی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۱۱ء میں احمدیہ پریس کی طرف سے مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

جناب یحیٰ بختیار: ۱۹۰۶ء میں مجھے......وہ آپ ایک step بیچ میں رہ گئے ہیں، وہ
جو کمشنر صاحب آتے ہیں ان کو ملنے کے لئے ......

مرزا ناصر احمد: وہ میں دیکھ لیتا ہوں، میرے ذہن میں نہیں تھا۔

جناب یحیٰ بختیار: انہوں نے مخالفت کی۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت۔ دیکھ لیتے ہیں وہ۔ ٹھیک ہے۔ ۱۹۱۰ء میں۔ وہ تو میں
دیکھ لیتا ہوں۔ میرے اوپر اعتراض جس کی مرضی ہے کرے، لیکن میرے ذہن میں نہیں

تھی وہ بات۔لیکن چیک ہونے والی ہے۔ پتہ نہیں آپ کو کیا Version ملی ہے اس کی۔

۱۹۱۰ء میں مدرسہ الٰہیات کے لئے امداد۔ یہ اس وقت مسلمانوں نے ایک مدرسہ کھولا۔ اس کے لئے کوشش کی گئی۔

۱۹۱۸ء میں مسلمانان ہند بڑے پیانے پر کرڑوں چراغ جلا کر جشن فتح منا رہے تھے۔ ان کی خوشی میں جماعت احمدیہ شریک ہوئی۔

Mr. Chairman: We break for Maghrib to re-assemble at 7.30.

The Delegation is permitted to withdraw till 7.30 p.m.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting.

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting. Yes, the honourable members may keep sitting.

ایک رکن: سر! یہ آپ نے فیصلہ کرنا......

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ مولانا! یہ اپنی باتیں ہیں، آپس میں کرتے ہیں۔ ایک اصول طے ہو چکا ہے۔

STATEMENT RE: TARBELA MISHAP

Mr. Chairman: Yes, the Law Minister.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Sir, what I have to submit has nothing to do with the issue.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: It is a matter of public importance and the Prime Minister has directed me to bring it to

the notice of the National Assembly of Pakistan as to what has happened at Tarbela. But, since the National Assembly is not in session and there will be a lot of speculations, I would suggest, I would request that permission may be given to me to say something. And this may be reported as part of the proceedings of the Assembly.

Mr. Chairman: You have to say it today?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Sir, it is a matter of great importance.

Mr. Chairman: If today, then, after Maghrib, we will hold......

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: If you permit......

Prof. Ghafoor Ahmad: Many Members. We can meet as Assembly.

Mr. Chairman: If it is of that importance, we will, after Maghrib, convert it into National Assembly.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Because already I have said something at Tarbela.

Mr. Chairman: There would not be any Reporter or any Gallaries; but whatever you say, we will send it to the Press.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Whatever we say, it shall be reported, because......

Mr. Chairman: Any honourable member has any objection?

Members: No objection.

Mr. Chairman: So, after 7.30, we will meet as National Assembly. I request the members to be present. And we call the Delegation after that.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: All right, Sir.

Mr. Chairman: They may be informed that they will be called at 8.00 p.m.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: All right.

Mr. Chairman: Yes. Otherwise, tomorrow morning, Mr. Law Minister, tomorrow morning, Senate is meeting; we are not meeting tomorrow morning.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Yes, Sir, because this is......

Mr. Chairman: We will convert it. Yes, it is all right.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Sir, therefore, I have to inform the House.

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet at 7.30 sharp.

Thank you very much.

The Special Committee adjourned for Maghrib Prayers to meet at 7.30 p.m. as National Assembly and at 8.00 p.m. as Special Committee of the whole House.

The Special Committee re-assembled after National Assembly meeting, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

Mr. Chairman: Proceedings of the Committee of the whole house. Mr. Attorney-General, honourable members, and Maulana Mufti Mahmood, now the private discussion should be stopped and we will proceed.

بلا لیں جی۔ بلا لیں ان کو، ڈیلی گیشن کو بلا لیں۔ وہ آ جائیں جی۔

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney General.

I will request to the honourable members to be attentive, I request the honourable members.

Yes, Mr. Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION)

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, you will continue to reply to that question?

مرزا ناصر احمد: جی ہاں، میں ابھی شروع کر رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو آپ پہلے سنا رہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: اور ایک فقرہ پہلے کہونگا۔ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ ایک عظیم landmark رہ گیا تھا، وہ آپ نے مجھے یاد کروادیا ______ ۱۹۰۶ء والا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو مرزا صاحب میری ڈیوٹی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ میں نے نوٹ کرلیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں نے پڑھا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: جی شکریہ۔

۱۵ ______ عالمگیر لجنۂ اسلام کے قیام کا مشورہ، ۱۹۲۰ء۔

ترکی اور حجاز کے حقوق کی حفاظت ۱۹۲۱ء۔

تحریک شدھی اور مجاہدین احمدیت کے کارنامے، ۱۹۲۳ء۔

خدمات ملک شام کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ ۱۹۲۵ء۔

''رنگیلا رسول'' اور ورتمان کا فتنہ اور اس کے تدارک کے لئے جہاد ۱۹۲۷ء۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک اور ابتداء ۱۹۲۸ء۔

مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ۱۹۲۸ء۔

سائمن کمیشن رپورٹ پر تبصرہ اور ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل ۱۹۳۰ء۔

قضیہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی مساعی ۴۸۔۱۹۳۹ء۔

آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی ۴۷۔۱۹۴۰ء۔

۲۵۔ انڈونیشیا کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ ۱۹۴۴ء۔ پاکستان کے روشن مستقبل کے لئے امام جماعت احمدیہ کے چھ لیکچر ۱۹۴۷ء۔

فرمان بٹالین ۱۹۴۸ء۔

چوھدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اسلامی خدمات ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۲ء۔

یہ عنوان ہیں۔ یہ ایک طائرانہ نظر جو ہوتی ہے کہ کس طرح ہر موقع پر جماعت احمدیہ کے افراد اور دوسرے جو تھے مختلف فرقوں کے افراد انہوں نے ایک جان ہو کر اسلام کی، اسلام کے جو مسائل تھے ان کے حل کرنے کی کوشش کی۔ میں......ایک وہ کشمیر کا مسئلہ یہاں لکھنے سے رہ گیا ہے۔ ویسے وہ نوٹ تیار ہیں۔ جو کشمیر کی، تحریک کشمیر جو ہے وہ ۳۳۔۳۲۔۱۹۳۱ء کی ہے۔ وہ بھی ایک مسلمان کے خلاف ایک عظیم ظالمانہ رویہ کے خلاف جہاد تھا اور اس میں سب کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ نے بھی ایسا کام کیا جو سب کی نظر میں پسندیدہ تھا اس وقت، اور وہ حوالے یہاں موجود ہیں۔

''براہین احمدیہ'' ــــــ ''براہین احمدیہ'' بانی سلسلہ احمدیہ نے اس وقت لکھی جب ابھی مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ جس کے چار حصے ہیں۔ ۸۸۔۱۸۸۴ء میں یہ شائع ہوئی۔ اس پر صرف ایک اقتباس میں پڑھونگا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، ایڈووکیٹ اہل حدیث، نے ''براہین احمدیہ'' کے متعلق لکھا:

''ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔اور آئندہ کی خبر نہیں :

اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی وقلمی ولسانی، حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم کوئی ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہے ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی وقلمی ولسانی کے علاوہ خالی نصرت کا بیڑہ اٹھالیا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تہدی کے ساتھ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر تجربہ مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا گیا ہو۔''

(''رسالہ اشاعت السنہ'' جلد ہفتم نمبر ۶ اور ۱۱) یہ اس کے بعد اور دو تین ہی حوالے نے لئے تھے لیکن میں نہیں پڑھونگا وہ، چونکہ وقت نہیں رہا۔ ایک ہی حوالہ صرف یہ بتا یاہتا ہوں کہ بعد میں مولوی صاحب، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی علیحدہ ہو گئے، ہٹ گئی اور مخالف ہو گئے۔لیکن اپنی ساری زندگی میں، جہاں تک مجھے یاد ہے اور دوستوں سے مشورہ کر لوں، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے اس بیان کی نہیں کی کہ یہ کتاب واقعی ایسی ہے (اپنے وفد کے اراکین سے) کی ہے کبھی ؟ ، جنرل سے نہیں، کبھی تردید نہیں کی ۔ یہ لمبے ہیں۔ میں بالکل ایک ہی حوالہ پڑھ تا کہ وقت نہ ضائع ہو......

جناب یحییٰ بختیار: فائل کرنے کے لئے ہیں ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ میں نے وہی کہا ناں، صرف ورقے اٹھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔نہیں وہ صرف آپ gist سنا دیجئے gist اس پر ......۔

مرزا ناصر احمد: بالکل، ایک ایک حوالہ کر دیتے ہیں ہم اس پر۔

دوسرے مسلمانوں میں وحدت کا قیام: ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے......''

یہ بانی سلسلہ کے الفاظ ہیں:

''خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے''۔

اس کے اوپر، یہ تو دعویٰ تھا ناں، جو اس کے حق میں ایک چھوٹا سا تین سطروں کا حوالہ یہ ہے، یہ مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر ''زمیندار'' ہیں۔ ایک وقت میں ''زمیندار'' بند ہو گیا تھا تو انہوں نے ''ستارہ صبح'' کے نام سے اخبار ''زمیندار'' کی بجائے نکالا تھا۔۸ دسمبر ۱۹۱۶ میں ـــــــ یہ ویسے بحوالہ ''خان کابلی'' مارچ ۱۹۳۷ ہے ـــــــ اخبار کا حوالہ ۸ دسمبر ۱۹۱۶ ہے:

''جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کا ایک بڑا مقصد آپ کے متعدد دعاوی کے لحاظ سے جو احاطہ تحریر میں آ چکے ہیں مسلمانوں میں وحدت قائم کرنا تھا''۔

باقی میں حوالے چھوڑ رہا ہوں۔

یہ ایک اور عنوان کے ماتحت وہی ایک ۱۹۰۶ آ گیا ہے۔ وہ ہماری غلطی تھی۔ تیسرے نمبر پر آیا ہوا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ایک فقرہ تو آپ نے پڑھ دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ...... یہ میں یہاں سے نکال کے تو دوسری جگہ ملا دیں گے۔

۱۸۹۳ء میں یہ ایک عجیب واقعہ ہوا، اور وہ یہ کہ جنڈیالہ ضلع امرتسر میں عیسائیوں کا ایک سنٹر تھا اور کافی بڑا، بہت کام کرنے والا تھا۔ ان کے وہاں کے مقامی مسلمانوں کے ساتھ ـــــ احمدی نہیں ہیں وہ ـــــ ان کے ساتھ ہر وقت بحث رہتی تھی۔ آخیر ایک دفعہ عیسائیوں کی طرف سے وہاں کے مقامی مسلمانوں کو یہ کہا گیا کہ روز ہم ایک دوسرے کے متعلق باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایک مناظرہ ہو جائے۔ چنانچہ یہ مسیحان جنڈیالہ ضلع امرتسر نے مسلمانوں کو مندرجہ ذیل خط لکھا:

''بخدمت شریف میاں محمد بخش صاحب و جملہ شرکاء اہل اسلام جنڈیالہ۔

جناب من! بعد سلام کے واضح روئے شریف ہو کہ چونکہ ان دنوں میں قصبہ جنڈیالہ میں مسیحیوں اور اہل اسلام کے درمیان دینی چرچے بہت ہوتے ہیں اور چند صاحبان آپ کے ہم مذہب دین عیسوی پر حرف لاتے ہیں اور کئی ایک سوال و جواب کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں او ر نیز اسی طرح سے مسیحیوں نے بھی دین محمدیؐ کے حق میں کئی تحقیقاتیں کر لی ہیں اور مبالغہ از حد ہو چلا ہے۔ لہذا راقم رقعہ ہذا کی دانست میں طریقہ بہتر اور مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک جلسلہ عام کیا جائے جس میں صاحبان اہل اسلام مع علماء و دیگر بزرگان دین کے جن پر کہ ان کی تسلی ہو، موجود ہوں اور اس طرح سے مسیحیوں کی طرف سے بھی کوئی صاحب اعتبار پیش کئے جاویں

تا کہ جو باہمی تنازے ان دنوں میں ہو رہے ہیں، خوب فیصل کئے جاویں، نیکی اور بدی، حق اور خلاف ثابت ہوویں۔ لہذا چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ کے درمیان آپ صاحب ہمت گنے جاتے ہیں (جن کو مخاطب کیا) ہم آپ کی خدمت میں از طرف میسیحان جنڈیالہ التماس کرتے ہیں کہ آپ خواہ خود یا اپنے ہم مذہبوں سے مصلحت کرکے ایک وقت مقرر کریں اور جس کسی بزرگ پر آپ کی تسلی ہو، اسے طلب کریں، اور ہم بھی وقت متعین پر محفل شریف میں کسی اپنے کو پیش کریں گے۔

الراقم

مسیحیان جنڈیالہ

اور

دستخط مارٹن کلارک، امرتسر''۔

مسلمانان جنڈیالہ کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کی درخواست:

''الحمد للہ ونحمدہ ونستعینہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت جناب فیض مآب مجدد الوقت فاضل اجل حامئ دین رسول، حضرت غلام احمد صاحب!

از طرف محمد بخش

السلام علیکم گذارش یہ ہے کہ کچھ عرصے سے قصبہ جنڈیالہ کے عیسائیوں نے بہت شوروشر مچایا ہوا ہے۔ بلکہ آج بتاریخ ۱۱/اپریل ۱۸۹۳، عیسائیان جنڈیالہ نے معرفت ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب امرتسر، بنام فدوی بذریعہ رجسٹری ایک خط ارسال کیا ہے جس کی نقل خط ہذا کی دوسری طرف واسطے ملاحظہ

کے پیش خدمت ہے ۔ عیسائیوں نے بڑے زور شور سے لکھا ہے کہ اہل اسلام جنڈیالہ اپنے علماء اور دیگر بزرگان دین کو موجود کر کے ایک جلسہ کریں اور دین حق کی تحقیقات کی جائے ورنہ آئندہ سوال کرنے سے خاموشی اختیار کریں۔ اس لئے خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ چونکہ اہل اسلام جندیالہ اکثر کمزور اور مسکین ہیں، اس لئے خدمت شریف عالی میں ملتمس ہوں کہ آنجناب للہ اہل اسلام جنڈیالہ کو امداد فرماؤ ورنہ اہل اسلام پر دھبہ آ جائیگا۔ نیز عیسائیوں کے خط کو ملاحظہ فرما کر یہ تحریر فرما دیں کہ ان کو جواب خط کا کیا لکھا جاوے ۔جیسا آنجناب ارشاد فرماویں، ویسا عمل کیا جاوئے فقط۔

اس عرصے میں، جب یہ خط و کتابت ہورہی تھی ، بعض علماء کی طرف سے مارٹن کلارک کو یہ کہا گیا کہ یہ شخص جو جنڈیالہ کے مسلمان تمہارے مقابلے میں، عیسائیوں کے مقابلے میں لار ہے ہیں ،ان کو تو مولوی کافر کہتے ہیں یہ اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتے......

جناب یحییٰ بختیار: وہاں سے وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ......

جناب یحییٰ بختیار: ......آتھم آ گیا، وہاں عبداللہ آتھم آ گیا تھا اور جہاں سے مرزا صاحب چلے گئے تھے ـــــــــ یہ وہی تھا ناں جی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں اس سے پہلے بہت کچھ تھا جو مخفی ہے ۔ وہ ذرا سامنے آئے تو مزا آتا ہے دونوں مذاہب کے مقابلے کا ۔

یہ پاندہ صاحب نے مولویوں کو خط لکھنے شروع کئے کہ پادریوں سے اسلام کی صداقت پر بحث کے لئے جنڈیالہ تشریف لائیں۔میاں پاندہ صاحب مولویوں کے جواب کے منتظر تھے کہ دیکھیں مولوی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں ۔ اس میں دو ہفتہ گزر

گئے۔مولوی صاحبان نے پانده صاحب کو جواب دیا کہ ہمارے واسطے رہائش ، سفر خرچ، آمدورفت ، کھانے پینے کا کیا انتظام کیا ہے، اور بعد جلسہ ہمیں رخصتانہ کیا ملے گا ، وغیرہ، وغیرہ،۔ اس کو میں چھوڑ رہا ہوں ۔اس وقت یہ ڈر گیا، مارٹن کلارک، کہ ہمارے سامنے ان کو پیش کیا جا رہا ہے ، بانی سلسلہ احمدیہ کو۔ اس پر یہ محمد بخش صاحب نے یہ لکھا ۔۔۔۔ یہ اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی ہے ان کی ۔۔۔۔۔اس میں یہ لکھتے ہیں ڈاکٹر ہنری کلارک کو:

''بخدمت شریف جناب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک، میڈیکل مشن امرتسر۔
بعد سلام کے واضح ہو کہ خط آنجناب کا بذریعہ رجسٹری پہنچا۔ تمام کیفیت معلوم ہوئی۔ بموجب لکھنے آپ کے اہل اسلام جنڈیالہ نے اپنی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو واسطے مباحثے کے پیش کیا ہے جن کو آپ نے بخوشی منظور کرکے مباحثہ کے شرائط بھی میرے روبرو قرار پا چکے ہیں۔اب بعد چند روز کے آپ نے ایک حجت نکال کر اس جنگ مقدس سے دل چرا کر دفع الوقتی کرنا چاہتے ہیں۔لیکن آپ کے حق میں کیا تصور کیا جاوے جو آپ نے بلا سمجھے بوجھے ان مسائل فروعی کو حجتاً پیش کیا ہے جو ہر ایک مذاہب میں ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے ۔آپ صاحب کن خیالوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اسلام سے آپ کی محض ناواقفی ثابت ہوتی ہے۔ اگر کچھ واقفی ہوتی تو ایسا کچھ ہرگز تحریر نہ کرتے۔آپ نے اسلامی فتویٰ کی آڑ لے کر مباحثہ سے دل چرانا چاہا۔لیکن اب وہ وقت گزر گیا ۔ اور علماء اسلام اور دیگر علماء مذاہب میں ہمیشہ اختلاف رہا کرتا ہے ۔ دیکھو اولاً مقلد غیر مقلدوں کو بے دین کہتے ہیں اور غیر مقلد......''

خیر، اور یہ آگے انہوں نے لکھا ہے کہ......ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ......اپنے کہ تم نے اپنے ان کو نہیں لکھا......آگے انہوں نے لکھا ہے جی ۔۔۔۔ میں [illegible] ہی فائل

کروا دونگا______ کہ اپنے مذہب کو دیکھو۔

تمہارے اندر اتنے فرقے ہیں۔

Inquestion ہوئی ______یعنی الفاظ میرے ہیں، مفہوم میں لے رہا ہوں، بعد میں داخل کروا دونگا ______ تم آپس میں لڑتے رہے ہو، اور اب بھاگنا چاہتے ہو۔ ہمارے فرقوں اور آپس کے اختلافات کا تو ذکر نہیں کر دیا یہاں:

''سنو! اول کافر وہ ہوتا ہے جو خدا کو نہ مانتا ہو۔ دوئم اس کے نبی اور اس کے کلام کا منکر ہو، بلکہ اس کے نبی سے دشمنی کرے اور کلمہ اور نماز اور روزہ سے نفرت کرے ۔ حضرت مرزا غلام احمد کا کلمہ نبی کا پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں ۔ بلکہ بڑے بھاری عابد او پرہیز گار بزرگ ہیں ۔ سنو اور غور کرو۔ دیکھو جناب ہی کافر پر وٹسٹنٹ اور فرقہ کتھولک میں کتنا بھاری اختلاف ہے''۔

خیر یہ انہوں نے یہ کہا اور اس کے بعد ایک حافظ غلام قادر صاحب کا خط جس کی فوٹو سٹیٹ کاپی ہے:

''......چنانچہ فی الحال ایک قطعیہ اشتہار ڈاکٹر ہنری کلارک نے مشتہر کیا ہے جس میں مباحثہ مقرر شدہ سے صاف گریز کیا ہے۔ہم پادری صاحب کی اس اعلیٰ لیاقت و ذہانت پرخوش ہوکر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب جیسی بلائے عظیم (یعنی عیسائیوں کے لئے) اگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب جیسی بلائے عظیم کو چھیڑا اور اب پیچھا چھڑانے کے لئے تدبیریں سوچنے لگے''۔

اس میں یہی انہوں نے کہا کہ پیچھا کیوں چھڑاتے ہوں......

<u>جناب یحییٰ بختیار</u>: یہ اس کے ساتھ......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کے ساتھ لگ کے اور ......

جناب یحیٰ بختیار: ......اور وہ آ جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: چنانچہ ہنری مارٹن کلارک جنڈیالہ کے ان مسلمانوں کی طرف سے، جن کا احمدی فرقہ مسلمان سے کوئی تعلق نہیں تھا، ان سے پہلے بچنے کی کوشش کی، پھر مجبور ہو کے وہ مباحثہ ہوا۔ اور جو مباحثہ ہوا اس کے متعلق مباحثہ کروانے والے اور وہ لوگ امرتسر کے جو اس وقت موجود تھے، انہوں نے خوشی کا مظاہرہ کیا اور مبارکباد دی۔ اس وقت جو اس کا اثر ہوا وہ بہت اچھا اثر ہوا۔ اسلام کے حق میں اور عیسائیوں کے دلائل کے بوداپن میں۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ، جو برابر مباحثے میں آتے رہے تھے، مختصری تقریب میں وہیں جب اکٹھے ہوئے، نہایت عمدگی سے ختم ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ اور ضمناً انہوں نے کہا کہ ''اس مباحثے سے اسلام کی حقیقت اور عیسائیت کے عقائد پر غور کرنے کا موقع ملے گا۔ مرزا صاحب نے اگر چہ اپنے فرض منصبی کر ادا کیا ہے مگر میں مسلمانوں کی طرف سے خاص طور پر ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تمام مسلمانوں کی طرف سے اسلام پر حملوں کا ڈیفنس کیا۔'' یہ دراصل متعلق ہے اس کے۔ اس کے بعد ہم آتے ہیں، پھر ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے۔ پنڈ لیکھ رام۔ پنڈت لیکھ رام نے ''کلیت آریہ'' میں اس کی طرف منسوب کیا ہے:

> ''محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب کے جاہل اور وحشی بدوؤں کے پیشوا تھے......''

جناب یحیٰ بختیار: یہ نہ پڑھیں، اس کی ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے یعنی اس نے بہت بیہودہ بات کی۔ میرا آپ نہیں دل کرتا اُن کو ......اس کی اس گندہ ذہنی کے مقابلے میں بانی سلسلہ احمدیہ نے

دعائیں کرنے کے بعد اس کو یہ کہا کہ "اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ خبر دی ہے اس کے مطابق تجھے میں یہ کہتا ہوں ......" فارسی کے شعر میں:

"الا اے دشمن نادان و بے راہ　　　تبرس از تیغ بران محمدؐ

الا اے منکر از شان محمدؐ　　　ہم از نور نمایانِ محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام ونشان است　　　بیا، بنگرز غلمان محمدؐ"

اور آپ نے ______ "سراج منیر" کی یہ عبارت ہے آج کی ____ لکھا اس کو:

"آج کی تاریخ سے (۲۰/فروری ۱۸۹۳ء ہے) چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بد زبانیوں کی سزا میں، یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا"۔

اور جیسا کہ یہ پیش گوئی کی گئی تھی ______ میں باقی حوالے وہ میں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ اس وقت ......

جناب یحیٰ بختیار: سب کو معلوم ہیں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی

پھر ہم آتے ہیں ۱۸۹۰ء میں ۔اس وقت مباحثات میں ایک دوسرے کے خلاف جو چیز پیدا ہوگئی تھی اسے دیکھتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ اس قسم کی گندہ دہانی چھوڑ کے اصل چیز یہ ہے کہ تبادلہ خیال کر کے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔تو کچھ اصول مذہبی دنیا کے ان مناظرین کے سامنے رکھے ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ناموس رسولؐ کے تحفظ اور مذہبی مناظرات کی اصلاح کے لئے ایک آئینی تحریک کا آغاز فرمایا جس کی نامی گرامی علماء سرکاری افسران، وکلاء اور تجار حضرات نے تائید کی (یعنی جو جماعت کے نہیں تھے) ۔ اور یہ "آریہ دھرم" کا حوالہ ہے ۔ اس موقع پر نواب محسن الملک نے حضرات بانی سلسلہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے مکتوب میں لکھا:

''جناب مولانا ومخدومنا:

بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ آپ کا چھپا ہوا خط مع مسودہ درخواست کے پہنچا۔ میں نے اسے غور سے پڑھا اور اس کے تمام مأله، ماعلیہ پر غور کیا۔ درحقیقت دینی مباحثات و مناظرات میں جو دل شکن اور درد انگیز باتیں لکھیں اور کہی جاتی ہیں وہ دل کو نہایت بے چین کرتی ہیں۔ اور اس سے ہر شخص کو جسے ذرا بھی اسلام کا خیال ہوگا روحانی تکلیف پہنچتی ہے۔ خدا آپ کو اجر دے کہ آپ نے دلی جوش سے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہا ہے۔ یہ کام بھی آپ کا منجملہ اور بہت سے کاموں کے ہے جو آپ مسلمانوں کے بلکہ اسلام کے لئے کرتے ہیں''۔

۱۸۹۶ء میں ـــــ میں ایک ایک کو پڑھتا ہوں، جہاں زیادہ ہیں وہ چھوڑ دیتا ہوں ـــــ تعطیل جمعہ کی تعریف۔ اس کا ذکر میں نے پہلے بھی کیا تھا۔ یہ اشتہار ایک دیا۔ اور اس کا آغاز کیا بانی سلسلہ نے، یعنی ایک میموریل وائسرئے ہند کے نام دیا۔ اس میں یہ لکھا:

''یہ روز جمعہ جس کی تعطیل کے لئے ہم مسلمانان رعایا یہ عرضداشت بھیجتے ہیں۔ اگر چہ بہت اہم کام اس میں عبادات کا خاص طور پر ادا کرنا اور اسلامی ہدایات کو اپنے علماء سے سننا ہے۔ لیکن اور کئی رسوم مذہبی بھی اسی دن میں ادا ہوتی ہیں اور خدا نے ہمیں قرآن میں اس دن کے انتظار کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسی کے انتظام کے لئے ایک سورت قرآن میں ہے۔ اس کا نام ''سورۃ الجمعہ'' ہے۔ اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کے لئے مسجد میں حاضر ہو جاؤ۔ تو ہر ایک دیندار کو یہی غم ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے خدا کے نافرمان نہ ٹھہریں''۔

اخبار ''ملت'' نے یہ لکھا کہ مولانا مولوی نور الدین یہ ۱۹۱۱ کا ہے۔ میں نے بتایا ناں طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں:

''۔۔۔ت مولانا مولوی نورالدین صاحب سے کلی اتفاق کر کے جملہ انجمن ہائے ۔۔۔ ہائے مسلم لیگ و معزز اہل اسلام اور اسلامی پبلک اورمعاصرین کرام کی خدمت میں نہایت زور مگر ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ مولانا ممدوح کی خواہش کے مطابق اس میموریل کی پرزور تائید کی جائے''۔

لیکن وہ یہاں نہیں تھا ناں تو ۱۹۰۶ء سے جمپ (jump) کر کے میں پہنچ گیا ۱۱ء پر۔

اب ۱۹۰۶ء پر واپس جاتا ہوں ــــــ ۱۹۰۶ء......

جناب یحییٰ بختیار: یہ important نہیں، چھوٹی بات ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، بڑی اہم بات ہے، بڑی عجیب بات ہے۔ بات یہ ہے کہ ۱۹۰۶ء میں جیسا کہ آپ نے فرمایا، فنانشل کمشنر صاحب بہادر وہاں آئے قادیان، اور باتیں کیں۔ باتیں یہ تھیں کہ کمشنر بہادر صاحب جو تھے، وہ زور دے رہے تھے بانی سلسلہ احمدیہ پر ــــــ انگریزی حکومت کا آدمی ــــــ کہ یہ جو مسلم لیگ بنی ہے، آپ اس کی تائید کریں۔ اور جماعت کی دو تین آدمی بھی یہ زور دے رہے تھے۔ حکومت کی طرف سے زور تھا اور ......لیکن آپ نہیں مانے۔ آپ نے فرمایا ــــــ یہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے ــــــ آپ نے فرمایا:

''میرے نزدیک یہ راہ خطرناک ہے......''

لمبا حوالہ ہے، میں یہاں سُناتا نہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ ''اس سے مجھے بو آتی ہے کہ یہ بھی ایک دن کانگریس کا رنگ اختیار کرے گی''۔

جناب یحییٰ بختیار: حکومت کے خلاف ہو جائیگی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یہ ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔ اور ہے ۱۹۰۷ء۔ آپ کی زندگی میں ہی، انگریز کے کہنے پر مسلم لیگ کو نہیں مانا۔ لیکن جب بنگلہ دیش میں وہاں کے مسلمانوں

کو ہندوؤں کی طرف سے دکھ پہنچا تو آپ نے اس کے حق میں اعلان کر دیا۔ یہ ہے اصل بات جو میں بتانا چاہتا تھا کہ ۱۹۰۶ء میں انکار کیا، اور ۱۹۰۷ء میں ــــــــ اس کی تفصیل ''پیبہ اخبار'' لاہور میں چھپ چکی ہے، ۳ دسمبر ۱۹۰۷:

''ان کے خیالات وحرکات سے ہمیں قطعی نفرت ہے''۔

ہندوؤں کا ذکر ہے بنگال میں وہ ہوا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: وہ بنگال کی بات تھی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

''ہماری جماعت کو ان سے الگ رہنا چاہئیے تعجب کی بات ہے کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو، وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی اور (چند سطریں ہیں) یہ بات ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں اور کیوں آج تک ان کی کانگریس کی شمولیت سے انکار کر رہے ہیں۔ (یعنی یہ اس کی تائید میں ہے، انکار کی) اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے کو محسوس کر کے ان کے قدم پر قدم رکھا۔ مگر الگ ہو کر ان کے مقابلے پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی اور ان کی شراکت کو قبول نہ کیا اور اس کے سائے کو ......اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے، اس کے سوا کچھ نہیں''۔

اور ساتھ میں اس کی تائید کی، بڑے زور سے تائید کی۔ اور اس وقت ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمانوں کے حق میں اور بھی بولے ہونگے۔ میرا تو مؤقف ہی یہ ہے کہ سب کے ساتھ مل کر اسلام اور مسلمانوں کی تائید کی۔

۱۸۹۶ء ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہی لاہور کا لیکچر آ گیا ہے؟

(At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Madam Deputy Speaker (Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)

مرزا ناصر احمد: ہاں، جلسہ ہے مذاہب ولا۔ اخبار ''چودھویں صدی'' راولپنڈی یکم فروری، ۱۸۹۷ء۔ یہ اس کی فوٹو سٹیٹ بھی ہے۔ میں ساتھ لگا دونگا:

''ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے لیکن انصاف ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح Conscience اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب جیسا کہ مناسب تھا قرآن شریف سے دیئے اور تمام بڑے بڑے اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ و براہین فلسفہ کے ساتھ مبرہن اور مزین کیا۔ بہرحال اس کا شکر ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کا بول بالا ہوا اور تمام غیر مذاہب کے دلوں پر اسلام کا سکہ بیٹھ گیا''۔

اور بھی ہیں حوالے جنہیں میں چھوڑ رہا ہوں۔

اب آتے ہیں ہم ۱۹۰۰ء بشپ جارج ایلفر یڈلفرائے سے مقابلہ اور اس کا صلہ جارج ایلفر یڈلفرالے، ۱۸۵۴۔۱۹۱۹، ہندوستان کے اُفق پر مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج بن کر اُبھرا۔ اُس نے ہندوستان کی مذہبی فضاء میں تھلکہ مچا دیا۔ چنانچہ لکھا ہے:

''انہوں نے عربی اور اُردو میں کافی مہارت پیدا کر لی۔ مسلمانوں سے بحث کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے دہلی کا نابینا مولوی احمد مسیح خدا کے پاس کھینچا چلا آیا۔ اُن کی محنت، جان نثاری اور حقیقی تبلیغی جوش کو دیکھ کر جس

کے لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن تک مداح تھے انہیں ۱۸۹۹ء کو لاہور کا ......مقرر کیا گیا۔ بشپ ہوتے ہی انہوں نے اپنے انگریز بھائیوں پر اس بات کو واضح کر دیا کہ خداوند نے ہندوستان کو بطور امانت ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس لئے تن دہی سے ہمیں خدمت کرنا لازم ہے۔ ورنہ خداوند اس امانت کا حساب ضرور لے گا"۔

یہ ان کی Religious Book Society کی کتاب کا حوالہ ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے اس بشپ کو، جس کے متعلق پادریوں نے یہ لکھا تھا، چیلنج دیا اور وہ بھاگ گیا۔ اس کے متعلق مولوی اشرف علی صاحب تھانوی_____میں اُن اپنے بھائیوں کے حوالوں میں سے ایک لونگا_____مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک ترجمہ قرآن کیا ہے۔ اس کا دیباچہ جو مولوی نور محمد صاحب نقشبندی اُنہی کے ہم مذہب نے لکھا ہے، یہ دیباچے کا ہے اقتباس جو میں پڑھونگا:

"اُسی زمانے میں پادری لفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لونگا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اُس کے خیال میں کارگر ہوا۔ مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائے اور اس کی جماعت سے کہا "عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ

میں ہوں ۔پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو''۔اس ترکیب سے ان نیلفرائے کو اسقدر تنگ کیا کہ اس نے اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو سکشت دے دی''۔

اب ظاہر ہے اس کے الفاظ ، کہ یہ دوست کا نہیں ویسے مخالف ہے ، لیکن سچی بات کہنے سے دریغ بھی نہیں کرتا۔ "Indian Spectator", "Indian Daily Telegraph" ان کے یہ حوالے ہیں ۔

اب ہم آتے ہیں ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۲ء ڈاکٹر ڈوئی شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کا پادری تھا۔ وہ شروع ہی سے اسلام اور بانی اسلام کا معاند تھا۔ یہ اس کا ہے :

''حال ہی میں ملک امریکہ میں (وہ میں نے حوالہ وہ میں نے عبارت چھوڑ دی ہے) یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا جس کا نام ڈوئی ہے اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اس کو بھیجا ہے تا کہ سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں اور یہ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے ۔(یہ اعلان کیا اس شخص نے)۔ تو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ (سارے مسلمان ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے) یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائیگا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے''۔

لیکن ڈوئی بجائے باز آنے کے تکبر اور شرارتوں میں اور بڑھ گیا اور اسلام کے خلاف پہلے سے زیادہ بدزبانی شروع کر دی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کچھ انتظار کے

بعد اپنا چیلنج طبع کروا کے اس کو وہاں بھجوایا اور امریکہ کے وسیع الاشاعت اخبار میں وہ چھپا اور اس کے ردعمل پر جب ایک سال گزر گیا تو بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ لکھا:

''مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست پر مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلے پر کھڑا ہو گا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے سیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے''۔

پہلے دوئی کی اخلاقی موت، اس کے ......اخبار'' نیو یارک ورلڈ'' اس وقت تھا۔ ڈوئی کے سات خطوط اس اخبار نے شائع کئے کہ ''میں ولد الحرام ہوں، اپنے باپ کا بیٹا نہیں'' یہ پہلی موت اس کی ہوئی۔ پھر یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اس پر فالج ہوا۔ پھر ۱۹ دسمبر، ۱۹۰۵ء کو دوسرا فالج ہوا۔ اور ۹ مارچ، ۱۹۰۷ء کو بڑے دکھ اور حسرت سے مرا بڑی لمبی کہانی ہے بڑی دردناک کہانی ہے میں اس کو چھوڑ رہا ہوں۔ میں بڑا مختصر کر رہا ہوں اور پڑھ بھی تیز رہا ہوں، جیسا کہ آپ سن رہے ہیں۔

۱۹۱۰ء ـــــــ مسلم پریس ایسوی ایشن کے قیام کی تاریخ ۱۰ فروری، ۱۹۱۰ء کو ''الحکم'' کے ذریعے ہندوستان کے تمام مسلم اخبارات کو باہم متحد ہونے اور ایک مسلم پریس ایسوی ایشن کے قیام کی تحریک کی۔ تو یہ اس وقت کا تقاضا تھا۔ اور سارے مسلمان یکجان ہو کر اس کام کو کریں، ہماری طرف سے نہیں۔ بہر حال ایک تحریک ہوئی اور وہ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ نہایت مفید تحریک تھی۔ اور کوئی کسی اختلاف کا نہ کوئی شائبہ تھا نہ اس کا اظہار کیا، نہ ہماری طرف سے، نہ کسی اور کی طرف سے۔ اس پر بعض حوالے ہیں یہاں جو دوسروں کے وہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔

ایک مدرسہ الہیات کے لئے امداد کا سوال تھا۔ اس کی تحریک کی گئی۔ وہ بھی جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔

اب ہم پہنچے ہیں ۱۹۱۸ء پر ۔ ۱۹۱۸ء میں ملت اسلامیہ ہندوستان نے خوشی کے دن منائے اور کروڑوں چراغ جلائے گئے اور جلسے ہوئے اور اس کے متعلق میں ایک حوالہ پڑھ دوں گا۔ ایک تو اس پر علامہ اقبال نے جو اشعار سنائے اور چھپ چکے ہیں ، وہ بڑے دلچسپ ہیں، پڑھنے کے قابل ہیں ۔میں یہاں چھوڑتا ہوں۔ اور غلام بھیک بی۔اے نیرنگ ، صدر انجمن دعوت وتبلیغ اسلام انبالہ نے ایک نظم لکھی ۔ اس کو بھی میں چھوڑتا ہوں یہ وہ ایک مقبول عام نظم ہے ، خان احمد حسین خانصاحب ، مشہور مصنف ہیں، ان کی، اس کو میں چھوڑتا ہوں ۔ یہ ہے "حق" ایک اخبار، اس کی بھی فوٹوسٹیٹ کاپی یہاں ہم دے دیں گے ۔ شیخ عبدالقادر صاحب، بی۔اے ، بیرسٹر ایٹ لاء ، خادم اسلام، معروف ہستی ہیں۔ انہوں نے ۲۳ نومبر ۱۹۱۸ء کو ایک مضمون لکھا لمبا ہے ناں جی، یہ مضمون جی۔ اس میں سے چارسطریں میں نے لی ہیں چھوٹی سی :

> "ماہ نومبر کی بارھویں تاریخ جو خوشیاں سارے ملک میں منائی گئی ہیں، .. مدتوں تک یاد رہیں گی اور اس ایک دن کی خوشی نے لڑائی کے زمانے کی بہت کلفتوں کو دھوڈالا"۔

تو یہ vein ہے جس میں اس وقت کا مسلمان بات کر رہا تھا ۔ تو ان کروڑوں دیوں میں ان چراغوں ـــــ چراغاں دیوں سے ہوتی تھی، بلب ابھی نہیں آئے تھے ـــــ اگر چند سو دیئے ملت اسلامیہ کی خوشی میں شامل ہونے کی خاطر درویشیوں کی اس جماعت نے جلا دیئے تو وہ قابل اعتراض نہیں ہونے چاہئیں ہمارے نزدیک ۔ میں، یہ سارا مسالہ ہے ، اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں ۔ وقت بڑا تنگ ہے ۔

معاہدہ ترکیہ پر مسلمانوں کو عالمگیر انجمنِ اسلامیہ کے قیام کا مشورہ ۔ ایک بڑا دکھ دہ واقعہ ہوا تھا ، جس رنگ میں ترکی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تھا ، Allies کا اور ترکی کا، یعنی

ترکی مجبور ہوا۔ اس کے متعلق ''الفضل'' ۳ جون ۱۹۲۰ء کے صفحہ ایک پر ہے:

''فاتح اتحادی ملکوں نے ترکی سے جو شرائط صلح طے کیں وہ انتہا درجے کی ذلت آمیز تھیں اس معاہدہ کو سلسلے میں آئندہ طریق عمل سوچنے کے لئے یکم اور ۲ جون ۔۱۹۲۰ء کو الہ آباد میں خلافت کمیٹی کے تحت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جمعیت العلمائے ہند کے مشہور لیڈر جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محل کی دعوت پر حضرت خلفیہ المسیح الثانی نے ایک مضمون بعنوان ''معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ'' ایک دن میں رقم فرمایا اور اسے راتوں رات چھپوا کر بھجوایا جس میں علاوہ اور تجاویز کے، ایک یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور بہبود کے لئے بلا تاخیر ایک عالمگیر لجنۂ اسلامیہ قائم ہونی چاہیے۔

بڑی زبردست یہ اس وقت تحریک کی گئی تھی ۔ اپنے وقت پر سارے کام ہوتے ہیں۔

۱۹۲۱ء ــــــ ترکی اور حجاز کے حقوق کی حفاظت، ۲۳ جون، ۱۹۲۱ء کو جماعت احمدیہ کا ایک وفد وائسرے ہند کو ملا اور ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ ترکی کی حکومت کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے ۔اگر پچاس سال کے بعد برطانوی حکومت کی مدد سے لورین فرانس کو واپس مل سکتے ہیں، ایک اور ہے، مجھ سے پڑھا نہیں گیا ــــــ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ سمرنا اور سائپرس ترکوں کو واپس نہ دلائے جائیں۔ یہیں انہوں نے توجہ خاص اس بات کی طرف دلائی گئی کہ وزیر نو آبادیات نے حجاز کی بابت جو تجاویز پیش کی ہیں، وہ حجاز کی آزادی کے منافی ہیں۔ اور ان سے کہا گیا کہ ترکوں سے علیحدگی کے بعد حجاز کی آزادی میں کوئی خلل نہیں آنا چاہئیے، وہ پورا ایک آزاد ملک ہونا چاہئیے۔

''تحریک شدھی اور مجاہدین احمدیت کی خدمات'' ــــــــ عنوان جو کسی اور نے لکھے ہیں ــــــــ اگر اجازت ہو تو میں یہاں ٹانک لوں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں مرزا صاحب! یہ تو

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ تو کیا، ہم تو عاجز بندے ہیں، خادم ہیں۔ یہ ایک لمبا عرصہ گزرا ہے اس کو دوستوں کے ذہن میں اس کی تفصیل کم از کم نہیں ہو گی۔ بڑا اندوہناک واقعہ ہوا۔ یو۔پی کے اضلاع آگرہ متھرا، وغیرہ، وغیرہ، شاہجہان پور، فرخ آباد ہدایوں اور تلوہ میں ایسے ملکانہ راجپوت آباد تھے جو اپنے آپ کو مسلمان، خیال کرتے تھے۔ لیکن ان کا رہنا سہنا، کھانا پینا، بول چال، رسم و رواج سب ہندوانہ تھے، حتیٰ کہ بعض کے نام بھی ہندوانہ تھے۔ اور ناواقفی کی وجہ سے وہ اپنی غیر اسلامی حالت کو اسلامی حالت سمجھ کر مطمئن تھے۔ اور لمبے عرصے تک ان کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ آریوں نے میدان خالی پا کر انہیں ہندو قوم میں ضم کرنے کے لئے بڑے زور شور سے شدھی کی تحریک شروع کر دی اور تمام اضلاع میں انہوں نے اپنے پرچارک بھجوائے اور اسلام کے خلاف نہایت زہریلا پراپیگنڈا شروع کیا جس سے سارے ملک میں شور پڑ گیا۔ اس موقع پر ۷ مارچ ۱۹۳۰ء کو امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو ارتداد کے فتنے سے بچانے کے لئے جہاد کبیر کا علم بلند کیا اور ایک سو پچاس احمدی رضا کار فوری طور پر ایک نظام کے ماتحت مختلف علاقوں میں بھجوادیئے اور اس کام میں ایک لمبا تسلسل پیدا کیا۔ چنانچہ ان مجاہدین کی مساعی رنگ لائیں اور دوسرے دوست بھی پہنچے اور یہ فتنہ جو تھا روک دیا۔ بڑا سیلاب آیا تھا۔ مسلم اخبارات نے اس سلسلہ میں جو لکھا ــــــــ مثلاً ''زمیندار'' ہے مولانا ظفر علی خان صاحب کا ــــــــ ۸ اپریل، ۱۹۳۰ء کو لکھا:

''احمدی بھائیوں نے جس، خلوص، جس ایثار، جوش اور ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے''۔

اخبار ''ہمدم'' لکھنؤ، ۶ر اپریل ۱۹۳۰ء نے لکھا:

''قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملے میں بے حد قابل تحسین ہیں۔ اور دوسری اسلامی جماعتوں کو انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے''۔

یہ اخباروں کے حوالے بہت سارے، یہ میں ورق الٹا رہا ہوں، اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ اخبار ''وکیل'' امرتسر۔ ''نجات'' بجنور، سارے ہندوستان کے اخبار تھے جنہوں نے ...... ''نور'' علی گڑھ اور پھر ہندو اخبارات نے کہا، اعتراف کیا۔

اب آگے ہم ''ملک شام کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ کا اس میں کردار''۔ جنگ عظیم کے بعد شام پر فرانس نے قبضہ کیا، جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ تو دروس کا علاقہ ہے۔ مسلمانوں نے تحریک آزادی کا علم بلند کیا۔ شام کی فرانسیسی حکومت نے دمشق پر گولہ باری کی۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۳ر نومبر، ۱۹۲۵ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک آزادی کی تائید میں فرمایا:

''میں اس اظہار سے نہیں رک سکتا کہ دمشق میں ان لوگوں پر، جو پہلے ہی بے کس اور بے بس تھے، یہ بھاری ظلم کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی بے کسی اور بے بسی کا یہ حال ہے کہ باوجود اپنے ملک کے آپ مالک ہونے کے دوسرں کے محتاج بلکہ دست نگر ہیں۔ میرے نزدیک شامیوں کا حق ہے کہ وہ آزادی حاصل کریں۔ ملک ان کا ہے، حکمران بھی وہی ہونے چاہئیں۔ ان پر کسی اور کی حکومت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ ظلم اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ پچھلی جنگ میں اہل شام نے اتحادیوں کی مدد کی اور اس غرض سے مدد کی کہ انہیں اپنے ملک میں حکومت کرنے کی آزادی دی جائے گی۔ پھر کتنا ظلم ہے کہ اب ان کو غلام بنایا جاتا ہے''۔

چنانچہ یہ میں ـــــ حوالہ بھی لمبا ہے ـــــ چھوڑتا ہوں۔ تو آگے حوالوں سے ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے پورا زور باقیوں کے ساتھ مل کے لگایا کہ ان کا جو حق ہے ان کو ملے۔

اب ہم آتے ہیں ۱۹۲۷ء ''رنگیلا رسول'' اور ''ورتمان'' اسلام کے اُفق میں نمودار ہوئے۔ آگ کے شعلے تھے۔ بڑا اس کا ردعمل تھا۔ ہونا چاہیئے تھا ''ورت مان'' آریہ راج پال کی ناپاک کتاب ''رنگیلا رسول'' اور امرتسر کے رسالہ ''ورت مان'' میں سید المعصومین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو دل آزار مضمون شائع ہوا اس کے اوپر ہے۔ ایک حوالہ میں ''مشرق'' ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ء کا اس کے متعلق میں پڑھ دیتا ہوں۔ کام کیا، بڑی سخت جنگ یہ لڑی گئی۔ اور یہ ''رنگیلا رسول'' کے متعلق:

''جناب امام صاحب (جماعت احمدیہ) کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے ''ورت مان'' پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے ''رنگیلا رسول'' کے معاملے کو آگے بڑھایا، سرفروشی کی اور جیل خانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس وجہ سے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے (انگریزی حکومت نے) اور اس کا تدارک نہایت عادلانہ فیصلے سے کر دیا۔ اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے ہیں، سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک جماعت (احمدی جماعت) ہے جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے۔ اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے''۔

یہ مشرق'' ۲۲ ستمبر، ۱۹۲۷ء۔

اور بس میں یہ ایک ہی پڑھونگا ۔ یہ رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب جوہر، جو پرانے احرار ہیں، ان کا بھی حوالہ ہے ۔ یہ بہت سے ورق الٹنے میں اتنی دیر لگی۔ بری جلد ختم ہو رہا ہے ۔بس اب تھوڑا سا رہ گیا ہے......

جناب یحیٰ بختیار: اگر لمبا بہت زیادہ ہے تو کل پھر کر دیتے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی کل چلے گا ؟

جناب یحیٰ بختیار: کل تو کچھ رہ گیا ہے ۔

مرزا ناصر احمد: اچھا! تو ......نہیں، اگر ویسے آپ کی مرضی۔ لیکن میں، میرا خیال ہے، پانچ سات منٹ میں ختم کر دیتا ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۸ء میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک ہوئی ۔اور یہ تھا کہ میں اس کا جو اصل مغز تھا وہ یہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جلسے اور ہندوؤں اور عیسائیوں اور ان کو بلاؤ کہ وہ بھی تقریر کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر۔ اور جو عملاً ہوا وہ یہ ہے کہ ان کے پاس تو اپنا نہ مواد تھا اور نہ انہوں نے اس کو سوچا تھا ۔تو وہ مسلمانوں سے مواد لے کر اور بڑے اچھے رنگ میں وہاں آ کر تقریر کر دیتے تھے اور اس طرح پر نبی کرام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور جلالیت ،وہ جو ان کی وجہ سے ان کے ساتھی عیسائی یا ہندو وغیرہ آتے تھے ، ان کے سامنے آپ کی سیرت کا ایک چمکتا ہوا بیان آ جاتا تھا ۔اس واسطے اس کے کہنے کے بعد میں سارا اس طرح کر دیتا ہوں ۔نہرو رپورٹ ایک شائع ہوئی۔ تو یہ بڑی عیار قوم ہے ۔ اور بڑی ہوشیاری سے چکر دے کر انہوں نے ایک ایسی رپورٹ کی تھی جو......

جناب یحیٰ بختیار: سب کو علم ہے جی اس کا ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں......اس کے اوپر ایک تبصرہ کیا ہے، جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بڑا تبصرہ ہوا ہے۔ اور اس کا دوسطری خلاصہ یہ تھا، اس تبصرے کا، کہ یہ مشورہ دیا کہ ایک آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہو اور اس میں یہ یہ تجویزیں ہوں۔ نہ صرف اسلامی حقوق کی حفاظت کر لی گئی ہو بلکہ دوسرے تمام امور کے متعلق بھی ایک مکمل قانون یہ پیش کرے۔ یہ دو آئٹمز رہ گئی ہیں، وہ پھر کل کر لیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: اور کیا رہ گیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: ایک تو کشمیر۔ وہ تو بڑا اہم ہے ہاں، ایک تو ......ہاں، تین چار رہ گئے ہیں۔ کچھ تو سائمن کمیشن رپورٹ پر۔ یہ میں اس طرح داخل کروا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: دیکھئے ناں، مرزا صاحب! یہ تو جنرل باتیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: قضیہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی مساعی______یہ بڑا اہم ہے کیونکہ اعتراض ہو جاتے ہیں ناں کہ پہلے فلسطین تھا، اسرائیل بن گیا اور اکثروں کو پتہ ہی نہیں کہ کس تاریخ کو بن گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر کل afternoon کو ہو گا کل صبح تو کہتے ہیں کہ نہیں ہو رہا جی۔ 6 O' clock tomorrow?

محترمہ چیئرمین: اور آپ کو کوئی question تو نہیں پوچھنا ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں Unless............Not now, because he has not concluded.

Madam Chairman: So, we meet again tomorrow at 5.30 p.m.

Mr. Yahya Bakhtiar: 5.3) p.m. tomorrow?

Madam Chairman: 5.30 p.m. tomorrow.

Mr. Yahya Bakhtiar: Because there is Senate Session, those journalists come and security arrangements...................

مرزا ناصر احمد: تو؟

Madam Chairman: 5.30 p.m. tomorrow.

مرزا ناصر احمد: میرا حق نہیں ہے، مگر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے خیال میں کیا اندازہ ہے، کل ختم ہو جائے گا؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ تو آپ پر depend کر رہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو پانچ دس منٹ سے زیادہ نہیں لونگا جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ایک دو آئٹمز رہ گئے ہیں۔ میرے خیال کچھ زیادہ ٹائم نہیں، کوشش یہی ہے......

مرزا ناصر احمد: ......کہ کل شام کو ہو جائے ختم ......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ سوال تو ابھی اتنے زیادہ رہ گئے ہیں۔ میں ممبر صاحبان سے request کرتا ہوں کہ وہ give up کر دیں تا کہ وہ ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

محترمہ چیئرمین: اچھا جی۔ The Delegation is allowed to leave

(The Delegation left the Chamber)

محترمہ چیئرمین: وہ جو فائل کرنے تھے، وہ لے لئے سب آپ نے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اچھا ہے تا کہ وہ ختم ہو جائیں۔

[The Special Committee adjourned to meet at half past five of the clock, in the afternoon, on Friday, the 23rd August, 1974.

PCPPI—1097(10) NA—8-2-2011—400.